[illegible]

کلیات سید محمد ہارون

قلمی اشعار

مما كتبته الى الفاضل الماجد السيد حسين ادام الله وجوده لقد طال يا اخي

المطال البعد لفراقك واتاح لقاءك زمان نشط الحسود وليته

الكنود ويكشر عن اسنان العنود ويظهر غمزات الغمز اللدود ويوجع

قلب المحب الودود ويوهن حبل الوثيق العهود وما حظيت منك

بكتاب ينبئ عن حالك ويعلم من اعمالك ويصف اشغالك

ويعرف ما بدا لك مع اني والله خبير والملائكة والامناء مصدقون

كلما مضى لي شهر او شهران ولم يطلع منك ما يشرح الصدر ويرخي البال

ويقر العين ويطرب الجنان ويجمع الخواطر ويطيب الآذان

ويروح النفس ويروح البال ويخمد لظى الجوى ويطفي لهيب الفراق و

يلذ الطباع ويرش على شرار النوى ويميط الشجى وينفي القذى

من رق منشور او كتاب مسطور او لمعة من طور او ومضة من

نور املل ولا كتملل السليم والكئيب ولا كالكئيب السقيم فلعمرك

اني لحبك سكران وبرحيق ودك نشوان ولنضح من دلوك ظمآن

ولرشح من فيضك عطشان فانك ما تسدي الي من سطور او تفضي

من عقد منظوم او در منثور الا ويعمل في ما يعمل الدواء في العليل و

يصنع بي ما يصنع الرواء بالغليل ويصير لعيني قرة ولناظري نضرة

ولهمي كاشفا ولبناء كربي ناسفا ولمحنتي مزيحا ولقرحتي

مرتجاً ولجرحي برءً ولدائي شفاء ولسقمي دواء ولأرضي الجدب
سحاباً هامراً ولديني المحلة صوباً غامراً ولدجنة ليلي سراجاً وهاجاً
ولظمائي من ينبوع أمنيتي ماء ثجاجاً ولوحدتي مونساً ولوحشتي
مونساً ولعنائي نازعاً ولبلائي دادعاً ولصدري مفرّجاً ولقلبي
مطمئناً ولكسري جابراً ولصدعي شاعباً ولوجهي مبهجاً ولوهني
مقوّياً ولظمائي نافعاً ولوهيي رافعاً ولحزني مسكّناً ولكربي
خفيراً ولليلي سميراً ولعيلتي غنى ولعيلتي نجاة ولسيري دليلاً
وليدي عصا ولطريقي رفيقاً ولداري جاراً فنعم ما هو
الحبيب على ما ينفع وعرف ما يروّي وينفع وأرى أن حبالة من
الحبيب معقودة بما يحويه ومحصورة فيما يجمعه وسعه أيجوز له
أن يخل به أم هل يباح له أن يزوي عنه وجهه أو يطوي عنه
كشحه أم كيف يحل له أن يماطله من وقت إلى وقت ويدافعه
من ساعة إلى ساعة أو يعلقه بشروط وشروط أو يصرفه من حين
إلى حين أو يؤخره من يوم إلى يوم لا ولا هكذا يصنع الأطباء
بالمرضى ولا الأساة بالأعلاء ولا يجوزه أمر الأحبة ولا الأصحاب
لصاحبه ولا مرافق لمرافقه ولا صديق لصديقه بل يبادر عليه

ويسارع الى الخير ويسعى الى الخير ويجهد له نفسه فهل بقي هناك عذر
او للتعلل محل وإذن فلست انا ادعوك الى ان تكاتبني بكتاب
ولا اسئلك ان تخاطبني بخطاب ولكن اسلم فلك الى يد الشفقة
وارفعه الى حاكم العقل واعلقه على فتوى شريعة الحب وقضاء
مذهب الوداد فان حكم في حقي والا فلك الخيار وعلى الاضطرار
والله المستعان ثم قد رويت لمن يتعلق بك بعض من تعلق الابن بابيه
ويتقرب لعظمتك اجمل التقرب ان اخي الجليل الفاضل وفي اياك
اعني واسمعني ما جاره النفحر من بعض ما حدث في المجلس العمومي
والندوة المليّة حتى لم يصبر على ان يطوي كشحه عنه او يتعاوده
بالعفو والصفح بل شد الرحال ونادى بالترحال وترك الرجال
في قيل وقال ورجع في الحال من دون مطال وآل الى منزله
وعاد الى موئله فلم اظفر بمعناه ولم احصل مغزاه افهل
تستاهلني ان تطلع على بعضه او كله وكثره او قله لاعرف
ما صنعوا وما صنعت وفيما اندفعوا واندفعت افما كان من حق
تلك الندوة ان تغضي عن مثله او تعفو عنه ولست انا اؤاخذك
بهذا الكلام بل استعطفك من حاق الامر ومخ المرام فان رايت

ان لا تحجب عنّى فرايك موفّق فيه ان شاء الله وعليك السلام من
السلام ما سجى الليل الظلماء بالشهب الثواقب وزيّنت السماء
بزينة الكواكب ٥

عنوان

بزيارة وجه بهيج اخي الفاضل الطاهر ذيل النقي رداء الذكي روحه العلي قوم
الحسن شيمه الصافي ذات الطيب فؤاد المحب محمد الرفيع بابه الفذ لسانه
عمدة الافاضل مولانا السيد سبط حسن صاحب رفع قبابه ووسع جنابه

جلد دوم

کلّیات سید محمد ہارون

حلم زنگی پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کفاء افضالہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد و آلہ ۔ اما بعد

مجموعہ نحیف سید محمد ہارون متخلص بہ حلم کی پراگندہ نظموں اور نامربوط
شعروں کا دوسرا مجموعہ ہے جسمین سنہ ۱۹۳۰ء سے متاخر زمانوں کی مختلف نظمیں
جمع کی گئی ہیں ۔ انکے جمع کرنے سے ناظم کلام کا مقصود یہ نہیں ہے کہ ناظرین
اس سے کچھ فائدہ اوٹھا سکینگے ۔ یا یہ نظمیں کسی کیلئے کسی آئندہ زمانے میں سند بننے
کی قابلیت پیدا کر سکینگی ۔ بلکہ صرف مقصود یہ ہے کہ خود اپنے لئے ایک یادگار رہے
اور شاید کسی وقت کسی شخص کو اسکے دیکھنے کا اتفاق ہو اور اوسے کوئی
شعر پسند آجائے اور ایک سورہ حمد و قل سے ناظم کو یاد کرلے !!
بیشتر اسمیں نظمیں اہلبیت طاہرین کی مدح میں ہیں ممکن ہے کسی وقت
کوئی شخص انمیں سے کسی ایک کو کسی جلسہ میں یا خلوت میں پڑھے ۔ وہ بھی غالباً
ناظم کیلئے باعث ثواب ہوگا ۔ یہ مجموعہ ذریعہ نشر فضائل ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا بھی ہے اسلیے اس
کلام کو مجموعہ کی صورت میں دکھایا گیا ہے ۔ ورنہ اس سے دنیاوی مدح و ستائش اپنے
مقصود نہیں ہے ۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

احقر سید محمد ہارون عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۶)

۲۵ ذی حجہ ۱۳۲۰ھ

توحیدی غزل

۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء

ازل سے میرا سینہ منظرِ طورِ تجلی تھا — فروغِ شمع مہ سے قبل اس گھر میں اوجالا تھا

کوئی اتنا بتا دے مجکو اب کیا ہے تو تب کیا تھا — ظہورِ عالمِ امکاں سے پہلے جسکا جلوہ تھا

حقیقت اپنی خود جانے وہ کیسا ہے وہ کیسا تھا — ہم اتنا جانتے ہیں ایک عالم اوسپہ شیدا تھا

کتابِ ہستیِ عالم پڑھی اوّل سے آخر تک — مٹے حرفوں میں بھی دیکھا اوسکا نقش پیدا تھا

مٹا کر نقشِ باطل کیطرح حرفِ وجود اپنا — وہ دیکھا جو کسی چشمِ بصیرت نے نہ دیکھا تھا

بنیں ہم کچھ بھی تو کیا تھا کیوں فرشتوں نے کیا سجدہ — بتا انسانِ خاکی تو تو اک مٹی کا پتلا تھا

بساطِ قرب سے ہٹ کر ہمیں اب ہے یہ پچھتاوا — وہاں سے کس لیے آئے یہاں کیا خیال کیا تھا

مزے لیتا ہی دل کچھ آپ ہی آپ اور صدا اونٹھتی — خدایا کون تھا وہ جو ہر سینے پکارا تھا

ہزاروں جستجو کے بعد پایا بھی تو یہ پایا — کہ تم طالب تھے جسکے وہ تو خود جویا تیرا تھا

اوبھر کر پھر نہ نکلا جو کبھی ان بحر میں ڈوبا — نہ جانے کیا وہ غوطہ تھا نہ جانے کیا وہ دریا تھا

سمجھتے تھے فروغ اس بزم کا ہے رنگِ قابل پر — مگر آنکھیں کھلیں جسدم اندھیرا ہی اندھیرا تھا

چلو اے حلم سیرِ گلشنِ جاوید بھی کر لو — کہ مدت سے تمہارے دل میں یہ کانٹا کھٹکتا تھا

تاریخِ دیوانِ ارجمند حسن خاں صاحب مرحوم

نازشِ تاج و سرِ اقبال — مایۂ دولتِ جمشید لقب

خواجه و والی محمود آباد — لب سپهر کرم اسنی کوکب

خسرو مملکت نظم سخن — علم افراز سیاد دین ادب

بشنوند ار سخنش غالب و میر — مدح خوانند بصد وجد و طرب

یافت دیوان کلامش اتمام — که بود مایه جان مستطاب

سال طبعش قلم حلم نوشت — سخن سحر طرازی معجب

سنه ۱۳۲۰ھ

سنه ۱۳۲۲ شنطور ۲۴ ربیع الاول

تاریخ انتقال جناب مولوی سید مرزا حسین
ابن جناب میرزا آغا صاحب مجتهد لکهنوی

بست و چارم چو شد ز ماه صفر — رفت سوی جنان حبیب دلم

بود چشم و چراغ مفتی من — سید مصطفی کریم شیم

آه از فوت آن خجسته خصال — بزم عیش و سرور شد برهم

صرصر فتنه سوخت باغ امید — بجگرها خلید خار الم

چون نگریم بر آن نبیره حلیل — که مثالش نزیست در عالم

خواستم تا رقم کنم تاریخ — شور ماتم شد صریر قلم

آخر ای حلم سال رحلت او — آه قد مات مخلصی گفتم

سنه ۱۳۲۱ھ

قصیدہ نعتیہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ نمبر

منور آج ہوئی نور کبریا سے زمین | شبیہ مہر بنی تابش و ضیا سے زمین
بلند کیوں نہ ہو گردوں کے منتہا سے زمین | کہ سرفراز ہوئی پائے مصطفیٰ سے زمین
یہ سپہر کرم کے قدم کا باعث ہے | کہ منجلی ہے جو آئینے کی جلا سے زمین
مبصرو نہ کی نگاہ ہو نہیں کیوں ہو مقبول | صفا میں صاف ہوئی ہے کبھی صفا سے زمین
حکیم کہتا ہے کیا بخت و اتفاق ہے یہ | کہ برج شمس بنی گردش سما سے زمین
بنا کا بار نبوت وہ بار تھا جس سے | گئی ذراع ولی خط استوا سے زمین
وہ ہیبت آپ کے آنے کی تھی کہ گھبرا کر | حجر تو کیا ہیں ہوئی چاک جابجا سے زمین
شکستہ ہو گئے جھٹ پٹ طاق کسریٰ کے | تہلکے میں پڑی خوف اور رجا سے زمین
وحوش و طیر و جن و انس پڑھتے تھے صلوٰۃ | یہ ~~شور مچا~~ غل پڑا کہ ہلی شور مرحبا سے زمین
خدا کو انکی بعثت نہ ہوتی گر منظور | نہ ہوتی خلق کبھی پردۂ خفا سے زمین
فقط جناب قدموں کی نسبت ہے برکت | کہ آج تک رہی محفوظ ہر بلا سے زمین
اگر مسیح سے ہے ناز چرخ چارم کو | تو فخر کرتی ہے اقدام مصطفیٰ سے زمین
گلو نکا وصف جو کرتی تھی بار بار اگر | اونچی ہو گئی ہے بڑے غرور میں صبا سے زمین

وہ کون ہے شرف عرش کو جو مجھ میں نہیں — بروز حشر لگی ہی خدا سے زمیں

فرح بابے کوئی کس طرح بھلا اسکا — کہ بات کرنا لگی ابتر کچھ ہوا سے زمیں

مجھے بلا ہے جو کلف وہ تجھے نصیب کہاں — یہ کہہ رہی ہزار غزل سرا سے زمیں

مطلع

محل ناز رہی گو کہ ابتدا سے زمیں — بھری تھی حاکم و شاہان پر مجاز سے زمیں

کبھی وہ دن تھے کہ سجدے بتوں کو ہوتے تھے — مدام اونکی سعادت رہی فلک سے زمیں

اسی پہ گبر تھے صرف عبادت آتش — عزیز غیر نبی جن کے ماسوا سے زمیں

وہ کفر و زندقہ ناقوس کی وہ آوازیں — جدھر کو سنئے بھری تھی اسی صدا سے زمیں

ظہور طیب و طاہر سے ہو گئی طاہر — ہوئی مطہر قدمہائے اصطفا سے زمیں

شریعت نبوی کا علم اوٹھا جدم — مقام عدل ہوی سایہ لوا سے زمیں

شروع حضرت آدم سے تشنگی آتی تھی — بشارت آپ کے مولد کی انبیا سے زمیں

درود خالق اکبر ہو اونپہ جنکے لئے — جھکی سلام کو تعظیم بے ریا سے زمیں

وہ زیب گلشن کونین تھے کہ جنکی بھی — نگار خانہ چین جنکے نقش پا سے زمیں

کبھی کی کنج عدم میں سما گئی ہوتی — تھمی رہی تو طفیل آل مصطفا سے زمیں

معادن زر و سیم و گوہر سے دامن غنی ہے خوش اکسیر و کیمیا سے زمیں

کچھ آج پر نہیں ہے موقوف بندگی اس کی مطیع اس کی ہے ابتدا سے زمیں

انہیں کے اس نے توڑا اسکوت کا پنجہ کہ ہمکلام ہوئی ہے برسوں تقاضا سے زمیں

عوض جو انکی نوازش کا کر نہیں سکتی تو جی ہی جی میں کٹی جاتی ہے حیا سے زمیں

سخن کو حلم اگرچہ بہت سی وسعت ہے مگر ہے سخت کہیں تنگ آسیا سے زمیں

جناب حق میں ہے اب التجا یہ میری کہ باامان رہے قحط اور غلا سے زمیں

ہمیشہ یار موافق رہے غریبوں کی نہ دو نگاہ کرے شاہ اور گدا سے زمیں

بروز حشر نہیں میرے شفاعت خواہ کہ رشک جنت ہے حق گوکوں کی ولا سے زمیں

غرض نہیں ہے جہاں کے سریر عزت سے رہے عزیز مجھے فرش و بوریا سے زمیں

محب آل رہیں شاد و خرم و خنداں دکھائے ظلم نہ انکو کبھی دغا سے زمیں

زوال جور ہو انصاف کا عمل ٹھہرے کنارہ کش ہو تعدی ار روا سے زمیں

وہ دن بھی آئے کہ دیکھیں جمال قائم آل محمدؐ امین نے دین کے بادشا سے زمیں

لگائے پھر قدم پاک اپنی آنکھوں سے امام دین کے ازیں خوش ولا سے زمیں

مراد کہ جلیت و مدرسہ کے معتقدی دیکھیں کہ کیسی صاف سو حق کے رہنما سے زمیں

تخمیس سلام میر انیس صاحب مرحوم

عرش پر جبریل کب ماتم کناں رہتا نہیں ۔ فرقۂ جن کب زمیں پر خونفشاں رہتا نہیں
کون سی وہ جگہ ہے غم جہاں رہتا نہیں ۔ مجلس کس شہر میں شور و فغاں رہتا نہیں
سید مظلوم کا ماتم کہاں رہتا نہیں

ہے عزائے سبط پیغمبر ملائک کی بہشت ۔ قیمت اشک حسین بن علی سمجھو بہشت
مفت ملجائے تو اپنے ہاتھ سے کیوں دو بہشت ۔ ایک آنسو ماتم شہ میں بہا کر لو بہشت
آج کے بازار کا سودا گراں رہتا نہیں

ہر کہ و مہ کے لیے درپیش ہے راہ عدم ۔ کیا جوان کیا پیر کیا اہل دول کیا ذی حشم
موت سے بچتا کوئی بھی نہ خالق کی قسم ۔ دیکھ غافل آج میں جو صاحب طبل و علم
کل انہیں کا خلق میں نام و نشاں رہتا نہیں

فرض ہے جن و ملک پر اقتدائے اہل بیت ۔ خود خدا قرآن میں ہے مدحت سرائے اہل بیت
دونوں عالم میں نہیں بہتر سوائے اہل بیت ۔ ہاں رکھو کاشانۂ دل میں ولائے اہل بیت
بے مکیں کے صاف و پاکیزہ مکاں رہتا نہیں

سو بچتے برسوں رہے نا ہو کچھ اسکا بعض و صحیح — کیوں گئے دنیا سے شیث و آدم و ادریس و نوح
بعد مدت کے ہوا اس باب مطلب کا فتوح — گھٹ گئے ارکان تن پر سے کیونکر زخم
کشتہ ہو کر قابل مسکن بکان رہتا نہیں

تیرہ ہے باعث ہوا رونق خیر الاسلام دین — رتبہ عالی سے تیرے پست ہے عرش برین
بوسہ گاہ اصفیا ہے آپ کے در کی زمین — کیوں نہ ہو کعبہ کا ثانی یا امام اولین
ایکدم سجدہ سے خالی آستان رہتا نہیں

وقت فرزندوں کے تب بولو اسکما ہے حسین — نور آنکھوں میں نہیں رہتا چھپا جب نور عین
کس سے ممکن ہے کہ لکھے حال پیش نقش — جسطرح گر کر پسر کی لاش پر تڑپے حسین
خاک پر یوں گر کے سنبھل بھی بیان رہتا نہیں

خوب کی سبط نبی کی میہمانی ظالمو — آب پاشی کی عوض دکھے خون فشانی ظالمو
نیزہ بس گرمی کی تشنہ دہانی ظالمو — کیسے تھے تشنہ دو علی اصغر کو پانی ظالمو
گھر میں کافر کے بھی پیاسا میہمان رہتا نہیں

تھا کبھی ہم کو بھی حاصل اختیار باغ نظم
مثل پروانے کے تھے ہر دم نثار باغ نظم
لیکن اب وہ گل ہیں نہ صوت ہزار باغ نظم
عہد پیری میں دکھائیں کیا بہار باغ نظم
لطف گلگشت چمن وقت خزاں رہتا نہیں

توبہ عصیاں نہ کرنے پہ ہے کیا اپنا مصر
یاد رکھو اک روز ہوگی یہ تری غفلت مضر
بعد یا کسنے رہیگا سو برس تک مستمر
کبر سن پر موت ان کی ہے نہیں کچھ منحصر
پیر رہ جاتے ہیں اکثر نوجواں رہتا نہیں

ماتم سبط نبی ہے شغل ہے شام و پگاہ
چھا گیا ہے سینۂ غمناک پر ابر سیاہ
آتش سوز دروں سے جل گئے مثل برگ کاہ
پھنک رہا ہے دل غم شہ میں اٹھتے ہیں دود آہ
شعلہ ور ہوتی ہے جب آتش دھواں رہتا نہیں

حلم کیا کیا لوگ گذرے ہیں وفا کے دشت میں
تھکتے ہیں ثابت قدم صدق و صفا کے دشت میں
دیکھو تو عرفان ذات کبریا کے دشت میں
مدحت آل پیمبر کی ثنا کے دشت میں
انیس کا رخش قدم گرداں دوا رہتا نہیں

قلم

۱۹ صفر ۱۳۲۱ھ
۲۸ مئی ۱۹۰۳ع

تخمیس بر کلام نفیس مرحوم

صاف گلزار جنانکا ہوگا منظر قبر مین آ گئی جنت سے خوشبوے گل تر قبر مین
بہر امداد آئینگے شبیر و شبر قبر مین مجرئی شیعونکو ظلمت کا نہین ڈر قبر مین
ہوگا نور الفت آل پیمبر قبر مین

سیرتی حب کا اثر باقی رہیگا تا ابد اسکے ہر مصرع کے بدلے مین ملین صلے لا تعد
راستی سے ہے مستجل اپنے دعوے کی سند ہون نہ ناخوان گل زہرا سبھی سے بیحد
باغ جنت کی ہوا آتی ہے فرفر قبر مین

ساتھ لایا تھا اپنے عمل کے رحمت داور بھی ہے جشن افضال و عطاے آل پیغمبر بھی ہے
خانۂ دل نور سے برج مہ و اختر بھی ہے فضل حق سے روشنی اندر بھی ہے باہر بھی ہے
شمع تربت ہے چراغ حب حیدر قبر مین

رشتی اعمال سے بس ہوچکا تھا رو سیاہ موج بحر معصیت مین تھا مرا بیڑا تباہ
ہان مگر دل مین جو رکھتا ہون مین حب شاہ پرسش اعمال کیسی بخشے گئے سارے گناہ
بن گئی خاک شفا رحمت کی چادر قبر مین

دولت دنیا و جاہ و حشمت و تاج و نگین سب یہ فانی ہین کسیکو اعتبار انکا نہین
بے تامل جاتے ہین سب اہل دولت و نگین چشم عبرت سے تماشا ہے یہ ثروت و سین
دیکھو خالی ہاتھ جاتا ہے سکندر قبر مین

کر دیا گلہائے نقش پا سے گلشن راہ کو عام بخشش سے بنایا زر کا مخزن راہ کو

ابر رحمت سے سوا تھا ظل داماں راہ کو فیض تنویر قدم کرتا تھا روشن راہ کو

تھا ید بیضا کا عالم نقش کف پائے یمین

بہر و جن و ملک تجھ سے افضل عالم رسول عزت اہل زمین فخر بنی آدم رسول

خود بلایا عرش پر خالق نے وہ عزہ

قبر میں جاوے جسم آخر کیا ہے کس کے ساتھ ہے مخالف اور سبھی ہے تھا سوا فوج ساتھ

ایک ہے بہتر اور اسکا اعمال نیک ساتھ مال و دولت جاہ و منصب سب چھٹے کون کس کے ساتھ راحیل و ۳

دیکھو تو کیسا ایمان و روح القدس تو نر قبر میں

ٹوٹ جاتے ہیں علائق صحبتوں کے بعد مرگ چھوڑ دیتے ہیں عزیز تو ہمکو بعد مرگ

دوستی کھل جاتی ہے عقدے ہر طرح کے بعد مرگ قطع ہو جاتے ہیں رشتے الفتوں کے بعد مرگ

ساتھ جاتا ہے نہ بیٹا اور برادر قبر میں

ساتھ جاتے ہیں نہ جاں اور احباب جہاں چند دن کے ہیں یہ جلسے اور یہ اصحاب جہاں

ہر طرف سے بند ہو جاتے ہیں اور اسباب جہاں نفع بخشے گی نہ یہ دولت نہ اسباب جہاں

کام آئیگی نہ پوشاک زر زر قبر میں

اتنا دنیا میں نہ تکبر کیوں ہو گردو غافلو ایک دن جانا ہے گا یاں آکے جو آئے غافلو

کیا ہے غفلت ایک ایک سے سنو اے غافلو حال حشمت آئینہ ہے دیکھ لو عبرت سے غافلو

لے گیا کیا مال دنیا سے سکندر قبر میں

کھود کر تیار کی قبر پدر سجاد نے گریہ و زاری کیا دل کھول کر سجاد نے

اشک حسرت بہائے قبر پر سجاد نے احمد مرسل کو دکھانے لگے سر سجاد نے

جب اوتاری لاش نور چشم حیدر قبر میں

کس سے امید ہو کوئی دفن کے بعد اے نفیس اب کہاں وہ عیش جو تھی دفن کے بعد اے نفیس

باپ کی تک بھی نہ روئی دفن کے بعد اے نفیس پوچھنے آیا نہ کوئی دفن کے بعد اے نفیس

ہے غضب کس بیکسی گذری جو شبیر قبر میں

ایضا

گر یہ چاہیں ڈال دیں بیڑی سما کے بازو میں باندھیں سو سو گرہ جلتی ہے سو بازو میں

کیا کہوں کیا زور تھا شیر خدا کے بازو میں تھی وہ طاقت انبیا نہ اوصیا کے بازو میں

جو ثبات اے امجدی تھا مرتضی کے بازو میں

یوں تو باللہ بہت تھے عالم میں شاہ با کرم کوئی مثل انکا نہ تھا غیر از رسول محترم

ہاں مگر کچھ اور ہی تھی اسکی گھری ان شاہ کی جب رکھے کعبے میں بدوش پاک احمد پر قدم

اوج فوق عرش تھا دست خدا کے بازو میں

کردیا گلہائے نقش پا سے گلشن راہ کو　نام بخشش سے بنایا زر کا مخزن راہ کو
ابر رحمت سے سوا تھا حل دامن راہ کو　فیض نقش پر قدم سے تھا ابھارا روشن راہ کو
تھا ید بیضا کا عالم مرتضیٰ کے یاد ہمیں

سرور جن و ملک تھے افضل عالم رسول　عزت اہل زمین فخر بنی آدم رسول
خود بلایا عرش پر خالق نے وہ عظیم رسول　اے زہے رفعت گئے معراج کو جسم رسول
وہاں بھی تھی نعلین محبوب خدا کے یاد ہمیں

اوس سے قائم ہے فلک اور اس سے قائم ہے زمین　اوسپہ خاک اپنی رگڑتے تھے ملک اس پر جبین
شاہد عادل ہے اس دعوے پہ قرآن مبین　دو ستون رکن حق دنیا میں ہے یہ رکن دین
فرق کیا ہے مصطفیٰ و مرتضیٰ کا یاد ہمیں

ہے صراط مستقیم شرع راہ بو تراب　اونکے پیرو کو قیامت میں نہیں مطلق عذاب
کیوں مخالف اونسے ہے او ناصب خانہ خراب　سرکشی کو چھوڑ اگر منظور ہے راہ ثواب
ورنہ ٹھوکر لگتی ہے اہل خطا کے یاد ہمیں

گم شدہ کو اہل سے اونکے ملایا بارہا　شب کو جا جا کر یتیموں کو کھلایا بارہا
آب رحمت تشنہ کاموں کو پلایا بارہا　مردہ صد سالہ کو ٹھوکر سے جلایا بارہا
تھے سب اعجاز مسیحا مرتضیٰ کے یاد ہمیں

سوم کر دیتا تھا ہنجر کو بھی جعفر کا کلام جھکتے تھے اشجار سو تعظیم سے بہر سلام
جب کبھی چلتے تھے محبوب خدا با احترام سنگ خارا پر نشاں پڑتا تھا نقش خرام
تھا یہ ادنیٰ معجزہ خیر الوریٰ کا یاد ہیں

منتظر بیٹھا ہوں کب سے ہائے کیوں آتی نہیں آج بیخودی رفتار کی شیدا کو دکھلاتی ہے آج
کس سر آشفتہ کی یہ کس عزت افزائی ہے آج قاسم نوشاہ کی تربت کی بلا لاتی ہے آج
کیا لگی ہے صبح سے مہندی کی ادا کے یاد ہیں

کس مصیبت میں پھنسی تھی عترت خیر الانام ظلم پر ظلم اور بلا پر تھی بلا ہر صبح و شام
طوق و زنجیر گراں پہنے ہاں بندھے تمام قید اعدا میں چلے تھے یا پیادہ راہ شام
گر گئے تھے ہائے غش میں شہ کربلا کے یاد ہیں

کب یہ ظلم و جور اولاد نبی پر تھا روا قید کر کے لے گئے تا شام اونکو اشقیا
اور تو جو جو ستم گذرے وہ ہوں کیونکر ادا اے عزیزو حرف حق کی نا منصف دیکھو ذرا
بے ردا ہیں سر برہنہ آل عبا کے یاد ہیں

کیا سبب ہے کیوں نہ آئی نکہت باغ رسول نہ صبا نے ہی سونگھائی نکہت باغ رسول
گل نے مجھ سے چھپائی نکہت باغ رسول جز حسد لاتا دن اور نہ لایا نکہت باغ رسول
چھپ گئے ہیں آج تک ہائے کیا ہوا کے یاد ہیں

غوطے کھاتے ہیں شناور درِ مکنون کیلئے — ہیں اثر جیسے ہمیشہ لبِ محزوں کیلئے
آبِ جیحوں کیا بکرے ہے قلبِ محزوں کیلئے — راندنِ نوکِ طبع گرگردانِ مضموں کیلئے
جیسے بحرِ زرق سے گوہر درخشاں گہر آئے یاد ہمیں

جب چلے اہلِ حرم ہو کر اسیرِ اشقیا — قید کے صدمے انہیں پہنچے وہ غربت میں سوا
دیکھ کر سبطِ پیمبر کا بدن سر سے جدا — کہتے تھے سجاد کیونکر کردوں اُن پر سر فدا
تب لگے ثریٰ فی الدیٰ کے یہ داد آئی یاد ہمیں

یاد کر سلطانِ عالم کی وہ خدمت میں جلیس — گنگ محفل محفلِ اہلِ فلک کے نفیس
حلم ہیبت کے وہ جسکو کہتا ابنِ انیس — آرزو دل میں کہ قدمبوسی کی دیکھو نفیس
ہے ضیا خورشید کی حسنِ ذات کے یاد ہمیں

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۰

تخمیس بر سلام میر مونس صاحب مرحوم

۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

ماب مضمون جدید سے طبع از کھولدے — قفلِ دربندِ سخن ہے نکتہ پر در کھولدے
دفترِ غم شاہِ شہدا کا ہے قلبِ مضطر کھولدے — عقدہ سلکِ گہر ہے دیدۂ تر کھولدے
ریشہ ان ہر برس کر اپنے جوہر کھولدے

مدح حیدر میں دہن اپنا سخنور کھول دے　　طائر حسن بیاں کے جلد شہپر کھول دے

اے زباں بحر معدن یاقوت احمر کھول دے　　عقدۂ سلک گہر اے درج گوہر کھول دے

اے زباں ہر برس کے اپنے جوہر کھول دے

رشک سے سنبل کو گر زلف معنبر کھول دے　　گل عرق میں تر ہو گر رخ انور کھول دے

در خجل ہو جائیں گر دندان اگر گوہر کھول دے　　گر ہوا بند نقاب روئے اکبر کھول دے

کور مادر زاد آنکھیں مثل اختر کھول دے

باب بخشش میں حاتم اے سخنور کھول دے (تونگر)　　ہاتھ فیاضی کا مانند گل تر کھول دے

بند دروازے خزانوں کے برابر کھول دے　　خیر کر منعم گلوئے کیسۂ زر کھول دے

بخل کا در بند کر دے خیر کا در کھول دے

ابن سبط مصطفیٰ گر روئے انور کھول دے　　یا جبین صاف مہ تمثیل کا دلبر کھول دے

شوق میں آنکھیں ابھی خورشید خاور کھول دے　　دشت میں صرصر اگر گیسوئے اکبر کھول دے

مشک نافہ حلقۂ زلف معنبر کھول دے

نمک چھڑ دیا ہے اپنے دستگاہی سے کی دیکھ　　ہے سی شام ملک و حشم سیاہی سے کی دیکھ
مار دکز دم کا ہے یہ کھرے سیاہی سے کی دیکھ　　تیرگی ظلمات کا کیا تھی سیاہی سے کی دیکھ.

قبر سے ہر قبر آنکھیں اپنا سکندر کھول دے

سے علی دست زبردست خدا جو سنگ گراں کب تعجب ہے کہ موںھ کے بل جہنم میں گرے
عقدۂ لاحل کو کھولے ہاتھ جب اوسکا اٹھے دست قدرت ہے کسی کا کب پھر باندھے اوسے

جس گرہ کو ناخن تدبیر حیدر کھولدے

کاٹے سر کفار کے لیکن رہی خوں سے بری جوہر ہے اوتری صفا میں وہ اپنی ہی کھری
شوق خونریزی میں جو روز ازل سے تھی بھری یوں دہن کھولے تھی رہتی ذوالفقار حیدری

سر اوٹھا کر اپنا موںھ جس طرح اژدر کھولدے

کربلا کے بن میں تھی صد حیف توفیر ظلم چل گئی سبط نبی پر بیک بیک شمشیر ظلم
کوئی بھی دنیا میں کرسکتا ہے یوں تقریر ظلم شمر کہتا تھا چلے اوسدم گلے پر تیر ظلم

اپنا موںھ جب ہچکیاں لیکے اصغر کھولدے

جو گیا مرحب سے لڑنے تھا وہ خاسر پھرا تھے غم و اندوہ میں اوسوقت محبوب خدا
پر ہوا مقتول مرحب آے جب دم مرتضے فتح ہاتھ آئی علی سے تب احمد نے کہا

ہاں مرے بازو جھپٹ کر باب خیبر کھولدے

بندش و حسن بیاں سے دے مجھے طبع سلیم ہو نہ لفظوں میں گرانی اور نہ مضموں ہو سقیم

سب کو گویائی کی طاقت تو نے بخشی اے حکیم   تو ہے دانا ہر رگ و ریشہ کا اے سب کے کریم

جز ترے تیغ زباں کا کون جوہر کھولدے

لاکھ اب باد مخالف زور دکھلائے تو کیا   یا کرے موجوں سے سمندر کے تلاطم ہو بپا

غرق دریا کا نہیں ڈر میرے لیں مطلقا   آئے طوفاں سے بچانے کو علی آنا خدا

ہاں گرا دے بادبان کشتی کا لنگر کھولدے

جبر کو بھی آیا یا نرا

جملہ مخلوقات کے حیدر رہے مشکل کشا   ہو گئی حاجت روا جس وقت آئے مصطفیٰ

ہر سو ہے مشہور جسکا یہ انوکھا فیصلہ   قید میں بلبل بھی دیتی ہے علی کو ہی صدا

میرے بر آگے قاضی باز و کبوتر کھولدے

ڈرتے جاتے تھے رفیق شاہ خوش خو صبح سے   ایک بھی پلٹا نہ! مسند امین کیا خوب صبح

معتقد رب جو دیکھتی تھی بخت دل کو صبح سے   کہتی تھی بانو کمر باندھے ہو صبح سے

کیوں علی اکبر گر نکے کی یا در کھولدے

راہ حق میں کر دئے قربان آئے نور عین   جسکے رتبے سے کہیں تھا بیشتر او فرقدین

وقت عصر آئے اداؔ زینکو خود ھی بکار دیں ذبح کا مشتاق ہوگا کون ایسا جز حسین

ہنس کے جو بند گریبان زیر خنجر کھولدے

واقعات دہر بدو در سنتا ہوں میں غرق دریائے تحیر روز و شب رہتا ہوں میں
لیکن اس جانگاہ غم سے اپنا سر دھنتا ہوں میں شمر سے کہتی تھی زینب دختر زہرا ہوں میں

سر سے بازو کی رسن بہر پیمبر کھولدے

قتل کے سد اہیں تنہا تھے شہ والا صفات نامہ بر آتے ہیں ابا خط صغرا لیکے ساتھ
دیکھ نامہ بر کا جیران نکلی موکھ سے بات شہ نے قاصد سے کہا نبضوں سے ٹکڑے ہیں ہاتھ

تو خط صغرا کا سر نامہ برادر کھولدے

مدح [illegible] خوان گو ہیں حسن لاکھوں فاطمہ کے ماہ کے ہیں ثناگو بے شمار اس خاصۃ اللہ کے
حلم کچھ تنہا نہیں رہرو ہیں اس راہ کے تذکرہ دان طالب جو ہوں مونس سے ذکرہ شاہ کے

اپنے نسبت سے ابھی دفتر تا دفتر کھولدے

۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ

خط مرحوم [illegible]

بسمه و دو ...

مرو مبنا

و شنا و ند

۱۸ محرم ۱۳۲۱

سلامی کزو تازه نخل وداد
شنید از و خانه اتحاد

سلامی ز صحن چمن باج خواه
سلامی سر تاج اکلیل شاه

سلامی به مهر فلک طعنه زن
کزو داغ بر سینه مردان ختن

سلامی مصفا چو آب گهر
سلامی منور چو روی قمر

بملک سخن خسرو ذی حشم
بسیف زبان و زبان قلم

خوش آن گوهر درج فخر و وقار
خوش آن اختر برج علم و وقار

بآن مایه فخر صدق و صفا
که صدق مجسم بود او را

رسانم ز نامه به باد صبا
چه خوش بسته‌ام بر قید دام بلا

نظم بعد

پس نام سعدی تخلّص نمود
که از فرق خاقانی افزون بود

روان سکه اش تا آفاق نظم
رواج کلامش در ارکان نظم

دوبارد و توی ارشیر و وزیر
بکی طبع نقاد ذهن منیر

ز افکار خویش نظم خیلش گران
برافزود مضمون ملکوت کنان

مرو گوش در مذهب اتحاد
بقول حکیمان سست اعتقاد

بخوان نغمه مرگ برملا
ز بزم مجاز و وحدت بیا

ز آخر و ساطت بخواهد دوی
خلاف تو من با غم درون نوی

غلط کردم اینک تو خط مخواه
بیان من و تو صبا راچه راه

نخواهم نه ظاهر پرستی بود
که بر هر کسم مهر دادن برد

بلی در نظم باشد روا
که بنظم جواهر کی را دوا

نداریم باک اینکه منصور دار
کشیدم بیاد انین بالای دار

که این نشئه نشئه دیگر است
ز معراج افهام شان برتر است

بسی خورده در قلب دل سوزنش
بدو ابر بارنده یک جوشنش

نویدا چو گر دیدم رسم ط
بحرف شنو جیفه ارتباط

چو این حکایت لذیذ و لطیف
بسبکه از این طول طبع شریف

بان سر پنهان نه هر کس رسد
بلی اهل دل فی نمی
درد

بتو مختصر نوشتمای خیال
که شرح بیش بود زیرم ملال

اگر دارد ترانه فیض نسیم
بهارم زانفاس آه جحیم

بصحن چمن غلغل عندلیب
بگلزار ناله های عجیب

چه ابریکه از راه فطرت صدا
دماند بوگل آتش زده را

ز بهر تو این خامه گردید لال
۳۰ بیات ختم نظم مقال
فقط

بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۱
رسید

خط منظوم بنام مولوی سید محمد داود صاحب، در جواب نامهٔ منظوم ایشان

علیک السلام ای وحید زمان ... بملک سخن گستری حکمران

فرازندهٔ چتر ~~رسانیده پیک~~ حسن بیان ... کشاینده باب سر نهان

فروزنده شمعی به بزم رشاد ... درخشنده ماهی باوج سداد

روان پرور جسم صدق و صفا ... جهان سرور کشور اصطفا

رسانید پیک همایون نهاد ... بمن نامهٔ مایه دار وداد

نگویم که تعویذ جان من است ... بلی جان فزای روان من است

اگر گویمش سرمهٔ چشم دل ... با تمام تشبیه گردد مخجل

وگر گویمش غنچهٔ مدعا ... زگل باز گردن نباشد روا

ولی دانمش جلوهٔ طور حب ... سراج به بیت معمور حب

گمان می برد هر که بیند ز دور ... سطوریست با سایهٔ زلف حور

کجائی بیا ای خداوند نظم ... که بودی ز آغاز در بند نظم

مراد از حکیم طوسی
که او را خداوند نظم
گفته اند

۱۲ ببین حسن اسلوب نظم سخن بخور بادهٔ نو برسم کهن

چنین بزم کز نظم نو لب گشود ز پیشینگان گوی پیشی ربود بپیشینیان

گروهی باطل بسر داده کز و خویش را پیش بنهاده

مزن لاف دانائی خویشتن که هست از تو بالا درین انجمن

الا ای که سوی من بی نوا فرستادهٔ نسخهٔ کیمیا

دو بیت از پی درد فراق که آبیست در پای نخل وفاق

نسیم سحر گرد انفاس آن شمیم چمن را ازو امتنان

صفیر عنادل که افسانه است بدین نغمه چرخ بیگانه است

کجا عندلیب از نوای خوشت کجا مطرب از نغمه‌های خوشت

درین سلک معنی که سفتی گهر نثارش کنم معدن سیم و زر

ولی معدن سیم و زر بی بهاست سزای نثار کلامت کجاست

چو وصفت برونست ز اندازه‌ام همان به که تقریر کوته کنم

۲۷ اگر حیرتم سدّ راه من ست — ولے صدق قلبم گواه من ست

چه روزے که این کالبد ساختند — علم از وجود من افراختند

گرفتند مشتے گل و بیختند — بخاک شما و من آمیختند

ازین گل دو جسم آمد اندر وجود — ولے روح جان یکیش از یک نبود

ازینجاست ربط یکے با دگر — ~~وزین به ثنائے نباشند دگر~~ که نوریست واحد بهر دو نگر

وزین به ثنائے نباشند دگر — بے وحدت و کثرت همدگر

جهان آفرینت نگهدار باد — زمان یار و هم آسمان یار باد

بنخل شبابت ز دولت بر خورے — بعلم و عمل پایه برتر برے

۸ محرم سنه ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹ اپریل سنه ۱۹۰۳ء در لکھیم پور

قصیده مدحیه ۱۳۱۶ء

تا بایوان جنون سر فرازم کرده اند آسمان — خار در صحرا چو دید بالید و گل در بوستان

شوق را نازم که چون با همتم همراه گشت — پاے امیدم زدم بالا ز اوج فرقدان

آن خدابو بمستم کز کاوش دشت جنون	وامق و فرهاد زیر دامنم گریزان اند

ناخن تدبیر من چون عقده نگشاید ز کار	آسمان از سنگ در دست آورد بر سر پشیمان

مایه داران جنون را مژده ای باد نسیم	کز وجودم رنگ حرمان رفت با فصل خزان

با قدم بر بساط غم چو با لیلای شوق	ساقی جام بلا بود و من فکر تبان

دود آه از سینه ام کز جوشش دل شد برون	رفت بالا و عیان شد آسمان در آسمان

با جهان پیمای پاهای خدنگ شوق من	کاخ گردان فلک ماند چو گرد کاروان

سر مکنونم کم بود از دو چشم شد عیان	لعبه از بن آه که باشد راز دل از رازدان

مطلع

ای سواد طره ات شام فراقم را نشان	سنبلت تعبیر خواب دیده سودائیان

فتنه از نرگست در گلشن جمعیتم	کاوشی از ناوکت در سینه قلب تپان

عین د انار محبت ریکی در کار خود	آن یکی در دل نهان و این دگر بر تن عیان

ای خوشا میمون ضعف تن که از ذوق شوق	نسر گشتم کنون با ذره های آستان

با نسیم گل به هنگام سحر چون ره روم	بار بر دوش صبا ناید چنانم ناتوان

گشته اندام عیان گر بر زبان عندلیب گه در آواز دلطرح بر دهان گلستان

گاه چشم نرگسم نظاره بر باب امید گاه رنگ گلشنم بنفشه از باد خزان

روح شمشادم گهی استاده چون سرو و گل گاه با گو و زبان همرنگ رخت صوفیان

گه زلف سنبلم بر دوش گل افکنده دست گه بخاک افتاده چون بر برگ گلم خون غمگنان

نغمه‌های عندلیب آثارهای جوی من شاهد حال پریشان حالیم فصل خزان

خسرو خاور که دارد اضطرام از خبر هر سحر بهر عیادت از افق گردد عیان

لیلی شب بر کف آرد جام در بزم زمین تا قدح گیرم بیاد باده وصل بتان

آسمان با من که امشب عقد الفت بسته است هر زمان اغیار شد در گوش من بد گو کنان

حیف باشد تکیه بر کار من و بی بعد الیقین گر نباشد همچو اخگر زهر جا گستر نهان

آری آری کشف مطلب کرده‌ام از الهام غیب کز ولای مرتضی گردید دین مهربان

آن سریر آرای بزم مسند کرم است آسمان را هم نماند جای عذر این و آن

چون وجود بیش چشم نصحت هر جا نشاند جور زیر آسمان شد خواب چشم پاسبان

روز و شب را زلف و روی دلبر داده است از هم تمیز نور و ظلمت را ندانم مبدأ دیگر از آن

گوهر دریای فطرت اوج فرق وجود مطلع دیوان امکان برتر از کون و مکان

سابق حشر وجود آمد وجودش در وجود سابق خیل حدوث آمد حدوثش در جهان

تا قلم نام ترا ننوشت بر لوح ثبوت نامد از کتم عدم معنی امکان از نشان

عیسی مریم به اوج از انبیا بگذشت لیک تا حضیض پایه‌ات همچون زمین از آسمان

پا به دوش خاتم پیغمبران کردی دراز پای برد رفتی ز فوق عرش و اوج لامکان

عوذه همت اگر بر خود بندد موری ضعیف میتواند گر برآید با سر پیل دمان

تا سرش باشد بپای تو عقل و علم و جود مایهٔ فخر و تمیز آمد پی پیر و جوان

رأفت و قهرت چنان دارند با هم اختلاط گوییا نار و جنان را امتزاجی گردد عیان

خاک پایت توتیای دیده حور و ملک آستان عرش ساحت سجده‌گاه قدسیان

داد ریحان وجود باغ جنت را شرف ورنه یک جا بی گل و مل بود گلزار جنان

ره ندادی عدم پوشیده طائی از حیا تا بلند آوازه شد صیت سخایت در جهان

گر نبودی بازوت مصداق مفهوم شجاع / جز بفرض اسم کی بودی شجاعت را نشان

همچنان مانند عنقا صورت مخفی بدی / فتح زیرا آستینت گر نبستی آشیان

آنکه گلزار درت را آسیا گه ساختست / دامنش بالا زده و آتش زده اندر خانمان

گر بر غنیم نافذ امر تو از ره برفتند / چشم قهرت آسمان را بر درآرد موکشان

گر بود قتل عامت برفتند از رو کار / استخوان دشمنت تیغ ترا گردد فسان

آسمان را پای از جا بر نرفتی تا ابد / حسبهٔ طوف حریمت گر نبودی در میان

نسبت حب تو با اعمال زشت مخلصت / نسبت صنوبر قمر دارد بخیر بیکران

بعیوب گناهان

تلخ کام از طعمه در دست حلم بیمحابان / شهد توصیفت ولیکن دارد اشتر

عذب اللسان

گوهر تاج خرد شد لعل از رنگ زند / این در معنی که در دیهیم (منظوم است) در سلک بیان

شکر صنف نعت

دوحهٔ باغ امامت را خواندم ورد / هر گل نبستم دهد بوی زر ریحان جنان

گلبن نظمم که از خون جگر سیراب شد / عندلیب قدسش را شد بر فراز شاخ آشیان

بوی مشک نافهٔ نظمم ز بزم مدح شاه / می برد روح القدس بهر ملایک ارمغان

این زر کامل عیار و لولوی نظم سخن	می‌رسد اکنون ستانند باج اگر از بحر و کان

چون خمیر مایه‌ام از مایهٔ حب علی ست	عنصرم دارد شرف بر عنصر روحانیان

حلم تو ای رحمت بین عصیان کن و با مدار	گر گنه ترسد نیست بعد از ولای دودمان

ای ولایت پرده دار جرم عصیان عظیم	نامهٔ مشقم ساده گردان همچو روی نیکوان

سربلند از نقش نامت خامه بر لوح وجود	سرفراز از نور علمت دُر ازل کروبیان

ره برو بردوش بوی گل باد صبا	تا نجف خاکم بود گر مدفنم هندوستان

همصدای صور اسرافیل هنگام قیام	نعرهٔ مدح تو برخیزد ز مغز استخوان

۵۷ شعر

اس کو میں علوی کی [illegible]
۱۲ جمادی [illegible]

قصیدہ شعبان ۱۳۲۱ھ

صبح امید ہے ذکر رخ تابان کسکا	خندۂ گل ہے خیال لب خندان کسکا

مہر ہے شانۂ گیسوئے پریشاں کسکا	ماہ ہے آئینہ روئے درخشاں کسکا

اثر بال ہما رہتا ہے دامان کسکا	افق تقدیر بنا چاک گریبان کسکا

ہے سہیل یمنی گوئی گریبان کسکا	فلک البرج یہ جوزا ہے بنا خوان کسکا

دم عیسی سے فزوں ہے لب جانبخش کسکا ید بیضا ہے کف جود نمایاں کسکا

خلق میں غاشیہ بردار ہے کسکے طالع پر جبریل رہا مروحہ جنبان کسکا

آسمان پایہ ہے کسکی در دولت کی زمین ہمسر عرش ہے توقیر میں ایوان کسکا

کس پہ عالم سا ہا کیا خالق نے جا ملا منزلت قرب سے ایمان کسکا

کسنے بھیجا تھا وہاں مژدہ برد و سلام تھا خلیل صمدی آگ میں مہمان کسکا

دل وجاں سے ہیں فدا خلق کے جس گیسو پر کب ہے مشتاق ہی جنت گلستان کسکا

موج کوثر کی جا کسکی جبین کی شکن پر نخل طوبے ہے قد سرو نمایاں کسکا

منشا خلق سماوات ہوا کسکا حدوث وجہ ابداع سو لید ہے امکان کسکا

بس ہے نام کسکی مرتبن جنان نے عرفات اپنے قرآں میں مدّاح ہی یزداں کسکا

کسکی تعلیم نے بخشی ہے دو عالم کو شرف بار ہے گردن کونین پہ احسان کسکا

کسکے محکوم ہیں تا اب میں جن و انس و ملک سیف قاطع سی بھی کچھ تیز ہے فرمان کسکا

چشمۂ فیض سے ہے انگشت اشارت کسکی منبع جود ہے دست گہر افشان کسکا

ہے شب بارہویں ہم کسکے سبب سے شب قدر مطلع نور سے ہے نصف شعبان کسکا

مہدی ہادی ہیں یہ شیر و شرع نبی — غیر اولاد ہی ہے یہ شرف ان کسکا

خود امام اور امام آپکے آبائی کرام — یوں بلا واسطہ ہے مجد فراوان کسکا

گر نہیں فرو جہان آپکے اندر اجمال — عکس ہو بہو ہے یہ حسن کنعان کسکا

آپکے وصف کی جو بہ جو نہ تھے گلشن میں — نام پھر لیتا تھا یہ مرغ سحرخوان کسکا

تو خفی

دل میں جو کچھ ہے خفی ان پہ ہویدا تمام — ایکسان علم ہی یون ظاہر و پنہان کسکا

انکے سائل کو نہیں شاہی دارین اگر — پھر تو بتلاؤ کہ ہی نام سلیمان کسکا

جسنی کین انسے عداوت کی بنا مین قائم — خود جہنم میں جلا ہمین ہے نقصان کسکا

غیر سے بحث ہمیں کیا کوئی سمجھے کہ وہ وحدت — ذکر یہ چھیڑ دیا بیچ میں نادان کسکا

بہر تسلیم جھکا سر تو آدمی کی ہے یہ جا — کسکا دربار ہے یہ اور ہے ایوان کسکا

حضرت صحبت قائم کی ہے سرکار رفیع — ہاتھ سے نے بل لیا پہیل کے دامان کسکا

عرض حاجت میں تامل ہی نہیں ہوا کہ حلم — نگران دیکھ ہے دیدۂ حیران کسکا

~~تجھے فضل عطا سے تمتع ہو لو~~ — ~~ایسی پردہ~~

ہند سے بر لیے خانہ بارہا بلا — یہ نہیں قید تو پھر نام ہی زندان کسکا

آپ پہونچا دیں خراسان وہ مین ورنہ — آپ خود جاتے ہیں کون ہوا یان کسکا

قصیده چهاردهم ماه شعبان ۱۳۲۱ھ

گیتی ز گل فلک ز کواکب جمال یافت
دین از وجود مهدی هادی کمال یافت

بالید از نشاط طرف بوستان دهر
چون بر زمین خویشتن این نونهال یافت

سیمای ساده داشت نخست این نگار چرخ
از ذره های خاک درش خط و خال یافت

زامداد قوت ید قدرت بدست خویش
ممکن شود آنچه بعالم محال یافت

آمد برای نظم و نسق در میان خلق
تا گرد جمع آنکه در اختلال یافت

آنکس که خاک درگه پاکش بسر کرد
کمتر صفیحه ذهبی از سفال یافت

از بهر ترکتاز سمند اراده اش
در تنگنای ازمنه ضیق مجال یافت

با کلک عطا و کرم ناید یاد کرد
بر جبهه که نقطه خال ملال یافت

بخشد بدید کام و زبان ذوق شهد ناب
چون تشنه که لذت آب زلال یافت

چون بر فراز گنبد گردون نظر فکند
پستتر ز اوج پایه عز و جلال یافت

گردان دهر را بفنای توان خود
اضعف ز پای رعشه پیر زال یافت

ایمان عدل و راستی و کفر و جور و کذب
هر یک از و بجوشش اقبال و زوال یافت

هر کس که زد بحبل امین اوست اعتصام
بی اقتسان واسطه نیکو مآل یافت

عقد یکه بست انمله کینه خواه چرخ
زانگشت لمحه نگهش انحلال یافت

دارای بوستان جنان شد محب او   روز جزا عدوی کمالش نکال یافت

نقشی که نوک خامهٔ قدرت نوشته است   نتوان میان عالمیانش مثال یافت

از بهر فضل تست لب آید و آنکه ای جلیل   ذکر تو در نماز خدا اشتمال یافت   اکنون

امری که بر خلاف زمان خواستی رواج   پیش از تکلمت بزبان امتثال یافت

آن کو بحصر وصف کمالت زبان گشود   پیش ثنا و ذکر جمیل تو لال یافت

بر خسته نجمی که بظل امان تست   مانا بذیل رحمت رب اتصال یافت

کی طالب نعیم مقیم جنان خلد   بی اذن تو بروضهٔ رضوان وصال یافت

از تلخی زمانه نیالود تا ابد   کامی که از تو جرعهٔ فیض نوال یافت

هنگام نشر طیب ثنای تو اهل ذوق   بشکسته بوی طبلهٔ مشک غزال یافت

از آبیاری شجر دین ثمر گرفت   وز تو رواج رسم حرام و حلال یافت

خورشید از جمال تو کسب ضیا نمود   بالای اوج بدر ز روی تو کمال یافت

آن کز سوی اطرف قبابت عزیز شد   بال همای بل تو وهم و خیال یافت

از بدو خلق خراب وجدتش به نشأتین   این پایهٔ بلند که از ذوالجلال یافت

هر منصبی که بهر وی از جانب قضا   تفویض شد به اهل ضلال انتقال یافت

ای آنکه نار عشق تو در سینه جا گرفت
آنکه ز باد گرم نفس اشتعال یافت

چشم از نگاه شوق برات سفید شد
جسم از نهیب هجر قد و بت نزال یافت

آیا رسد که دیده به روی تو وا رسد
آیا رسد ز کاوش غم انتقال یافت

جانم فدایت ای مه گردون خسروی
از غصهٔ زمانه دلم صد ملال یافت

اکنون بسوی بارگهت آمدم شتاب
نتوان بدر ز غیر تو عون و نمال یافت

بر حلم هم نگاه کرم کن که آنکه نست
البته از ثنای تو حسن مقال یافت

تاریخ وفات بعضی از احبای روحانیه

تذکرت دهرا بذی سلم
فبت اقاسی لظی السقم

وصرت بری جبذی مابه
فما کنت اخلص من الم

ارقت وما ذقت طیب الکری
اراقب طالعة النجم

اقول لنفسی وقد سئمت
من الهم یا مغرس الکرم

الام تقلب من بینها
جنوبا وتسکب سیل الدم

لهیم لمن بان عنک ولا
یعود الیک من العدم

الا تستریح ولا تستفیق من کرب شیبت لممی

فقالت وابلغ بمنطقها   وتبكي كما جمة الديمِ
أأتركُ ما بدّلتني المنون   ممّن مضى احسن التّسنيمِ
فقد كان ها الآن يرفق بي   ويونسني في دُجى الظلمِ
وعيناي من دونه في عمًى   وسمعي من العذل في صممِ
ولست لاصغي الى احدٍ   فلو كفّ عنّي اذى الكلمِ
تأجج نائرة في الحشا   فقلبي كجمر الغضا المضرمِ
واني على وحدتي بعدها   اعض بناني من النّدمِ
فهل من سبيل الى زورةٍ   لمن بات في رمسه المظلمِ
وما كنت افزع من نازلٍ   يساجد قلبي وان يعظمِ
ولكنّ داهيةً نزلت   فقطّع منّي عرى الهممِ
سقى الله رمسًا به رقدت   بوسبل من الغيث منسجمِ
واسكنها غرفة بنيت   بخلد ومن يُرجَ لم يحرمِ
ولما وثقت بسرّ حميته   فناديت يا بارئ النّسمِ

البر کما قلت قال بلی — یزید لها سابغ النعم

سنہ ۱۳۲۱ھ

دیگر

مونس خاطر آسیمه چو بگذشت ز بیش — خرد و ہوش ز سر جان ز تنم برون رفت

جاے در سینۂ من داشت و ناگہ بگذاشت — گوئیا از حرم آہوے حرم برون رفت

کے توان شرح ملالے کہ بدل آمدہ راہ — کان ز حد رقم و ربط قلم برون رفت

بود آشفتہ دریں خانۂ تاریک جہان — ز رہ سیر گلستان ارم برون رفت

نتوانست کہ با فتنہ دوران سازد — رخت بر بست و سوے ملک عدم برون رفت

روح پاکش تہ داماں نسیم رحمت — ہمچو بوے گل و آواز نغم برون رفت

صبح عید رمضان راحلہ بست از دنیا — چشم برہم زدم کو زدم برون رفت

حلم ناکام پے سال رحیلش فرمود — وے ز پہلوے من از سینہ دلم برون رفت

سنہ ۱۳۲۱

ایضاً

دشت پیمائی پہ آمادہ ہے کیوں صبح ازل — آجکل کیوں ہے سوا اشک فشانی مری (ابھی)

درد کیوں اٹھتا ہے رہ رہ کے جگر میں میرے — کیا سبب ہے یہ اداسی نہاں سی (ابھی)

درد اٹھتا ہے جگر میں جب کیوں رہ رہ کر

بے خبر کیوں ہوئے اپنے کہ نشۂ ہوش کجا — خود نہ سمجھے جو کہی بات زبانی اپنی

عبرت انگیز ہے کیوں اپنے فنا کا ہی بیان — بلبلیں سنتی ہیں حیرت سے کہانی اپنی

اپنی رہ رہ کے نکلتے ہیں جگر سے ہر بار — اشک بہ بہ کے دکھاتے ہیں روانی اپنی

دوست کے ساتھ گئی تاب و توان گریاں — دوست کے ساتھ گئی سحر بیانی اپنی

ایسے کچھ روٹھ گئے عید کے دن وہ ہم سے — خوش نہ آئی اونہیں پھر شکل دکھانی اپنی

اوٹھ گئے پاس سے خاموش کہی ایک نہ بات — پھر نہ تسکین دل زار زبانی اپنی

ہاں فقط حلم کو یاد ہے رحلت کیلئے — دیگئے زخم دل اک یہ نشانی اپنی

سنہ ۱۳۲۱ھ

قصیدہ ملاحتیہ ۱۹ صفر ۱۳۲۲ھ

أرقت وعيني بالدموع ترقرق — وبتُّ وقلبي بين جنبيّ يخفق

وما زلت طول الليل أبكي صبابة — بها وبمسفوح من الجفن أشرق

بها اضطرمت بين الضلوع لواعج — من النار ما منه الجوانح تحرق

يخفق وما لي أرى لا زال يُرجف هائماً — كأنّ فؤادي مودَع فيه زيبق

ومن قبلها ما كنت اعرف ما الهوى　　وان لبيبا كيف يهوى ويعشق

ولكن اتيحت لي على البعد نظرة　　فكادت تذوب النفس منها وتزهق

وليل بها لا يستزير الاسد خيفة　　ويعوى بها الذئب الخليع فيفرق

ولو رام ان يسرى بها ماتا وبا　　لمن مثله ذعرا على النفس يشفق

الَمّت وفي الخدين للورد مغرس　　وماست ومن اردانها المسك يعبق

فادنيتها من مجلسي وهو عاطل　　وعانقتها فالجيد منها مطوق

فيا ايها العذال كفوا ملامكم　　عن الهائم الباكي المتيم وارفقوا

فلا انا ممن يستفيق عن الهوى　　وان شاب لي من نائب البين مفرق　　نازل طارق

ولا يزدهيني العذل عما الفته　　فقلبي على حب الكواعب موثق　　عمن

فان صرفوني ساعة عن حبابها　　فلا بقيت لي النفس فيها ولا ابقوا

عجبت لحين سرن فيها وكلنا　　سكوت ويحكي الدمع عنا وينطق

وتلتهب الاحشاء منا حرارة　　وتندى جفون والجيوب تمزق

كما ان من سيف الوصي لدى الوغى　　تسيل رقاب والدروع تخرق

علي امير المومنين وعونهم　　اذا ما الصفاح البيض في الحرب تبرق

الوغى دامیات

ومن لذة الخطار في رهج الغزا كلي [illegible] اوذم متدفق

ومن عضبه البتار في مازق كُلّ على الرمل اجساد وهام مفلق

يجدلهم صرعى جميعا على الثرى ولوسيق منهم فيلق ثم فيلق

به قام اركان الهدى وتضعضعت رقاب ضلال كان يردي ويوبق

اضاء له الآفاق شرقا ومغربا اذا ما تبدى وجهه المتالق

له خلق الله السماء وما بها ومن اجله ما في البرية يخلق

ولولاه لما نشئ الله نبيّه خيره بر ولا ارض ولا النجم يورق

ومنه استفاد البدر ضوء الوجه ومنه استعار الشمس نورا فتشرق

وفي يده مفتاح ابواب جنة ايدخل فيها المرء والباب مغلق

اجالت باقطار السماء نعوته فلا مغربا ابقى ولم يخل مشرق

ومن دونه خير البرية شيمة ومن دونه عبد منيب موفق

ومن مثله بين الخليقة معطيا بذي كفه بحر من الجود مغدق

فويل لقوم انزلوه واسرعوا الى ذي افتراء لم يكن قط اصدق

وضلوا عن النهج القویم وفارقوا   دلیلاً علیه واضحاً فتفرقوا

وما نصحوا لله فی الدین حقه   وما آمنوا بالله یوماً وصدقوا

فهم اسخطوا الرحمان من سوء فعالهم   علیهم عقاب الله فی الحشر مطبق   مُطبق

فدی لغربتی طیب الله تربها   وساکنها حباً من الله یرزق

فان غربا لیست لارض اصبها   ولکنها ربع من الخلد مونق

فلا زالت ~~العلماء تمطر دائماً~~   وتصبح ~~هطالا علیها~~ وتغبق   تسقی ترابها

الانواء تروی ترابها   نعمی جانبیها

رقمه ۱۳ رجب ۱۳۲۲ ہجری

گر کشیدی بسرم تیغ چه بیجا کردی   شاد از لطف بجان من رسوا کردی

بر درت آمده بودم بتمنای وصال   نارسا طالع من بود که حاشا کردی

رفت از سینه دلم بانگه عیارت   آخر ای سحر بچشم تو چه ایما کردی

قتل بی جرم نزیبد مگر ای شوخ ترا   که بیا کشته ناز خودت احیا کردی

بسم دیوانگی و کیف جنون گم شده بود   لله الحمد که بر خاطرم القا کردی

دست غافل شده بود از طرف چاک قبا   خوش الله دگرش محو تماشا کردی

کف پا آرزوی آبله و خار نداشت — لغزد ای تو دل بسته صحرا کردی

طرح صد بزم غم اندر دل من افگندی — ساز هر گونه ز فریاد من انشا کردی

آتش افروختی اندر چمن از لعل لبت — داغ حسرت بدل لالهٔ حمرا کردی

توبه بشکست و دگر ره سوی خمخانه گرفت — طرفه سحری است که بر پیر کلیسا کردی

شد مبدل شب هجران بصباح امید — تا دلم جلوه گه طلعت زیبا کردی

مطلع

ای فدای تو که در سینهٔ من جا کردی — خون دل را بدل از بادهٔ حمرا کردی

شب عیش است بگو محتسب نادان را — بردر از بهر چه این غلغله برپا کردی

مجلس منظر طور است نه بزم می و نی — غلط است اینکه گمان ای سگ دنیا کردی

بزم من ساز دگر دارد و انداز دگر — از کجا دعوی جام و بط مینا کردی

حلم تا چند بآن محتسب عربده ساز — باش و برخوان غزل تازه که انشا کردی

مطلع

ایکه در نفسی کار مسیحا کردی — فرش را هم شرف عرش معلی کردی

بوترابی و فلک راست ز پای تو نماز — خاکی و پیش ز کونین تجلا کردی

بر زمینی که نهادی قدم با اعجاز — خاک را هم اثر عنبر سارا کردی

بر رکاب تو ظفر تلبیه خوان است مدام — عزم تسخیر چو با رایت علیا کردی

آنچه در پردهٔ تقدیر نهان بود هنوز | بید الٰهیت از غیب هویدا کردی

پای تمکین که نهادی بسر دوش رسول | خاک ذلت بسر عزت عُزّی کردی

کعبه را چه مرتبه جز سجدهٔ اصنام نبود | از ولادت مگرش قبلهٔ دنیا کردی

غضبت پیش ز شمشیر سر کفر برید | چون صلا بانگ غزا روی به هیجا کردی

ای زهی نقش کف پای تو هنگام خرام | که فلک را زمین ظرف تماشا کردی

چون نیاز نگاه تو که از لطف عمیم | منبت بوتهٔ گل دامن صحرا کردی

نام حاتم بسخا پیش تو بردن گنه ست | کز عطایت ز بشر تا ملک احصا کردی

سبب عفو خطا نام گرامی تو شد | منتی بود که بر آدم و حوا کردی

درمیان صف هیجا که توان کرد نماز | لیک دانم که تو ز کیب مصلا کردی

چون کف جود تو آهنگ عطا بنمودی | بستر از بخشش خود همت دریا کردی

عدل هر بام تو صد سجدهٔ شکرانه کند | که بمیزان جهان پایهٔ اشیا کردی

سر خود از فخر ببالید و گذشت از افلاک | پایهٔ عرش نباشد که محلّی کردی

له

همرهٔ احمد مرسل چو رسیدی بحجاب | پست از مرتبه ات سدرهٔ طوبی کردی

قلم بمایه و توصیف کمالات عجب است | از تو ست آنکه چنین زمزمه پیدا کردی

ترتیب

[illegible]

چون گشودم بثنایت لب شیرین گفتار بذر سنجی و انطق جوزا کردی

گوهر مدح من و شان رفیع تو کجا لیک از چشم کرم سلک ثریا کردی

ما انشدته فی ثامن عشر من ذی الحجه سنه ۱۳۲۲ بدیهی

يوم اتى ببرور وهو مسعود يا حبذا يومنا يا حبذا العيد

يوم اتم به الرحمان نعمته على الانام بها نصر وتائيد

يوم به اكمل الدين القويم وقد اتى له من اله العرش تشييد

اذ انزل الله آيات مبشرة فيها لسابق ما اوحاه تجديد

نصا على ان مولاهم وسيدهم من ذل من سيفه الصناديد

به اقشعرت جلود الكفر هائبة واخضر للدين من صليته العود

من قبل ان يدرك الابصار مشهده في صلب آدم للاملاك مسجود

لا ينكر الفضل الا من به شقة وكيف وهو بفضل منه مشهود

عمت نوائله بالناس قاطبة فلم يخب راجيا بيض ولا سود

لم يدر غير رسول الله غايته شيئا وما هو بالاحصاء محدود

ما كان للجود من عين ولا اثر بل فاض من راحتيه البذل والجود

اليه ملجاء من غشته نائبة ... او نابه نكبات وهو مجهود

لاذت به الرسل قدما عند ما اضطربوا ... موسى وعيسى وايوب وداؤد

هم يرجعون اليه في حوائجهم ... فما خلى منه لا نوح ولا هود

نجيت جدك ابرهيم من حرق ... في مضرم النار اذ القاه نمرود

لو يات دون اخيه من يعادله ... فمثله كشريك الله مفقود

ظل الكماة لدى الهيجاء خاضعة ... لحد ذي شفرتيه وهو مغمود

اذرق سال كعذب الماء من دمهم ... واذا سطا ذابت الصم الجلاميد

ولدت في كعبة البيت العتيق ولم ... يلد سواك بها من قبل مولود

وانت لله ظل لا زوال له ... فالكل فيء وظل الله ممدود

اليك يورد من في الخلق حاجته ... فانت ورد وكل الورد مورود

تسقى بكاس رحيق من احبك في ... يوم الظماء ومن عاداك مطرود

يدا مواليك لم تزهو باسورة ... وجيد خصمك مغلول ومصفود

لا يقبل الله من عبد عبادته ... لولا هواك ولا يجديه توحيد

فاشفع لنا يوم لا يجدي بنا عمل ... لولا رضاك وهذا منك معهود

والحمد لله حمدا لا انقضاء له ... فهو الحميد ورب الحمد محمود

ثم الصلوة على المرجو نائله ومن بتشفيعه في الحشر موعود
وآله الطهر لا يوازنهم زيد وعمرو ولا بكر ومحمود

قصيدة نعتية نظمها ارتجالاً ٢٢ ربيع الاول ١٣٢٣ الهجرية

من لي بطيبة ربع العلم والعمل ورد العطاش ومرجاة لذي أمل [منجاة لذي وجل]
طابت نسائمها فاحت شمائمها ضاءت معالمها كالشمس في الحمل
ما زدت مدحا ولا بالغت في صفة لو قلتها جنة الفردوس في المثل
فتربها تربة لو مسها زمن لقام يعدو وما فيه من العلل
يا حبذا تربة مست بها قدم فوق السماء مشت في العصر الأول
وربما عرجت نحو العلى صعدا لو رامها ملك أعيى ولم ينل [جمع صعود]
اذا مشت في فلاة غير مخصبة لم يعرها قط من جدب ومن محل
لولا الهبوط ولا ذاك الصعود لها لم تنبت الارض والانواء لم تسل
يا من فدتك نفوس الخلق كلهم من قاطني السهل او من ساكني الجبل
اتيتنا بالهدى والناس سعيهم الى يعوق ونسر او الى هبل

كانت نهاية جهد منهم وثن | يدعونه وعن الرحمان في شغل
فما كان دينهم الا مقامرة | ونشوة الخمر والانشاد للغزل
او اقتراح اكاذيب مموهة | او انشراح بقتل النفس والخيل
نهاية الجهد جهد النهب مبتكرا | ومنتهى المدح مدح الخيل والابل
كانوا يتيهون في بيداء مقفرة | ويانسون ببعر الظبي والوعل
يطرون في وصف غيد خرد نجد | ويعشقون ذوات الاعين النجل
فاذ اتيت بنور الله مهتديا | وهاديا للورى يا سيد الرسل
بدلت جهلهم علما وكفرهم | دينا وانقذتهم من معثر الزلل
وسقتهم عن فيافي غير معلمة | الى صراط سوي اوضح السبل
نبهتهم عن رقاد الجهل فانتبهوا | الى معارف من بن المبدع الازلي
ولم تكن ندري ما دين وشارعه | حتى اذا جئت بالاحكام والمثل (جمع مثل)
نسخت من دينك الاديان جملتها | فشرعك الحق افنى سائر الملل
ونزل الله فرقانا لنقرأه | على الاناس بمكث منك لا عجل
بدا لاى الخلق نور الحق ملتمعا | ضياؤه غير اعمى او ذوي الحول

وذاك معجزة في الناس باقية | من دون نقص لطول الدهر والخلل

وان يريد الذ مثلا يقارنه | خابوا وما حصلوا الا على خجل

به اتم على الكفار حجته | وان مضوا بعده في الغي والخطل

هذا النبي كريم المجد مؤتمن | ذو مرة غير هياب ولا وكل (وجل)

ما كان يمشي ليظل السحب سارية | تظله منع حر الشمس والبلل

لم يمض الا وفضل الله يرقبه | ورحمة الله من خلف ومن قبل

لولاه ما خلقت ارض وافلاك | وذاك منه عن قول غير محتمل

عليه نصر من الرحمان متصل | مؤيد بامير المؤمنين علي

سمح الاكف اذا جادت سحائبه | تزري بجود غمام فائض هطل

مبيد الكفر في الهيجا ببائره | ومرغم الجيف بالعسالة الذبل

مالي وما المديح في الذي بهرت | فيه العقول وعادت منه بالخبل

كيف الوصول الى قصوى مدائحه | وليس يوستر نور الشمس بالحيل

انشدت فيك بيتات بها سمحت | قريحتي فاعرها نظرة وصل

واقبل هدية هذا العبد مكرمة | يا اكرم الناس من حاف ومنتعل

ثم قام نصر الله الحقير
ولم يخف منه من لوم ومن عذل

صلّى عليك صلوة لا انقطاع لها ربّ السماء لدى الاشراق والطفل

ذنبي عظيم وما بي من يخلّصني يوم القيامة فاشفع عند ربّك لي

قلت مادحاً لامير المؤمنين في سنة ١٣٢٢ه

للدهر حالان سرّاء وضرّاء ... وخطّتان نعيم ثمّ بأساء

لا يستقيم لدهر حال على احد ... فقد يسرّ وقد يغشاه لأواء

اما ترى الشمس عند الصبح طالعة ... بيضاء وهي لدى الامساء حمراء

الا ترى البدر يمشي في محاسنه ... على كمال له نور واضواء

فلا تزال به الساعات تهزله ... حتّى المحاق وقد يعروه عماء

وربّما غاله بالخسف من حسد ... من عنده فيغطّي النور ظلماء

له المعاهد عند الناس واثقة ... ~~ولا يكاد لعهد منه ايفاء~~

ولا يرى بعهده منه ايفاء

يقدّم الكلمع الوغد اللئيم وقد ... يؤخّر الشهم كفناً وهو داماء

كأنه الرجل المكفوف ناصره ... او ناقة في سراها الخبط عشواء

بل قد اصيب عدا ابصارها فغدى ... يرى بعين واخرى منه عمياء

وليس في امره ذنباً ولا زللاً ... مدح العبيد وبالاحرار ازراء

والحرّ حرّ وان مسّته نائبة ... والعبد عبد وان نالته علياء

والجهل جهل وان يزهو به [بحظهم] ... والعلم علم وان اعياه انضاء

وربّ فقر يُرى فى ثوب مسكنة — وقد اصاب الغنى منه الالبّاء

وقد يُعاف الغنى اذ غالطته (جوى) من نفسه ومن الشيطان اغواء (هوى)

يغاص للدرّ فى لجج البحار ولا — يُدنى الى خزف ابدته غبراء

يهيم من همّه الدنيا وزخرفها — كانها عنده عيداء هيفاء

لم يدركوا انها فتاكة وبها — خداع ذئب وتمويه واغراء

احبها الناس من جهل ومن سفه — وقلما ينتفع وربما حرمت منها الاحبّاء

سعلاة بيد فان ابدت نواجذها — تصدعت منه اكباد واحشاء

وان بدت فى ثياب الحسن زاهية — لكنها عند اهل اللبّ شوهاء

اقامت الاوكع الاجفى الملوم على — السرير سرير عز بما عمّترا سواء

واقعدت عنه عدلا واهبا سمحا — وتلك داهية فى الدهر دهياء

قد ازدرى من سما فوق السما شرفا — لمّا توافقت الدنيا واهواء

يا سوأتا الدهر ما اجفاه من حكم — شتّان فى دائر موتى واحياء

هذى جناية دهر خائن ملق — فى الخلق منها شجى والعين اقذ

لولا التصبّر منه والوصية من — خير الورى صال كفّا وهى جذ

يا ابن الخنا يا غليظ القلب زلت عن النهج السوي اذا اغراك شحناء

قد اجترحت عظيم الذنب مجترئاً على الذي لم يجد قصواه راء

على الذي نفسه نفس النبي ولحمه لحمه والعرس زهراء

بنوه ابناء خير الرسل خاتمهم فهل يوازنهم في الخلق ابناء

جاهرت بالفسق في غصب الحقوق اذا تزينت لك بيضاء وصفراء

اتم الله نوراً وهو يطفئه فهل يفيد لنور الله اطفاء

لا تعذلوه على جهل تسربله فلن يهدي الذي في عقله داء

ان ابن عم النبي لخير مشتهر هو الذي منه للاحكام امضاء

منه استقام عمود الدين وانتشرت من الشريعة في الاقطار انباء

من ذاق دزعاً من البلوى فليس الى سواه من نكبات الدهر الجاء

ان امطرت في الورى يوماً سحائبه تجلت ديمة في الجو وطفاء

ما خاب راجيه يوماً في مسائله بل حقه منه ايلاء واعطاء

وعنده علم سر الغيب علمه النبي فحق من الرحمن القاء

امات قوماً واحيى ~~الحرب~~ دونهم زهرا ولم يزل منه افناء وابقاء

فمن مهتد الاعلام نالهم ومن هدايته قد بان احياء

جاهرت بالفسق في غصب الحقوق اذا تزينت لك بيضاء وصفراء

لمبغضيه من الاغلال اثكلها　　وللمحبين جنات وحوراء

لا يدرك قصوى نعته ابدا　　فكيف يحصيه انشاء واملاء　　العقل

حوله قدم في المجد راسخة　　وعزة في صدور الناس قعساء

وبابه منتهى جود ومكرمة　　فكم لديه على الجدوى والجاء

اذ قام الحرب قد ابدت نواجذها　　لم يبق غير هجا الهيجاء هيجاء

اقيالهم عافت الاقبال خشية　　على الحروب فالوا غير ما شاؤا

وادبروا عنه كالحمر التي نفرت　　عن الليوث وبالخسران قد باؤا

يا عمرو ما افضح الاقدام منك اذن　　وعنه صعدة في الكف سمراء

لم يدر ان الذي نازلته بطل　　ما قام الا وضاقت منه بيداء　　نازلته

فقدار الذي ما خلت موقعه　　اذ لم تغنك ردينى وعلـ

اراك خزيا وذلا لست تزعم ان　　تراه ما دام اصباح وامسا

حتى البكي فوق الترب فارتعدت　　منه لو عدضك اشلاء واعـ

وجوزاسك لا دوما ولا رهبا　　والراس عند رسول الله اهدا

بضعف نيته قد قام مجتهدا　　وما اعتراه لدين الله اعيا

اذ جاء يهدى صراط الله مستويا ضاءت لطلعته البيضاء بطحاء

ويل لمن عاندوه واقتدوا حزقا جلفا ظلوما اذا ما نحوه فاؤوا

تلونوا اذ رأوه فى سما شرف كما تلون عند الشمس حرباء (ق)

عموا وصموا عن الحق الصريح اذا غطت بصائرهم حقد وبغضاء (م)

قد كاشفوا الله فى تغيير سنته فهم لما سنة الرحمان اعداء

يصغون قول ضلال طيب انفسهم وسمعهم اذنهم عن كلام الحق صماء

افديك بى نفسى ومالى يا حليف تقى يا خير من ولدته الام حواء

لولاك ما انبتت ارض وما انبجست سحب ولا امطرت فى الدهر انواء

لولاك لم يجر فى الاجواء غادية بصوبها المزن بل لم تسق احياء لم تأت

ان الورى جسد مثل الجماد بلا روح وانت له روح وحوباء

ان البرية قلب لا ذكاء به وانت فيه ذكاء والسويداء

اذ قمت تخطب بين الناس تنشدهم حارت لمنطقك المأثور جوزاء

واذ تكلمت فى نادى مصاقعهم فالسن العرب الا فصاح خرساء

صلى عليك مليك العرش ما سجعت اسجاعها فى غصون الروض ورقاء

صلی علیک اله العالمین الی .... مادام فی العین غبراء و خضراء

صلی علیک بدیع الخلق ما اتصلت بخلقه منه نعماء و آلاء

صلی علیک صلوة عنبرا نفحة ماهبت ~~فی الارض~~ سحواء و نکباء

هزّت الغصن

تمت

تاریخ انتقال مولوی سید اعجاز حسین صاحب سونی پتی

صاحب فضل و تقی سید اعجاز حسین	که ندیدش بجهان دیده خورشید نظیر

بود ثانی عشر ماه ربیع آخر	که ازین دار فنا رفت بملک جاوید

بود از زینت سونی پت و شهر جی پور	و ز زبان و قلمش دین خدا را تائید

چون بدل داشت تولا به نبی و به علی	زین سبب سید عالم بجوارش طلبید

خامه حلم سر لوح فرازش بنوشت	با محمد بدر گلشن [redacted] فردوس رسید ۱۳۲۵ھ

کتب الی الفاضل المؤمن المولوی السید سبط حسن دام فضله

ابلغ منی السلام الی الذی	لم ینسنی ذکراه طول بعاد

صفو المناهل ذو المحامد حلها	بادی المفاخر مانس الرّواد

لهواه تشتاق الرهان فیا له	من خیر مستبقین عند طراد

ان الفضائل كنّ في طلب العُلى حتى انخن لديه فوق مراد

دامت سماء المجد طائفة به واتت اليه بوصلة واسعاد

عميت عيون الدهر عنه فلا ترى منه الذي يغريه للاحقاد

الفت اليه يد الزمان بسلمها ويؤمه بعوائد الارفاد

فاقبل سلاماً من بعيد صبّه منك الزمان بجوده وعناد

قد فرّق الدهر المشتت بيننا سل سدّ نهج الوصل بالاسداد

اما بعد فوافت الىّ هو هديتك وسنى عطيتك فقبلته بلثم القبول وقبلته بالرأس والعين عند الوصول جزاك الله من مُهدٍ الىّ جنى قطوفك وبديع موصوفك نظرت فيه فاذا هو احرى بان يوضع في الصدر دون الدفتين ويرفع بالعين لا باليدين نعم ما قطعت بسواطير اقلامك يد المفترى الجان وطفئت برياح انعامك فوق نواظر اخي الشيطان فيه من بدائع معان لم تقف عليها اذهان الناقدين سواك وخرائد غوان لم يمسها ايدي الطالبين دونك - جدير بان يكتب على اماق الحور باقلام النور وقمين بان تتخذه العقائل قلائد النحور فاحسن الله لك الجزاء بما رزقني بذلك وانجح جميع امالك - والسلام

٨ - جولائی ١٩٠٧

محمد یار ...

مما نظمتها في خامس وعشرين من رجب ١٣٢٥ه

كتابي انيسي في جميع الموارد ...... وثلج فؤادي عند حرّ الشدائد

حسام على الاعداء ماض شفارها وباتر اعناق الجحود المعاند

وتيقظ عيني من داني بحقده ويمنع عني كيد اهل المكائد

سميري بليل مظلم عند حدتي وخير دليل في وعور الفدافد

وخير رفيق عند فقد مرافق واكرم عون عند عوز المساعد

فيا مستعير الحِبّ مني لجهله يعير حبيبا هل سمعت بماجد

كتابي محبوبي ولي فيه اوطار فهل تعرف المحبوب قطّ يُعار

قلت مؤرخا عام ارتحال
المولوي آفتاب حسين مرحوم

ما للزمان اذا ما سلّ صارمه لم يبق في الارض من مولى …

سار الكرام وباتوا في مضاجعهم تحت الجنادل بالمضجع …

تجري العيون دموعا غير ساكنة لفقد اورق غصن طيب المجد …

طود الفضائل لا يخفى محاسنه يزري شذاها بطيب المسك …

قد غاب بدر العلى في الترب مختفيا والناس اكبادهم في لاعج الوقد …

ما كنت فردا اذا واروك في جدث بل قد توارى بك العلياء في اللحد

جاهدت نشر الدين الله مقتبسا انواره من كتاب الواحد الفرد

اذا مضى هاتف نادى بنور خبه   الی نزلکم فی جنة الخلد

سنه ۱۳۲۱ھ

در آخر نامه نوشته بودم

خار هم در پهلوی گل خواب آسایش کند   خاک هم از قرب دامان شهان نازش کند

گرچه همچو گل سوی گلشن بردن از بیدانشیست   لیک با گلهای دیگر ساز آرایش کند

سرنامه که بجنبه محمد کاظم جرأتم

نامه را نازم که برگ گل ست که آسوده شدم   خامه را چه که بر نام کر فرسوده شدم

هر دو از غلغله حال و طرب شادانند   من درین کشمکش از سنگ حسد سوده شدم

هذا ما کتبته الی السید مظفر حسین

جاءت نسیم الصبا من جانب النجد   انفاسها تنعش الموتی من اللحد

فوائح عطرت روح منظرها فوائدها   تزری بربا فتیت المسک والورد

اغنی به الطرس اذ وافی الی دنف   من الخلیل الجلیل الصادق الود

بدأتها بسلام فائح ارج   ولا کرائحة فی المرند والند

طابت به الحال وانزاح الکلال به   وزادنی طربا ادنی الی الوجد

علیکم سلام کل یوم ولیلة   یعارض ترویح الصبا وما جز

وانک فی قلبی مقیم ~~وانی~~ حقیقة   ولو ان فیما بیننا البعد حاجز

علیکم سلام فی غدو واصال   یزیل صداء الهم عن صفحة البال

اذا ما رأته العين صارت قريرة كما يروى غلة المصدر سلسال
يهيج نار الشوق بعد خمودها ويبدى لهيب الوجد من كل اوصال

تاریخ انتقال نواب حمیده بیگم صاحبه

حیف بر حال انسان که بلهو و لعبش نگرفت از سر غفلت خبر گلشن خلد
گوهر عمر گرانمایهٔ خود کرد تلف که بچیزی نخریده گهر گلشن خلد
آخر ای بیخرد از دار فنا خواهی رفت چون نه پرسی ز نشان و اثر گلشن خلد
شور صد فتنه و شر در سر خود میداری لیک آسوده از یاد و سر گلشن خلد
چند از بهر تو آورده فراهم یزدان قصر و نهر و شجر و هم ثمر گلشن خلد
بین که آن طیبه سعیده حمیدی بیگم روز و شب داشت خیال سحر گلشن خلد
اقتدا داشته با فاطمه بنت احمد بوده بر دم نظرش بر سفر گلشن خلد
تا بست و نهم ماه رجب کرد رحیل که خرامد به ظلال شجر گلشن خلد
از پی سال وفاتش ز خرد پرسیدم گفت او پای نهاده بدر گلشن خلد

سنه ۱۳۲۵ھ

رباعیات

ای نفس حریص آز دنیا تا کی گشتن ز خدا به زر تولا تا کی
این حرص تو انجام بد آرد بر سر بس غفلت تو ز کار عقبی تا کی

آنانکه بجستجوی جاه اند و حشم　　پس بی خبر اند از خطر ملک عدم
دارا و سکندر همه رفتند بخاک　　آخر بچه کار آمده شان طبل و علم

سودی نکرد رفتند ز طبل و علم

ای آنکه نظر بعیب هر کس داری　　از عیب خودت نظر مگر پس داری
چشمت ز هنرهای کسان چون خفاش　　همان بر هنرت چشم چو نرگس داری

عیب بینی

گر حرف زدن چو سیم خام است گران　　مانند طلاست خموشی ز زبان
صد سود ز یک سکوت آید در دست　　آغاز سخن بسی زیان است و زیان

منفعت خموشی

عیب دخل در گفتگو

تا دخل بگفتگوی مردم ندهی　　کاین هست تنگ ظرفی و کوته نگهی
بر قفل دهان مهر خموشی بگذار　　کز رسوائی بمحفل عام رهی

این بیخبری ز یاد عقبی هیهات　　وین خواب گران بر لب دریا هیهات
از بیم گذشت عمرت ای اهل نگر　　غافل ز خدا همچو تو دانا هیهات

گر روی زمین طلای احمر (اصفر) گردد　　ور سنگ و کلوخ لعل احمر گردد
وین هر همه را بدامنم بگذارند　　کی قلب من از ولای حیدر گردد

ابنای زمانه صورت انسانند　　گر راست کنی فکر همه گرگانند
در ظاهر حال دوستانند نگر　　در دل با یکدگر عدوی جانند

مذمت حسد

ز رشکی بقدر شده بهر کس روزی   جاه و چشم و حسن جهان افروزی

از رشک زمانی نمی رسد بر محسود   از بهر چه ز آتش حسد می سوزی

پنہان ہوے تن زمین میں ایسے   گل بھی نہوں نازکی میں اپنی جیسے

افلاک نے گردشیں بہت کیں لیکن   پیدا نہوے جہاں میں اب تک ویسے

---

۱۲ ماه شعبان سنه ۹۳۲

در صفت کتاب گوید

کتاب خیر انیس است از پی انسان   که غیر نفع نیاید کسی از و نقصان

خموشیش بکلام و کلام او بسکوت   بیان اوست سکوت و سکوت او بیان

رفیق تست بوقت سفر اگر خواهی   ندیم تست بدار حضر بصدق جان

نه در حضر ز تو خواهان آب و نان طعام   نه در سفر ز تو جویای اشتر و پالان

توانگر است ولیکن بغیر سیم و طلا   فقیر هست ولیکن براز و در غلطان

فقیه و خازن علم نجوم و جفر و حساب   حکیم و مفتی و قاضی و واقف قرآن

ز حال بدو جهان تا بحال روز قیام   ز حال وحش و طیور و ملائکه دوران

ز علم طب و ریاضی و هم الهیات   ز کیف دهر و زمان و ز کم اهل زمان

هزار نکته بخواند بر تو از هر فن   هزار بند بسنجد به پیش تو هر آن

حفاظت تو کند از شرور انس و دواب　　هدایت تو کند در ره ملوک و زبان

طبیب تست ز امراض ظاهر و باطن　　حبیب تست به حالات شادی و احزان

شبانه روز کمر بسته بهر خدمت تو　　چه صبح و شام چه بیداری و چه خواب گران

بیا که با تو بگویم اگر قبول کنی　　که حرف پند گران تر بود ز نقد روان

ندیم خویش نسازی مگر کتاب و قلم　　جلیس خود نکنی غیر از کلام و بیان

في صفة الخلوة

لا تجزعن من وحدة في خلوة　　فكأنها هي غنم اهل اليقظة

ان التوحد شأن خلاق الورى　　وبها تشبهت العظيم النعمة

شئت ان قلبا فارغا للعبادة　　فيها استعن توصلك غاية منية

ولئن طلبت الاشتغال بصنعة　　فالوقت خير الوقت ساعة وحدة

ولئن اردت ثواب رأي ثاقب　　فيها تصيب تمكنا في الفكرة

فالخير كل الخير محفوظ به　　وهو الجليس الخير عند العزلة

فذا ودع الاضداد فيه فانه　　جمع الخلاف وعكسه بالمرة

في نطقه صمت وفي تسهيده　　سهر فكم من حيرة في حيرة

حتى وما حلت بها روح الحيوة　　وحييت من دون سوق المهجة

ولئن طلبت بها نديما عارفا　　فاجعل كتابك مونسا للوحشة

يا خير من جعل الكتاب انيسه　　وبعتقد عن شرود الكثرة

رمح ولكن لا ينصل ظاهر — سيف ولكن لا يجد الشفرة

ان شئت طبا فادرج منه تلبه — من كل اسقام لذادة صحة

ان كنت في سفر فخير رافق — او كنت في حضر فصاحب خلة

يعطيك ما كان او هو كائن — خبرا صحيحا دون شوب الكذبة

جوال آفاق بدون سياحة — طيارا جواء بدون النهضة

فعليك بالكتب التي قد دونت — في الفقه والتفسير او في الحكمة

فهي السبيل الى نجاتك في غد — وهي الطريق الى معالم فوزة

يا خير من حمل الكتاب انيسه — وبه تحذر عن شرور الكثرة

لا خير فيمن لم يراع حقوقها — لخلاصه من شدة ومشقة

مسدس

خاتم بے نگین نمے زیبد — خانہ بے مکین نمے زیبد

اسپ بے ساز و زین نمے زیبد — ملک بے داد و دین نمے زیبد

ہمچنانست زینت اسلام

بے ولاے علی و آل کرام

نشوی لمحہ از خدا غافل — روز و شب دار ای از عمل شاغل

نیست گر حب اہلبیت بہ دل ہمگی بندگی شود باطل

الفت آل جزو ایمان است

روح دین است و شرع را جان است

خازن خلد در چو بکشاید ہفتصد سالہ راہ باز آید

بوی باغ نعیم می آید دل اہل نجات بر باید

گر تو خواہی کہ بہرہ یابی

بگذر از کالنجوم اصحابی

یاد کن روز حشر و یوم تلاق بچہ کارت خورند اہل شقاق

پر شد از جور شان ہمہ آفاق در جہان کاشتند تخم نفاق

رسم اسلام بر طرف کردند

جور ہا بر ذوی الشرف کردند

آل احمد ز دستشان نالان پارہ پارہ ز جورشان قرآن

خانۂ دین مصطفی ویران شرع را بر فلک ز شان افغان

خون اسلام را بحل کردند

عزم بر ظلم مستقل کردند

در جہالت چو گاو میش دستور در تملق چو مادہ ستور

رحلت مصطفی کرد شه الغفور   دست افراشتند از پی جور

در به پهلوی دخترش بزدند

آتشی در جهان درافگندند

بگذر ای حل از بیان جفا   تا کجا ذکر جور این جهلا

حرف زن شو به مدح آل عبا   که همین است توشه عقبی

ظلمت قبر را سراج این است

مرض ذنب را علاج این است

افضل عالم اند آل رسول   اشرف آدم اند آل رسول

در جهان اعظم اند آل رسول   پیش حق مکرم اند آل رسول

جبهه سا جبرئیل بر درشان

لطف رب جلیل در برشان

بالخصوص آن شهنشه والا   اشرف الناس بلکه خیر وری

نفس و جان نبی ولی خدا   تابع امر خالق دو سرا

اسد الله و هم امین الله

منه فی الخلق شایع دین الله

فاتح جنگهای بدر و حنین   کفو بنت رسول ابو الحسنین

مسندِ شرعِ مصطفی را زین   فخر اسلام و اکرم الثقلین

آیت از دو کتاب مبین

صالح المؤمنین و حبل متین

علم و حلم و عطا خصائل او   دست خالی نرفت سائل او

همچو خیر الوری شمائل او   کی رسد در گمان فضائل او

اعلم الناس بعد ختم رسل

هادی خلق و رهنمای سبل

آفتاب سپهر عزت و جاه   ماه و انجم سپه فلک درگاه

بر سر اهل شرک سیف الله   بهر اهل نفاق روز سیاه

تیر از و نیزه عدالت و داد

کند از و تیغ بغی و شر و فساد

باغ تقوی و دین از و تازه   روی اسلام را از و غازه

دفتر شرع راست شیرازه   بلد علم راست دروازه

هر که خواند بشهر علم رسید

بگذرد از سر نفاق و حسد

حب او را دلیل ره سازد   علم دوستی بر افرازد

ز اهل کینش برائت آغازد   با عدوش گهی نه پردازد

سنگ لعنت زند به دشمن او

دست الفت کشد به دامن او

بگذارد نفاق را یکسر   نرود راه اهل فتنه و شر

دم ز الفتش زند چو باد سحر   تا بیابد نجات در محشر

بنعیم جنان شود ممتاز

باب رحمت شود برویش باز

مدح فرموده استش خدای جلیل   گفته استش صالح و ولی و سبیل

بنده استش بوده حضرت جبریل   اخ و ابن عمش رسول نبیل

نسبت او بذات خیر وری

همچو هارون به حضرت موسی

همه قرآن پر از مدائح اوست   قل تعالوا دلیل واضح اوست

در جهان مخلص و مصالح اوست   به جهنم عدوی طالح اوست

الفت او سبیل باغ نعیم

بغض با او دلیل نار جحیم

چون بیاید زمان حشر و حساب   هر کس از تشنگی شود بیتاب

دلشان گرد و از عطش چو کباب   وارسد از ملیک عرش خطاب

اهل ایمان به سوی خلد روند

کافران داخل عذاب شوند

پس در آن وقت آن شه والا   نائب مصطفی ولی خدا

جام کوثر دهد به اهل ولا   همه را وارهاند از ایذا

دشمن او بود از آن محروم

همچنان در سقر رود آن شوم

یا علی یا امام جن و بشر   فاتح باب قلعهٔ خیبر
قاتل عمرو و مرحب و عنتر   هادی راه خالق اکبر

نظر لطف کن به حلم حزین
دار ایمن از غمش بهر آیین

ای توئی بت شکن چو ابراهیم   مولدت بیت رب کریم
کعبه شد از تو قابل تعظیم   شرفی یافت از تو رکن و حطیم

پاک کردی پلیدی اصنام
تا شود سجده گاه بهر انام

آنچه داری تو از مناقب و فضل   هست بالاتر از احاطهٔ عقل
از همه بهتری چه بعد و چه قبل   جانشین نبی توئی بی فصل

کیست تیمی و آن دگر عدوی
بوده اند اهل شرک برد و غوی

گفته در حق تو رسول انام   نزد خم با صدا تمام تمام
کز پس از من علیست خیر کرام   جانشین من و ولی و امام

بعد از آن گفته وال من والاه
از همانجاست عاد من عاداه

وحی آمد ز خالق متعال   کای حبیب من ای خجسته خصال
دینت امروز یافته است کمال   بر طرف گشت فسق و ضلال

دین اسلام شد پسندیده
شرع چون سر علی چون دیده

لیک چون شد وفات آن ورزین — کروان گشت سوی خلد برین

داد شیطان بچشم شان تزئین — عمل زشت جور حیله وکین

مائل از حق شدند سوی ضلال

تا فتادند در عذاب و نکال

قصیده

این بلبلم که مست به طوبی نشیمنم — بردم [illegible] نوای یا اسد الله مترنم

از دوستی اوست که با ترک جهل [illegible] — در چشم روزگار چو خورشید روشنم

جهل

که اغنا کنم بزر و نقد دنیوی — چون [illegible] او بود آسوده مخزنم

زاد او زور پنجه خیبر کشای او — بتوانم ارض را ز بن از جای برکنم

چون ریزهای بینه کنم خیمه سپهر — با گرمی دل و نفس آتشین زنم

یک جام سلسبیل ز نوشم ز دست او — مینای چرخ را چو خزف خرد بشکنم

صد سنگ لعن بر سر اعداش میزنم — چون ساختن به سفله نباشد ز دین [illegible]

راهی که نیست سوی در بارگاه رسول — نتوان شنیدم دلش زره کوی [illegible]

گویند روز حشر ملائک چو نفخ صور — فاز الذی احب علیا و قد غنم

چون روز حشر وقت شفاعت فرا رسد — مگذارم ای شفیع که حلم خزین [illegible]

غیر از ولایت ایمان نمی رسد — این بیت را محکم و این قول [illegible]

آورده ام ز عالم ذره با صد اهتمام — اعراب را چه درک ز ایمان [illegible]

در پیش شیر صولت تو روز دار و گیر | دستان شغال تیره گشت و رستم چون غنم
در آرزوی خاک در لعل ریزگان | خاکست بر سر و گهر از اشک و دیده نم
خاک نجف که سرمهٔ اثر است بهر چشم خویش | حور جنان کشند و شمارند مغتنم
آن روز کی بود که خدایا با افتخار | پیشانی نیاز بخاکش و نگم
از سیر خلد و باغ جنان خوش نیایدم | ارض غری بود بس مرادم چو دفنم
ای بیکسان بسایهٔ لطف تو می زید | جز ظل دامن کرمت نیست مامنم
در انتظار نفحهٔ از نسیم لطف | چون نرگسم بچشم و بلب همچو سوسنم
ناساز گار دهر بمن حیله‌ها بساخت | خواهم که خیمه خود ازین خاک برکنم
خواهم ز فضل تو مددی یا ابا تراب | کاندر اخت چرخ طوق بلاها بگردنم
چون روز و شب بیاد تو هستم ز صدق دل | شغلی بدیر دارم و نه کار از صنم
کی گردم از ولای تو ای شیر کردگار | گر برکشند هم رگ و اعصاب از تنم
رحمت تو اگر کشدم در کنف خواه | ای مرحبا که خوش بود از لذت خودم
زیبای شان تو نتوانم ثنا نمود | ای لب که زین ندامت خود سر بر امنم
ناقص عیار نظم خود آورده‌ام پیش | با اعتراف عاجزی و الحق الکنم
چشم قبول دارم و دانم که نظم من | پای ملخ بود به سلیمان رسانم
ای مصدر فیوض همی خواهم از تو بس | یک چشم التفات برین سر فگندنم

بار و سا دو چگونه برابر کنم که دهر
نگر پر تو کیست ابر الشده
ار ز ده ام دو زم

بند اول تضمین هفت بند کاشی

السلام ای پایه ات بالا ز چرخ هفتمین السلام ای پایه ات تقوی و ایمان و یقین

السلام ای آیه ات آیات قرآن مبین السلام ای سایه ات خورشید رب العالمین

آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

از نگاه لطف تو گر دید صحن هشت خلد وز خیال قهر تو همچون بیابان گشت خلد

ز اشتعال محکم امر تو کی برگشت خلد مفتی هر چار دفتر خواجه هر هشت خلد

داور هر شش جهت اعظم امیر المؤمنین

حاکم هر هفت کشور خواجه هر هشت خلد والی نه چرخ اخضر خواجه هر هشت خلد

حامی یک لک پیمبر خواجه هر هشت خلد مفتی هر چار دفتر خواجه هر هشت خلد

داور هر شش جهت اعظم امیر المؤمنین

ای ز بحر جود و عطای تو عالم معترف وی به نقص خود جهان بینش کمالت معترف

هر که داند نزد امین دو قول مختلف عالم علم لدنی شهسوار لو کشف

ناصر حق نفس پیغمبر امام راستین

مطلب من عنده ام الکتاب و اهدنا نقطه زیر بسم الله و شرح هل اتی

شان یؤتون الزکوة و یؤثرون و قل کفی صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما

قرة العین لعمرک نازش روح الامین

مفخر روحانیان و انس و جانی در جهان   صاحب مجد و علا و عز و شانی در جهان

باعث ایجاد اکوان و زمانی در جهان   در جهان از روی حشمت چون جهانی در جهان

بر زمین از روی رفعت آسمانی بر زمین

از صفای قلب نورانی تو دلها مستفیض   وز دوای حکمت طبع تو عیسی مستفیض

از ید بیضای تعلیم تو موسی مستفیض   از عطای دست فیاض تو دریا مستفیض

وز ریاض نکهت طبع تو رضوان خوشه‌چین

مورد تبجیل ایزد از صبا تا عهد شیب   مصدر تفصیل سیماهم بلا با دل و ریب

معهد تفصیل تبشیر ظاهر از ارجاس و عیب   مقصد تنزیل تبلیغ مظهر اسرار غیب

مطلع یتلوه شاهد مقطع حبل متین

کائنات فوق و تحت و عرش و چرخ بی‌ستون   فوج املاک و جن و انسان قشون امر کن فیکون

از عدم آمد برون اما نمی دانم که چون   نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنون

نا کشیده جدول رخسار تو نقش مبین

خائف نیران قهرت قوم جن در کوه قاف   حاملان عرش و کرسی حول قربت در طواف

حاجب ایوان قدرت روح قدسی بی‌گزاف   کاتب دیوان امرت موسی دریا شکاف

پرده دار بام قصرت عیسی گردون نشین

دافع آثار بدعت صاحب ارشاد خلق — رافع اعلام حکمت کافل امداد خلق

موجب ابداع صنعت محکم بنیاد خلق — صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق

بهترین نسل آدم نفس خیر المرسلین

فدیه راه خدا کردی همه سامان عمر — بذل بهر دین نمودی گوهر غلطان عمر

صرف تقوی و عبادت ساختی ایّام عمر — ناشنیده از زمان مهد تا پایان عمر

جز رضای حق ز تو حرفی کرام کاتبین

ای توئی مستجمع هرگونه اوصاف کمال — در ثنای تو زبان همچو سحبان است لال

راست گویم کنه ذات حیّ لایزال — مثل تو چون مشتبه گردد در همه عالم محال

در نبود ممکن نه الّا رحمة للعالمین

در نسب آنرا که ابن عم رسول الله بود — هر کرا در روح و جان توأم رسول الله بود

آنکه صد شش پیش از آدم رسول الله بود — آنکه همره جیش خدا همدم رسول الله بود

گر کسی همتاش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

نارسیده تا باوج مجد اعلای تو کس — تا ز کتم عدم در علم مانای تو کس

ناسروده نغمه توصیف زیبای تو کس — دیگه بعد از مصطفی نابوده همتای تو کس

بسته بر مهر تو از خود مهر حور العین و بس

بر جبین خط غلامی تو نگارد فلک / واکسا ورد خط فرمان تو ندارد فلک
سنگ زحمت بر سر خصم تو می بارد فلک / مهره مهر از گلوی چرخ بر آرد فلک
گر ز مهرت بر نیاید صبح صادق را نفس

خیل گردون سیرگاهت چون بتنگ آرد نگاه / فوج اعدا رسم کلاهت چون کشد فوج سیاه
ذوالفقار دین بنامت چون بر آید زدم / کاروان سالار جاهت چون کند آهنگ راه
چرخ را بر دست پیش آهنگ بندد چون جرس

با ضیای حکمتت یونان نیاید در شمار / با خدیو همتت خاقان نیاید در شمار
با ظهور دولتت ساسان نیاید در شمار / با شکوه صولتت دستان نیاید در شمار
در بر عنقای مغرب کی شکوه آرد مگس

از تجلی جمالت همچو موسی بیهشند / با تعلیم ترا کروبیان منت کشند
در بر زور تو شیران جهان روبه وشند / گر شکوهت را به میزان معالی برکشند
از زره خفتت کم آید فیلبوس از یک عدس

عارف جودت زمین و آسمان سرد مهر / مهر هم یک مهره پیشانی مهتاب چهر
بس خطا کردم که بردم پیش تو نام سپهر / چیست با قدرت سپهر کیست با رای تو مهر
آن ز قدرت مستعار و این ز رایت مقتبس

نون نو کوه را از بیخ چون که برکند / جود تو بر نام حاتم تار نسیان می تند
گر کشایی دست نصفت صیت کسری بشکند / گر دل دریا عطایت موج بر گردون زند
لجه گردون در آن دامان نماید همچو خس

سیف برانت رگ جانها برید در مصاف　　نوک رمح تو به پهلوها خلید در مصاف
گردنان را هوش و عقل از سر پرید در مصاف　　صولت بازوی تو گردنکشان را هم درید در مصاف

مرغ روح بیگمان از بیم بشکسته قفس

اندران جائی که گردان نریمان روی را　　اندران جنگی که ابطال قوی بازوی را
اندران رزمی که شیران لب بخائی را　　اندران میدان که مردان سعی دارند جوی را

از ره مردی عنان از دست برباید فرس

نیزهٔ مردان صدای ما الله آمین دید　　صیقلی تیر شجاعان خانهٔ خود در زره دید
خنجر خونخوار گردان از میان برخواهد جهید　　نشتر شمشیر شیران رود در شریان نهید

چون طبیب مرگ گیرد ساعد جانرا مجس

پس درین هنگام شاه خیبر در کف ذوالفقار　　در کمر خنجر زرنگ رخ بهتر از شکار
در جلو فوج ملائک بر یمین و بر یسار　　از میان مشرق و مغرب برای کارزار

رایت نصرت ز پیش و هیبت دولت ز پس

متفق اهل فرنگ و چین و هم توران شوند　　با که اهل تبت و روم و روس و کل ایران شوند
این چه گفتم جمع وقت حمله‌اش این و آن شوند　　خلق هفت اقلیم اگر از روز ازل سلطان شوند

از سر مردی نیارد تاب میدان تو کس

فوج مرغان در هوا و ماهیان اندر بحار　　مدح گویندت که قد احسنت یا خیر الکبار

هم ز گردون جبرئیل و بلکه با صد افتخار　　صوتها گردد مجسم فتح و گوید آشکار

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

بند سیوم

ای که کان عفت از تقوای تو زر یافته　　ای بلاد عزت از تو شان برتر یافته

ای کمال حکمت از علم تو جوهر یافته　　ای سپهر عفت از فر تو زیور یافته

رفعت از سایهٔ چتر تو افسر یافته

چون نگردد آسمان گرد حریمت بنده‌وار　　چون نسنجد خاک بابت با طلا در یک عیار

هست در چشم خردمندان اهل اختیار　　ز غبار درگه عرشش احترامت آشکار

کیمیاگر نسخهٔ گوگرد احمر یافته

در خیال درک منزلت بلبل طوطی محمل گشت آفاق　　دگر برگشت خائب از امل

عقل انسانی چنان حیران نماند زین عمل　　بر امید نقش رویت دست نقاش ازل

نقشها بر لبت لیکن چو تو کمتر یافته

ای بهنگام ولادت حرف دانائی زده　　ای بجز احمد بهر کس کوس بالائی زده

وای خیام شوکتت بر چرخ مینائی زده　　هر که اندر آفرینش لاف یکتائی زده

رفعتت را از آفرینش پایه برتر یافته

هر نبی کو حرز اسم تو چو قرآن نقش بست　　وانکه ذکرت بر نگین دل باوغان نقش بست　　نامت

انکه حب ذات تو بر لوح ایمان نقش بست　　هر که مهر مهر تو بر صفحهٔ جان نقش بست

مخزن دل را چو کان زر توانگر یافته

کان و دریا هم از عطایت آمد بنوا اندر جهان   کی رسد تا حد جود تو سخای بحر و کان

هر که دستت را بدریا کرده نسبت بیگمان   بس غلط کرده ره دانش به نزد بخردان

رشحهٔ دست ترا دریای اخضر یافته

در مدیح و وصف تو مرغان طوطی نغمه ساز   پیش درگاهت سلاطین جهان سر بر نیاز

باز قدرت هر کجا بال جلالت کرده باز   سایهٔ عنقا بر تو کی تواند زد دم زناز

طایران سدره را در زیر شهپر یافته

ساعت جوش عباب لجهٔ زخار تو   وقت سیلاب بحار بخشش و ایثار تو

روز فتح الباب ابر دست دریا بار تو   در دم باران نیسان کف دربار تو

بس گهرها را فلک چون بط شناور یافته

هر که چشم آرزو سوی تو چون بود در داشته   هر که در قلبش ولای تو چو عنبر داشته

هر که دست حاجتی بر جود تو بر داشته   عرض مطلب هر که پیش تو منور داشته

تا قیامت دست خود را احباب آور یافته

در تعالوا ندع خوانده نفس پیغمبر ترا   مدح فرموده بقرآن خالق اکبر ترا

ساقی کوثر چنین دان مدح یا شد مر ترا   غیر احمد از دو عالم ساخته بهتر ترا

ای ز تو دریای فطرت کان گوهر یافته

در ره دین مرکب طبعت لگام افراشته   ور ز زر و مال جهان زهد تو یکسو داشته

با خدا و مصطفی رای تو یکرو داشته   ز انبیا فضل تو کی فرق سر سودا شسته

از خدا و مصطفی شمشیر و دختر یافته

انت من بین الوری فی الفضل فرد منتخب باب علم للنبی الابطحی المنتجب

ای تو ای بالاترین خلق عالم بعد رب گر نبودی ذات پاکت آفرینش را سبب

تا ابد حوا سترون بودی و آدم عزب

بند چهارم

ای مسلم نایب و روح روان مصطفی ای مکرم قوت دست و توان مصطفی

ای مفخم صاحب سر و عیان مصطفی ای معظم کعبهٔ اصل از بیان مصطفی

قبلهٔ دنیا و دین جان جهان مصطفی

گرچه در معنی تو بودی محرم راز ازل سینه‌ات گنجینه بوده بهر اسرار نهان

لیک با این دانش و علم غزیر بیکران از نقود گوهر معنی لبالب شد دهان

تا نهادی لب به صورت بر دهان مصطفی

داشتی در جمله علم و حلم و تقوی دسترس بوده صرف طاعت باری ترا هر یک نفس

تخت و دیهیم خلافت مر ترا بوده است و بس ای باستحقاق بعد از مصطفی غیر از تو کس

ما ننهاده پای تمکین بر مکان مصطفی

نصرت ان تربیت افعی سم کز قهر [illegible] می‌جهد همچون شهاب ثاقب از آسمان

رحمت آن تربیت آتش زن گرد جهان نعمت ان ابر است دریا دل که فتح الباب ان

تازه دارد ز اب نصرت بوستان مصطفی

تا که برج دین و دنیا بد و معمور شد هرگز نیافت   تا که گردون بدی مقهور شد هرگز نیافت

تا که کرسی از بر آتش طور شد هرگز نیافت   تا که عرش شرع از در نور شد هرگز نیافت

از نور روشن ترمی بر آسمان مصطفی

ای دلیل عارف منهاج دین و دین پناه   ای صراط مستقیم و جادهٔ فرسا الله

ای سراج ظلمت شبهای جهل و اشتباه   رهروان عالم تحقیق را نا بوده راه

بی زمین تو بس درست بر آسمان مصطفی

در ثنای ذات تو این نظم انشا کرده‌ام   هیچ سنجان را نجود محو تماشا کرده‌ام

گو بیا نقش عجب بر لوح دنیا کرده‌ام   گرچه در عالم باقبال تو شاها کرده‌ام

آنچه حسان کرد روزی در زبان مصطفی

چیده‌ام هر گونه گلهای رنگارنگ از سخن   بسته‌ام یک دسته رنگین بانداز حسن

لیک با شان و جلال و رفعت یا ابوالحسن   لاف مداحی درین حضرت نمی یابد ز من

ای ثناخوان تو ایزد از زبان مصطفی

پیش تو پیدا همه امر خفی و هم جلی است   زانکه سر طایر تو مشتق از سر نبی کشف

ای هویدا بر تو کاین عبد ذلیلت حلم گشت   عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدان

حال اخلاص من اندر خاندان مصطفی

بودن از اسماء و زبانها هم نوا ناممکن است		هم وجود جود شکل کان و دریا ممکن است
لیک عرفانی که از ادراک و احساس ممکن است		رفعت بالای امکان صورت ناممکن است

در نبود ممکن بود قدر و توان مصطفی

بود مصروف رضای حق همه روز و شب تو		بیشتر از گاهی گردون بباید طاعت تو
فهم عقل کل چه حیران در جلالت تو		از زبان خلق برناید صفات ذات تو

در شمار آید که بود غیر از لسان مصطفی

ای غبار مقدم تو توتیای دیدهها		ذرهٔ خاک در تو بیش از گوهر بها
روز و شب دارم با این فغان و نالهها مطلب		منت خلقم بجان آورده لطفی کن شفا

وارهان از منت خلقم بجان مصطفی

گر چه بر بندد از تنم یا دو سر و یا زد تنی		بر نگردد از دلت تا باید یکموی تن
بندهٔ بیچاره ام نیک است یا بد جوی من		روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من

حرمت جان نبی یک نظر کن سوی من

بند ششم

وصف تو بیش از نهایت یا امیرالمؤمنین		یک جهان مدحت سرایت یا امیرالمؤمنین
چارم قرآن ثنایت یا امیرالمؤمنین		ای ستوده هر خدایت یا امیرالمؤمنین

خوانده نفس مصطفایت یا امیرالمؤمنین

پردلان را کرده شمشیر و سپرها زیر حکم　　از زمین تا آسمان عین و اثرها زیر حکم

پادشاهان جبابره را کرده زرها زیر حکم　　گردنان دهر را آورده سرها زیر حکم

بازوی خیبرگشایت یا امیر المؤمنین

دور از دل خوف نقصان و تغیر ساختند　　صرف جمع مال خود را با تبحر ساختند

آستینها ممتلی از درهم و دُر ساختند　　خازنان کان و دریا کیسها پر ساختند

روز بازار عطایت یا امیر المؤمنین

دست جود تو بینوایان را توانگر می کند　　ذره را گر مس کنی یاقوت احمر می کند

در حسد دست زرین غصه گوهر دیده را تر می کند　　بس که لعل اندر دل کان خاک بر سر می کند

از دل دریا عطایت یا امیر المؤمنین

با ادب بر نقش پایت جبهه سائی میکنیم　　از دو لب بهر تو علاج بینوائی میکنیم

با فقیری همچو خاقان پادشاهی میکنیم　　ما همه از درگه لطفت گدائی میکنیم

ای همه شاهان گدایت یا امیر المؤمنین

لطف طبعت تازه می دارد گلستان مراد　　طیب انفاس تو ذوق فصل دی ...

در زبان سنبل و گل لب نباید گشاد　　از نسیم باد نوروزی نشاید کرد ...

پیش خلق جانفزایت یا امیر المؤمنین

کی رسیده مبلغ قدر ترا ادراک کس　　انبیا آلوده در عهد حسین داد رس

زنده یحیی صبر ایوب از تو مرده مقتبس　　آنچه عیسی از نفس میکرد در روز ...

از لب معجزنمایت یا امیر المؤمنین

حال اخلاص دل خود بر تو ظاهر میکنید   آنچه هست از نیک و بد پیش تو حاضر میکنید
روز و شب درج دهن پر از جواهر میکنید   خاطر مجنون من آشوریده خاطر میکنید

وصف ذات کبریایت یا امیر المؤمنین

مدح حسان و کمیت و قدر تو ای دین پناه   نسبت این هر دو باشد نسبت ماهی و ماه
چون بر آید وصف تو ای سرور انجم سپاه   با همه بالانشینی عقل کل نابرده راه

زیر شادروان رایت یا امیر المؤمنین

نسبت تو با دو عالم نسبت کوه و کاه   خادم تو جبرئیل و فرش تو عرش اشتباه
ای امین الله و حبیب الله و ای سر اله   آنچه تو شایسته آنی ز روی عز و جاه

کس نداند جز خدایت یا امیر المؤمنین

عقل را در جاده وصف کمالت پیش و پس   طایر ادراک را بشکسته بال و بی هوس
لیک هر کس حسب حال خویش بر آرد نفس   مدح گر شایسته ذات تو باید گفت و بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیر المؤمنین

ای نبی ذات پاک خالق جن و بشر   پیشتر از قدر رفیع هست هر یک خشک و تر
چرخ هشتم چیست پیش پایه تو در نظر   گر بدی بالاتر از عرش برین جای دگر

گفتمی کانجاست جایت یا امیر المؤمنین

بو ذروت را توئی دُرِ ثمین یا مرتضی   فضل تو بالاتر است از ادراک اذهان رسا
خویشتن دانی خود و یا خدا یا مصطفی   فهم انسانی چه داند عزت کار ترا

کافرینش هر چه باید یار مقدار ترا

بند ششم

مصدر حکم قدر امری ز دیوان شماست مظهر نفع و ضرر ایمای جنبان شماست

آنکه ارزاق دو کون از زله خوان شماست آنکه فرمان قضا موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک دوری ز دوران شماست

زهره کز پرتوش ممتاز و از اقبال او آن مهی کاندر جهان ضو در رخ ا...

شعله طوری که موسی محو استقبال او آفتابی کاسمان در سایهٔ اقبال ا...

لمعهٔ از پرتو گوی گریبان شماست

گلخن

ابر نیسان وار بار آثار رود و گلشن است جنبش باد بهار از گلشن نو...

زهره صور شمع بزمت بر شده از روزن آنچه گردون را بدو چشم جهان...

جزو قرص میت انجم نقد خوان شماست

صورتی کاندر هیولای عدم سر در خفاست نقشبندی هیولا کان بکنم ال...

جوهری کان در میان درج تقدیر خداست گوهری کاندر ضمیر کان امکان...

صورت اظهار آن موقوف فرمان شماست

آنچه از روی فصل گل رنگ بهاری برنشست بیضهٔ خورشید از ورق غبار...

وانکه زو ارض و سما نقش و نگاری برنشست آنچه از روی عالم امکان عیا...

صورتی صد چند از آن رنگی ز ارکان شماست

دانش ار خرد و کل بخشیده‌اش رب جلیل علم و عرفان تر بالا بود از علم خلیل

مشغلت انسان کی شود چون آن حکیم بی‌عدیل پیر مکتب خانهٔ ابداع یعنی جبر...

با همه ذهن و ذکا طفل دبستان شماست

آب جدول را چسان هم رتبه جیحون کنم   ناسره زر را چگونه با سره موزون کنم
دیده و دانسته کی انصاف خود را خون کنم   نسبت ذات ترا با اوج گردون چون کنم
زانکه اوج او حضیض قدر والای شماست

ای وجود تو رسول کبریا را آیتست   بهر اثبات نبوت انبیا را آیتست
وی کمالات قدرت رب علا را آیتست   هر کجا در مصحف قرآن خدا را آیتست
از کمال لطف و رحمت خاص در شأن شماست

ای نرفته تا باوج رفعتت جز مصطفی   وی نکرده درک کنه ذات تو غیر از خدا
چیست پیش وسعت شانت فضای دو سرا   قبهٔ چرخ برین را چون دانه برچیند رجا
مرغ تعظیمی که آن بر بام ایوان شماست

چون نبی و صدیق را اندر رتبه آیینش اله   بس بصد عجز و نیاز و ناله و افغان و آه
بر امید لطف و غفران خطیات و گناه   بنده بیچاره کاشی دل و جان سال و ماه
روز و شب در خطهٔ آمل ثنا خوان شماست

لیک داری چون عادت بهر حاجتمند باز   در عطا و لطف و احسان از دو عالم امتیاز
زین سبب این بنده عاصی بصد سوز و گداز   بر در دولت سرایت روی بر خاک نیاز
با دل پر درد پر امید دربان شماست

خاطر غمناک را تا کی پریشان داشتن   تا کجا دست امل را وقف حرمان داشتن
خاک بر سر چاک در جیب و گریبان داشتن   درد پنهان بیش و درمان چند هجران داشتن
عاقلی نبود ز درمان درد پنهان داشتن

بند هفتم

بند نهم

طور سینا را شرف از موسی و احتشام — چرخ چارم یافت از عیسی بن مریم احترام

ز خلیل الله آمد عزت رکن و مقام — تا نجف شد آفتاب دین را در او مقام

خاک او دارد شرف بر زمزم و بیت الحرام

حامل وحی الهی حضرت روح الامین — بر در این بارگه از فخر مالد جبین

بیت معمور است بهر اهل افلاک برین — کعبه اصل است عتبه‌اش نزد ارباب یقین

زانکه دارد عروة الوثقای دین در وی نظام

حبل ممدود نجات و هادی راه یقین — حامل اسرار ملت حامی شرع متین

ماه گردون خلافت مصطفی را جانشین — آفتاب آسمان دین امیر المومنین

والی ملک ولایت حاکم دار السلام

عارف اسرار حکمت مبدأ انجام وحی — مظهر شان رسالت موصل معراج ...

هادم رکن ضلالت رافع اعلام وحی — مستکمل بنیاد دین منهی احکام وحی

حاکم دین و شریعت دافع کفر و ظلام

کوهسار و دشت و بحر و بر نبودی در جهان — گر نه گرم و سرد و خشک و تر نبودی در جهان

گنبد چرخ و مه و اختر نبودی در جهان — سایه لطف محبتی گر نبودی در جهان

صورتی بودی جهان از روی معنی ناتمام

ای که امکان را بفعلیت گشوده از تو راه ای ز عکس نقش پایت یافت گردون مهر و ماه

ای شکوه خسروی را از وجودت پایگاه ای سریر سروری آورده از جاه تو جاه

وی جهانی آفرینش بوده از نام تو نام

ای سریرآرای ملک عز و جاه و تمکنت وی امیر کشور فضل و کمال و مکرمت

با علو شان اقبال و نظام مملکت با شکوه تحفه دستار و رکن مسندت

تاج جمشیدی چه و تخت سلیمانی کدام

ای رسیده از تو نوح و شیث و ادریس را نوید تا ز موسی عبری در نیل و تیه خضر دید

نص قرآن و خبر گوید که ای نور صمد آنچه در تنظیم و تمکین سلیمان می‌رود

زانکه بود آنهم ز تنظیم سلیمان تو دوام

پیش از خلق دو عالم خلق فرمودت خدا تا به فضل افضل شدی از اوصیا و انبیا

مهبط پیشانی ذات حضرت خیر الوری نسبت با سایران خطا باشد خطا

گوهر پاکیزه جوهر را چه نسبت با رخام

لیک چون شبه تو در این عالم ما نا شمردم هر یکی را از انبیا و اولیا

با یقین دانستم آخر کای تمثال الانبیا مثل تو جز مصطفی صورت نبندد عقل را

معنی ایمان ما این نیست روشن والسلام

ای همه اقوال و افعال تو تفسیر قضا صورتی از تیغ منشور تو تقدیر قضا

وز نافذ گشته از دست تو تعبیر قضا تیر زد بر تو پیوسته به تقدیر قضا

نخورد از روی ادب بیرون ز فرمان تو گام

[illegible marginal notes]

با نعت اکنون ز تو ما امید داریم امید

ای مزار تو مطاف اهل ایمان و یقین خاک پایت توتیای دیدهای حور عین
با کمال لطف از درگاه رب العالمین زائران روضهات را بر در خلد برین
میرسد آواز طبتم فادخلوها خالدین

تمام شد تضمین هفت بند کاشی از بندهٔ محمد رضوان حلیم ماه شوال ۵ سنه ۱۳۲۰ هجری

هذا ما نظمته فی الطبیب رضی الدین خان الدهلوی شد ۲۶ ۱۳

یا من وصلت الی ذری المجد وحبیت لمعاذ الی الوفد
مغناك موئل كل ذی سغب حدواك عمت كل مستجد
وتعلموا منك الندی فغدوا یدعون اهل العرف والرفد
وصفاتك العلیا تزید علی حسبانهم بعناصر العد
فاربتهم خلقا ومكرمة فلذاك قد اخذوك بالود
نفحات خلقك فی الدنی انتشرت یذكو بمثل فوائح الند
راموا خلافك العذاب فقد عادوا وكان بخیبة الجد
حزت المكارم والعلی شرفا عن جدك المعروف بالجد
~~لو كان رسطالیس لا لتمس استعلام سر الطب بالجد~~
وشفاء شیخهم بطی شفا وشفاءك المطوی بالاید
نیط الشفاء بان تعالجهم بحذاقة والحزم والرشد

نفت الاطباء الاولى سبقوا | بنهاهم في سالف العهد
هذا شفاء الملك خاطبه | بخطاب في ذلك قيصر الهند
طب لبيب حاذق ندس | فرد ولا كالجوهر الفرد
بوركت في هذا الخطاب الى | مادام تعبق نفحة الورد

فصبغ محمد حسين نظمها في اوائل رجب ١٣٢٧ ه

اود الاولى كانوا اوداء رحمان | ومن هم يوتى الى باب رضوان
رضاهم رضى الله الكريم وسخطهم | يؤدي الى سخط الاله ونيران
حقائب علم الله خزان سره | وما التبر او اللجين خزان هم
ائمة من فوق الثرى وعلى السما | هداة الى سبل النجاة وغفران
وجودهم في الارض امن لاهلها | من البوس والبلوى وطارق حدثان
عوال سجاياهم سوام صفاتهم | نوام مزاياهم الى طول ازمان
ولاة امور الناس بعد محمد | بنص من الرحمان في اي فرقان
هم شهداء الناس طرا وانهم | هم الشفعاء عند الصراط وميزان
ولائهم فرض على كل مسلم | وحبهم حق على كل انسان
فمن كان والاهم يفوز بجنة | بها من نعيم دائم غير ما فان
وانهار ماء كاللجين بريقها | وقضب زيتون ونخل ورمان

دنا کهة لم تنظر العين مثلها وحب واعناب و روح و ريحان
وعيش عتيد بالدوام مخلد وحور كمنثور اللآلي و غلمان
ومن كان عاداهم فتبا لرايه وسحقا لهذا البعاد الفاجر الشاني
يذوق عذاب الحر بعد حمامه ويمسي بحرمان و ذل و خسران
ويسقى بماء من حميم مقطع حشاه ويصلى نار خزي و حرمان
فهل يستوي يا غر نور وظلمة وهل قيل ان العلم والجهل سيان
وهل يتساوى بين ليث و ثعلب وهل يتساوى بين حمر وغزلان
وهل يتساوى بين ذل و عزة وهل يتساوى بين نصر و خذلان
وهل يستوي الاعمى الاصم ومن له من الله اذان السماع و عينان
وهل يستوي من كان يعكف اعصرا على اللات والعزى و اصنام اوثان
ومن لم يسجد قط الا لربه ولم يسجد لغير الله في كل احيان
يساوى و بين السامري و سحره وبين نبي الله موسى و ثعبان
اهل يستوي التيمي او عدي و تيم ونفس رسول الله طيب اردان
اهل جاء في القران مدح لبعضهم كما جاء للمولى علي من عمران
فهل عنه نفس النبي و صنوه وهل دونه فيهم شريك بالقران
هو البطل الضرغام في رهج الوغا وباتر اعناق لاتباع شيطان

قد اثنى عليه الله بالصدق والتقى | ودين وسلام وعلم وعرفان
وانزل فيه سورة الدهر كلها | لاشباع اهل السؤال برغفان
هو الاسد الحامي الذمار ودونه | ارانب بيد او كوعل وحملان
هو البطل الضرغام في رهج الوغا | وباتر اعناق لاتباع شيطان
اذا شب نار الحرب يخوض غمها | وفاتك ابطال اليها وفرسان
متى اسد الهيجا النواجذ اختطى | اليها بقلب ثابت غير حبان
نواجذها
فسل عنترا او مرحبا عن نزاله | وعن سيفه الحالي صدا الاضغان
خضيب على كر الليالي نجاده | وما صبغه الا الدم الاحمر القاني
وقد جمعت فيه المكارم كلها | وما حازها قاص سواه ولا دان
هو الفرد من بين الورى بعد احمد | فما ولدت ايام الزمان له ثان
جاء من
فمن صهره خير البرايا محمد | ومن عرسه الزهرا وولداه سبطان
ومن صنوه الطيار والعم حمزة | ومن ولدته الام في بيت رحمان
ومن عنده ام الكتاب وعلمه | وعلم لما في الصحف موسى بن عمران
هو الباسل القرم الكمي وعضبه | مميت لشخص الكفر محيي لايمان
مناخ ركاب الطالبين فنائه | فغيث لذي فقر ومأوى لللهفان
ثمال الايتام مضيف لضيفان | ومطعام جوعان ومروي لعطشان
واول من صلى واول من اتى | مع المصطفى الهادي بافضل قربان

واول من اتى الزكوة مصليا | فحاز به فضلا على كل فتيان
فما لابي بكر وامرة امة | وما لابي حفص وتاليه عثمان
لقد غصبوا منه الخلافة واقتدوا | هوى النفس واضاعوا الجود وعدوان
وقد علموا ان لا تجاوز دونه | لما نصه المختار فيه باعلان
اغثني امير المومنين وفكني | من الهم والبلوى وشدة احزان
احاطت بي اللاواء من كل جانب | وافرط بي سوء القضا وارداني
واني مقيم عند بابك سائلا | لتنجح امالي وتكشف اشجاني
عليك سلام الله كل عشية | وكل ضحى من عبدك المذنب الجاني

۵۲ شعر

مگس نامہ

سنہ ۱۳۲۸ھ ربیع الثانی

مکھیوں کی عجب خلقت ہے | جنکو خوشبو سے خاص نفرت ہے
بوئے بد پر نثار ہیں جان سے | جان سے کیا بابا دین و ایمان سے
سارے عالم میں جتنے ہیں موجود | لھار و وحش و رم و بید و دود
ایک بھی ان میں مثل انکا نہیں | نہ ملیگی نظیر انکی کہیں
بیحیا و خبیث و گندہ مزاج | وہ ہیں بد کا سر پر ہیں رکھے تاج
بوئے بد سونگھی اور ٹوٹ پڑیں | پھر نہ اوٹھیں وہاں سے

لالچ ایسے کہ لاکھ انکھیں مارو — یہ نہ ہارین اگرچہ تم ہارو

جو نہ پان ہنا کہے ہاتھو درد وبال — کر سکیں انکو دفع کیا ہے مجال

جس جگہ سے انہیں ہٹا پائیں — پھر ادھر ہی جا یہ انکو پائیں

ناک سے اوڑھیں سر پر اینٹھیں — سر سے اوڑھیں ہیں یہ جا بیٹھیں

جو نہیں پایا بھیا دستر خوان — جا رہو جانب لوٹ آئیں دہان

دال میں آ کے غوطہ اک مارا — اور وہیں جان کو نثار کیا

یا کبھی شوربے میں کود پڑیں — کبھی چٹنی پہ جھپٹ کے آگریں

ہائے دس کو تو ہزار آئیں — یہ کہاں بلکہ بیشمار آئیں

مضطرب بیقرار پھرتی ہیں — گرد سر بار بار پھرتی ہیں

پھار کا ہاتھ اک ذرا جھٹک کر — سیکڑوں آ گریں وہیں مڑ کر

آدمی انسے سخت حیران ہے — تنگ دل انسے طائر جان ہے

دیکھو سونا اک امر مشکل ہے — اپنے جان اپنے سخت بیکل ہے

غیر کے چین سے غرض کب ہے — اپنے مطلب سے انکو مطلب ہے

آنکھ لگنی بھی اک قیامت ھے — اتنے فرصت انھیں غنیمت ھے

قطعہ چار پانچ آنکھ میں گھسیں آکر — کچھ ادھر کان میں دھنسیں جاکر

بھنبھنا کر در آئیں نتھنوں میں — غم نہیں اسکا خود جئیں کہ مریں

سونا آن کا بھی ھے دشوار — آنکھ گھبرا کے کھلتی ھے ہر بار

انکا ٹیلہ ھے آدمی کی ناک — بیٹھتے ہیں وہیں پہ بے باک

اڑتی ہیں ایک دوسرے سے اگر — گرتی ہیں بھی تو آکے ناک ہی پر

بیٹھ کر مونہہ پہ چھپتی کھاتی ہیں — وہیں اپنے مزے اڑاتی ہیں

پاؤں میں انکے خار ہیں کتنے — کہ نہ صحرا میں بھی ملیں اتنے

ہاتھ اوٹھایا کہ مارئے ایکبار — فوں سے اوڑ جاتی ہیں یہ نابکار

آنکھیں بھی انکی لگتی ہیں کچھ تیز — ھے محال انکی زحمتوں سے گریز

انسے بیمار کو ھے سخت تعب — مگر انکو ھے فکر اسکی کب

کہیں جلدی فنا ہو تخم مگس — ہو جہاں پاک اور کم ہو خس

کہ بشر کو ملے ذرا آرام — کر سکے بے تعب کچھ اپنا کام

یا الٰہی قبول کر یہ دعا
بحر وزن سے انکو کردی فنا

قصیدہ مدحیہ — سنہ ١٣٢١ ربیع ث

إذا طابت المستجار من البلا ... فليس لك المأوى سوى أرض كربلا

هي المسجد الأقصى يطوفون حولها ... هي الكعبة العليا هي الجنة العلى

فمن جاءها مستغفرا كان بينا ... وأوتي في الفردوس أوفر منزلا

ومن رامها للاسوة الأمن من رده ... رآها الحرز الحريز معقلا

فما عاد منها سائل غير منجح ... وما خاب فيها من أتاها مؤملا

فإن شئت أن ترضى لنفسك محرزا ... فخذ لك تلك الأرض مثوى ومنزلا

بها السيد المولى الإمام الذي رأى ... رأى من رأى أمر الإله تبهلا

إذا ما رأى لألاء شمس وجهه ... أضاءه نور الله من ضوئه حلى

شبيب إذا ما شئت قد أمسى في سبيله ... وقال إذا ما قال وحيا منزلا

بنى المشرف البيت الحرام وركنه ... ومنه تعالى صيته وتغلغلا

نجى ابن خليل الله من ذبح ربه ... وقربان ابراهيم منه تقبلا

فمن طلب الایمان ممن وداده | یعد خائبا اذ ثم یجد معقلا
فدا شرب فی لحمی وعظمی حبه | فلو قطعونی لست عنه لاعدلا
فیا ویل قوم قاتلوه واسرعوا | الی الجور حتی صیروه مجدلا
وهم لم یراعوا فیه حرمة جده | وقد حملوا شرع النبی معطلا
فایة اذ کان بهم قد تقدمت | وای عظیم الطود منهم تزلزلا
فابکی لجسم بالدماء مضمخ | وابکی طریحا بالتراب مرملا
اهذا بمن دبت بنت محمد | وهذا بمن رباه من کان مرسلا
فلا تزعموا یا شر قوم نجاتکم | فان لکم ابقی عذابا ونکالا
علیك سلام الله یا جزنا سبطه | ویا خیر من لبی وطاف وهرولا
انخت رکابی عند بابك حاجیا | لتکشف عنی کل سوء معجلا

حمزه   ١٧ ربیع الثانی سنه ١٣٢٩ هجری

شاهنشه و امام امم یا علی توئی | فخر مقام و بیت حرم یا علی توئی
وجه وجود لوح و قلم یا علی توئی | حلال عقد جذر اصم یا علی توئی
مفتاح قفل باب حکم یا علی توئی

ذاتت ثبوت معنی توحید داور است — قولت بیان دعوی الله اکبر است
نعلت لقب رکش همه برهان اظهر است — شانت گواه صنعت صانع اقدر است

اسلام را دلیل اتم یا علی توئی

دستت عطا و فیض ید الله بوده — درگاه بزم قیصر و کجباه بوده
انعام دار و گیر تو سد الله بوده — در حین دعظام دحق آگاه بوده

الحق که رهنمای امم یا علی توئی

در علم چون صفی خداوندگار — در حلم همچو نوح نبی ذی الاقتدار
در خلت خلیل و سلیمان باختیار — در زهد همچو حضرت یحیی ذی وقار

در معجزه مسیح شیم یا علی توئی

بر رتبه آجبانت پیمبر گواه تست — بر رایت منازل مختر گواه تست
زهر قوت در خیبر گواه تست — در جنگ فوق مرحب و عنتر گواه تست

تان و رثه دار سیف و علم یا علی توئی

در یکنفس بمرده صد ساله جان دهی — گر ناتوان به بخشش تو آید توان دهی
کفار را ز تیغ و لے کی امان دهی — تا از طعمه آتش بضرب سیف سنان دهی

مختار در وجود و عدم یا علی توئی

تقسیم خلد و نار بدست عطای تست — روز جزا لوای پیمبر بکوی تست

رضوان حق بنوط بحب و رضای تست — تسنیم و کوثر از پی اهل ولای تست

حقا خدیو باغ ارم یا علی توئی

موسی نجات یافت ز طغیان رود نیل — گلزار گشت آتش جانسوز بر خلیل

در بحر یونس بن متی را شدی کفیل — عیسی بیافت از تو بچارم فلک مقیل

ز اول معین رسل و امم یا علی توئی

جز ذات کردگار نبوده است در ازل — جوهر که و عرض چه و کی حال

تقدیر چون نمود بباغ قدم عمل — بنگاشته حدوث ترا اول الا

زنگ گل حدوث و قدم یا علی توئی

بی پای را به تیزروی بادپا کنی — بی دست را بمهر تو مشکل گشا

دل خسته را بمرهم لطفت دوا کنی — بی دیده را تو دیده بینا عطا

شنوا نمای گوش اصم یا علی توئی

دنیا طلب ز دولت دنیا غنی شود — عقبی طلب بمایه عقبی ملی

صحت طلب بعافیتش محتوی شود — بی غمگسار از مدد تو قوی

کشاف کرب و دافع غم یا علی توئی

سائل گهی نرفت ز پیش تو نامراد — خیبت کجا که کرد بذات تو اعتماد

حاصل نمود از بر تو نقد و جنس و زاد — حقا که چون تو مادر گیتی پسر نزاد

معطی الوری بلبند هم یا علی تویی

گر دشمنت بمعرفت تو کند کمی — لاریب دیده خود او بود عمی

گفت نائب رسول و خدا را اخی سخی — هم با نبی بعالم انوار توامی

انجا رسول را ابن عم یا علی تویی

پائت بجای مهر نبوت که داشتی — گویا قدم بعرش الهی گذاشتی

آنگه لوای نصرت دین برفراشتی — عزی و لات را بزمین بر گماشتی

طاهر کن حرم ز صنم یا علی تویی

عرفان رتبه ات که محال و بس محال — تا اوج شان تو نرسد طائر خیال

در فسحت مدیح تو کی عقل را مجال — کانجا زبان بلبل سدره هم است لال

بیرون ز وصف نطق و رقم یا علی تویی

خواهند از تو نان و نثار شتر دهی — جویند از تو درهم و گنج گهر دهی

اشجار خشک را گل و برگ و ثمر دهی — ز جنبش زبان بسترون را پسر دهی

ابر نوال و بحر کرم یا علی تویی

آن سالخورده حضرت سلیمان نامدار　　در دشت ارجن آمده بی یار و غمگسار
شیری رسید بر سر و نقش زکوهسار　　اگه رهنمود لشکش ای شیر کردگار
در زنده اسود ارجنم یا علی توئی

قیصر فراز درگه تو جبهه سا رود　　فغفور از ادب سر بنده بپای رود
امرت ملوک را ز بر تخت برکشد　　درویش را بفرق کلاه شهی نهد
شاه عرب امیر عجم یا علی توئی

خار از نگاه لطف تو گلدسته می شود　　چون بلبل مست بود ز هم خسته دلی
هر مبتلا ز بند الم رسته می شود　　بر روی او گشاده در بسته دلی
زایل کن شکایت هم یا علی توئی

افلاک را ز مهر درخشنده کرده　　روی زمین ز ماه فروزنده کرده
کان را ز لعل راه دل زنده کرده　　دریا بحر اختر تابنده کرده
منت نه معادن و هم یا علی توئی

وسعت زمین گرچه فراخ نگاه بود　　لیکن مقام مردم تو عرش اله بود
باب تو بهر غمزده باب پناه بود　　در آستانه تو مقصود هر دم راه بود
مسکین شکسته غم یا علی توئی

آدم ستوده و نوح ستوده و خلیل هم — نعت سرود روح امین جبرئیل هم
کو حبر سیل بلکه خدای جلیل هم — بر دعوی هم کتاب الهی دلیل هم

ممدوح از ازل لقبم یا علی توئی

از عشر تا بعشر خبر بر نگین تو — فوج ملک بنوبت ضرور شمعین تو
نصر عزیز و فتح مبین در یمین تو — امداد غیب خالق یزدان قرین تو

انجم سپه فرشته خدم یا علی توئی

چون قنبر از محبت تو زاهل درین شده — هم بوذر از ولای تو کرسی نشین شده
جنت ز چشم لطف تو خلد برین شده — جبریل از جناب تو روح امین شده

گل را اگر گل کنی لقب دم یا علی توئی

حلم

تحنیف آمده از فند بر درت — هم بنده ابوذر و هم عبد قنبرت
نسبت به تست باز رود جا از بر — بی بیت مدعا مگردان ز محضرت

بخشنده دوای سقم یا علی توئی

٦١

از بهر شفا امید دارم بتو — کز فند باز حق کاظمین آمده ام
باد در دو غم دیشب ون دیش آمده ام — هم در درگه شاه دست تهی آمده ام

رباعی

شاها نظری بسوی ما بی‌بکنی　　گر ذرّه بود ز لطف ما بی بکنی
من هم ز بهشت امیدوار آمده‌ام　　تا از نظر کرم نگاهی بکنی

ولای آل نبی فرض عین میدانم　　که با عبادت حق توامش میدانم
وجود پاک کسانی که خلق را ز بر　　بلای ارض و سما را ز فیض ایشانم
برآنکه راه رسد در ره محبت شان　　ورود آن سبب فوز زین حق دانم
خوشا آن سفر مرا تا در سرای منیفا　　که ذره‌ای ز شتی بضیا کوکبش می‌دانم
درین رفعت آن جنت بقبل مختصر　　فزون ز اوج سپهر فرقدین می‌دانم
دری خفته تا رام توسن آن دو امام　　که هردو رایت حق مظهر بیانی دانم
تبه بدامن عالم بحکم نص نبی　　ز جمله سفرا محتضین می‌دانم
که سبطین دیگر امام ورای　　با مر و نهی خدا عالمین می‌دانم
بعلم و فضل و تقی چون علی همی گویم　　بحلم و صبر و وفا حالیا حسین می‌دانم
فرید دهر ز به عبادت و تقوی　　نمیتر کنیت بخدا و مصلحین می‌دانم
ز زهد که برآن عقل و نقل بهم　　امیر خلق و شهنشه مشرقین می‌دانم

تراب درگه شان فی المثل گر اکسیر است
لب سر آب خضر بیشتر آب بحین می‌دانم

برای دفع تقم همه به شفا سقم
غبار خاک در کاظمین می‌دانم

لسببه جهت این هر دو ماه تابان را
مقام جان و تن و نفس و عین می‌دانم

ز بند آمده ام علم زا گان در را
در نجاح به خافقین می‌دانم

هذا ما کتب الی الفاضل النبیل
السید ابن عباس الحالبی تشکراً له

هنیئاً لک العلم الذی قد حُبیتَه
بفضل من الرحمن والله واهبه

ولا سیما الطب الذی انت اهله
وانک قوّام علیه وصاحبه

یقول فی مدح عباس بن علی بن ابی طالب علیهم السلام

باب به تنجح الآمال للناس
باب الشهید لعظم المجد عباس

باب اذا ما اتاه المرء مُلتمساً
حاجاته راجیاً ما عاد بالیاس

باب لدیه ملوک الارض خاضعة
اذ ما اتوه اتوا بالعین والراس

باب به الملائکة الرحمن زائرة
له وعاکفة فیه کحراس

باب لمن لم یصل اقصی منازله
وهم ولم یدرها عقال عقباس

الیه رحال عیس الوافدین مُنی
ونحوه شُدّ اقتاب واحلاس

هو الكمي الشجاع الباسل الندس ‏ ‏ ‏ الماضي العزيمة في الهيجاء كالعبس

اتت اليه جنود الكفر غاشمة ‏ ‏ ‏ والحرب تكشر عن ناب واضراس

كانوا كالنس وما فيهم خصائصهم ‏ ‏ ‏ كأنهم من تبابا قوم نسناس

لم يخلق الله لينا في عريكتهم ‏ ‏ ‏ وهم بقلب كصخر في الوغا قاس

الجور شرعتهم والفسق مذهبهم ‏ ‏ ‏ كلاب بادية اتباع خناس

ما فيهم غير ساه عن عواقبه ‏ ‏ ‏ عن الكتاب ودين المصطفى ناس

فقام والصارم البتار في يده ‏ ‏ ‏ الى اللئام كذي لبدين فراس

وجدل الحزب حزب الكفر اكثرهم ‏ ‏ ‏ من ناكثي العهد او غاد وكناس

وفرق الجمع والابطال تهرب من ‏ ‏ ‏ ضرب وطعن بجمع منه مياس

فدتك نفسي يا عباس من بطل ‏ ‏ ‏ ازلت عن ارض كفر كل ارجاس

وما بقيت نصرت الله محتسبا ‏ ‏ ‏ محامي الدين عن شك والباس

له مكارم لا تحصى عجائبها ‏ ‏ ‏ ولا يحيط بها اسفار اطراس

له المحامد العليا الشرف ‏ ‏ ‏ الا قصي وطود له من مجد راس

في الحرب باتر فتاك وراغمهم ‏ ‏ ‏ في السلم للمستنين الطاعم الكاس

قد طهر الله رمسا فيه مضجعه ‏ ‏ ‏ ما مسه قط من رجس وادناس

طابت شمائم ترب ضم اعظمه ‏ ‏ ‏ يفوح منه شذى الريحان والآس

قصيدة مدحية

سر نحو سامراء تخبر عجائبا | من صنعة الله لها غرائبا
في ارضها ثوى امامنا التقي | من كان حقا للنبي نائبا
ثم ابنه الطهر الزكي العسكري .... | صانا امر الهدى مراتبا
هما هما ذوو فضائل صيال | تصعدا من العلى مراتبا
اعطاهما الله من المجد العلا | والبهاء والسناء مراتبا
هما اقاما للهدى معالما | وكاد ...... حق ان تصير ذاهبا
لان بسيطا جور كل جائر | تحمل عليهما مصائبا
كانا من الله مقيمي الحجة | وثاقبي نجم وراي ثاقبا
ما عاد قط من اتى لديهما | خيبين او بعيد الكمان خائبا
اني اتيت بابكم يا سادتي | مستنجحا حاجتي وطالبا
فلا تردوا يا ائمة الورى | عبيدكم وقد اتاكم تائبا
ويا بقية الله في الورى | من صار من جور العدى غائبا
انت الامام الحق من بين الورى | وانت للكتاب صاحبا
طلب استرد الله من اهل التقى | العذاب والبلاء والمغاصبا
اني ضئيل من نفس وحائر | فما دهاني حب فيكم راغبا

مقيمي حجة

فداوني يا سيدي واعطني   شفاء جسمي عاجلا ومضارا

دنياي دار البلايا والرزيات   وما لها غير آفات وعاهات
الهم أولها والحزن آخرها   والوسط منها شديد في البليات
نبكي إذا ولدتنا أمنا وإذا   متنا علينا بكت أهل القرابات
وكلما ازداد فيها أهلها عمرا   كم يا منها الرزايا والمصيبات
نعتم لهوا لما يعروه من علل   ومن شدائدها في جل أوقات
ومرة همه من فقد عدته   وقلة الرزق فيها والمعيشات
وربما همه من نبو جيرته   والجور من عندهم في بعض أوقات
ومرة حزنه من بغض أسرته   وما يلاقيه من أهل المودات
وربما كان يشنوا أهل موطنه   ضغنا وحقدا عليه والعداوات
ومن يعمر ينكس خلقه ومضى   ما يستعين به من بعض الآلات
ذابت قواه فلا يبقى لصاحبها   ذوق المشارب منها والملذات
حتى اشتد دواعي الموت فاجئته   تغير من بعدها في خيل أموات
يمحو محاسنه ترابا ملحده   وصار طعمة ديدان وحيات
يا غم هذا مآل الناس كلهم   بل كل حي إلى دار البلى آت
فكيف تغتر فيها بعد ما ظهرت   لديك آيات موت إثر آيات

---

٢٠ ذي القعدة سنة ١٣٣٨ [illegible]

قلت في النجوى الى الكريم

يا حي يا قيوم يا متفضل — إياك أرجو دائما وأؤمل
أنت الذي أبدعتني وخلقتني — وإذا ولدت فأنت لي متكفل
توهت ما بي إذ كبرت عقيب ما — ربيتني صغرا وذلك تطول
وإذا سألتك حاجة أعطيتها — كرما ولم تمالك رد بمن يسئل
أودعت في لطيفة قدسية — سميتها عقلا لها أتعقل
وحفظتني من كل أمر فادح — وحللت عني عقد ما هو معضل
كم من عثار قد أقلت ورحمة — أنزلتها وكذاك بعد تنزل
وإليك يشكو كل يوم ضائع — معناك خيرك كل حين يرسل
وسعتني كرما بلطفك عمني — وأنا الذي من ذكر جودك أغفل
عرفتني أمر الهدى وشريعة — طابت ودينا واضحا هو أمثل
أوليت خلقك من نعيمك كلهم — فمن الذي عن شكر برك يجهل
فإليك ربي سعيت إنابة — وإلى جنابك بالتضرع أقبل
وجوارحي خضعت لعزك خشية — ولهيبة في القلب منك تململ
إن كان ذنبي قد تجاوز حده — فالعفو منك أتم منه وأشمل
فأتيت عندك تائبا متخشعا — مستغفرا فاقبل فإنك تقبل
وارحم على عبد كئيب ما له — من دون بابك مرجع أو معقل

یا ربّ ان اقصیتنی وطردتنی — فمن لی دون عفوک مأمل

یا ربّ کیف عذاب من هو ذاکر — ثنائک وهو لکلّ جرم مُعقل

یا ربّ کیف عذاب من هو عارف — بحمد وباله یتوسّل

یا ربّ کیف یخیب عبد سائل — منک النجاة ولیس غیرک یسئل

یا ربّ کیف تردّنی وانا الذی — ایقنت انّک مقصد ومؤمّل

یا ربّ فاغفر لی ذنوبی کلّها — واستر علیّ فانّ سترک [illegible] فانّ

یا ربّ عاملنی بفضل واسع — وافض علیّ ببرّ فانّک مجزل

رباعیات

ادب آموز تا عزیز شوی — کادب جوهریست تابنده
هر کرا بهره از آن دادند — تا ابد نام اوست پاینده

یا رب تو کریمی و منم عبد لئیم — من بنده عاصیم تو رحمان رحیم
جز رحمت تو نیست امیدم بکسی — دریاب مرا از کرم و لطف عمیم

بد کرده‌ام و بس خجلم یا غفار — بر معصیتم پرده بپوش ای ستار
در دامن رحمت پناه آوردم — زنهار بده مرا الهی زنهار

از بند غمم رها بکن یا حیدر — حاجات مرا روا بکن یا حید[illegible]

دریاب که درد کشش امراضم
از بهر خدا دوا بکن یا حیدر

قطعه

سر قدم کرده برو در حرم ابن بتول
که ز پا رفتنت آنجا مگر از بی ادبی ست

آنچه را اهل جهان کحل جواهر خوانند
سرمه خاک در سبط رسول عربی ست

قطعه

آنکه داری نظر بعمرو زید
ثمرے جز الم نخواهی برد

چاره کار تست پیش کسی
که ترا از عدم برون آورد

مناجات

دلم ز درد به تنگ ست یا علی مددی
بیا بیا چه درنگ ست یا علی مددی

ره بلا و مصیبت دراز و پای مرا
فتور و سستی و لنگ ست یا علی مددی

رسیده کشتی عمرم بموجه طوفان
بیا که خوف نهنگ ست یا علی مددی

ز اهل دهر پناهم بده درین میدان
که هر یکی چو پلنگ ست یا علی مددی

زمانه پیش من استاده از پی جنگ
بلا بنش همچو خدنگ از ترنگ ست یا علی مددی

فران ز پیش خودت کرد و تو لیس نقش
به نزد غیر تو ننگ ست یا علی مددی

بصیقل کرمت دور کن ز سینه من
در تو دافع زنگ ست یا علی مددی

بزیر سایه لطف و حمایتم درگیر
که غم به سینه چو سنگ ست یا علی مددی

رباعی مزاحانہ در دو بکر بلائے مکھی

مولے ترے دربار میں آیا ہوں میں　　غمدیدہ ہوں اور فلک ستایا ہوں میں
حلال مہمات ہے تری سرکار　　ہاں اسلئے حاجت اپنی لایا ہوں میں

قلت فی هجو الذباب

(جمع ذباب)
لهاء الذبّ فی ضرر وبوس　　اشدّ علیّ من یوم عبوس
فقد یدخلن بین فم وانف　　وقد یخطرن فی شعر الرؤس
وقد یهجمن مثل المجدبات　　الغرات علی الموائد والکؤس
ولا یعبدن الا الشمس وجد　　فعندی انهن من المجوس
(فهن الذباب من دین المجوس)
وما شیء اشدّ علی زروع (لدی)　　من ایام الذباب علی النفوس

ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ

مما قلته فی الحمد والنعت

الحمد لله حمدا دائما ابدا　　من لم یزل سرمدیا واجبا صمدا
حیّا قدیرا قدیما باسطا یده　　علی السواء الذی دین ومن جحدا
لا یقطع الرزق عمن لیس یعبده　　ولا یزید من استحقاق من عبدا

عمّ البریة انعاماً وتکرمةً ونعمةً منه لا تحصی لها عددا

لربنا کلمات لو جعلت لها المداد بحراً لما تمّت وقد نفدا

ثمّ الصلاة علی المحمود شیمته مُبشراً وامین الله معتمدا

رسول صدقٍ حبیب الله مؤتمنا مُبلغاً قائداً نحو الهدی رشدا

ادّی امانة ربّ العالمین الی الانام واوفی حقّها وهدی

نجی من اتبع الدین الحنیف ومن لم یتبعه یجد حرّ الجحیم غدا

ثم السلام علی نفس الرسول ومن الی ذری المجد والعلیا قد صعدا

هو الخلیفة حقّاً والوصیّ له نصّ الکتاب علی استخلافه شهدا

یا رب صل علی آل النبی الی ما لاح نجم علی افق السما وبدا

رباعی

اصحاب رسول اند چو انجم بمثل فائق از همگنان بقول اند و عمل

لکن بعضی چو زهره و مهر و مه اند باقی به صفاتند چو مریخ و زحل

برای حفظ کردن اطفال این چند بیت
در کیفیت مسائل کلیه نظم کشیده شده

اصول مذهب اسلام پنج است — نه بردار ای پسر از یاد آن دست

یکی توحید خلاق دو عالم — دوم عدل خدای حی اکرم

نبوت سومین چارم امامت — یقین دان پنجمین باشد قیامت

فروع دین ده است ای مرد عاقل — مشو از یاد آن یک لمحه غافل

زده تا اولین امر صلوة است — دوم صوم است و بعد از وی زکوة است

چهارم خمس و پنجم را تو حج دان — جهاد فی سبیل الله ششم خوان

ازان پس امر بالمعروف دانی — و هشتم نهی از منکر بخوانی

نهم باشد تولا با دِ سیدار — دهم باشد تبرا ای خوش اطوار

ازان پس لازم است از بهر انسان — که باشد دور از کردار شیطان

ز کذب و افترا و لغو و بهتان — حذر دار که هست این کار شیطان

اگر گوید کلام راست گوید — ره ناراستی هرگز نه پوید

به کم گفتن به کم خفتن کند سل　　بحرف هرزه و باطل کند ویل
سخن شیرین بگو با که بگوئی　　گهی عیب کسان هرگز نجوئی
مکن غیبت که آن فعل حرامست　　مده دشنام کاین کار عوامست
بره رفتن قدم آهسته بردار　　بجهال دنی گاهی مشو یار
سحر برخیز و فرض حق ادا کن　　بصد اخلاص ذکر کبریا کن
بخوان یک جزو قرآن حسب میسور　　که از قرآن شود قلب تو پرنور
ازان پس اتباع امر رب کن　　بامّ و اب سلام با ادب کن
بیا در مدرسه بنشین و درس خوان　　سبقهای گذشته باز گردان
برغبت اکتساب علم دین کن　　رضای حق درین باشد یقین کن
که قدر و قیمت مردم ز علم است　　بدان بی علم را بی مغز و بدست
چو علم آموختی هم حلم آموز　　که تا در دو جهان باشی تو بهروز
غرور و کبر را از سر بدر کن　　ز نخوت تا تو بتوانی حذر کن

بهر کاری توکل بر خدا کن   بهر حاجت بخالق التجا کن

ز خوف حق مشو یک لمحه عاری   که یابی در قیامت رستگاری

اسمای ائمهٔ طاهرین علیهم السلام

مقبول

امام اولین ماست حیدر   وصی احمد و ممدوح داور

حسن مولی ست بعد از وی حسین است   کزین هر دو جهان را زیب و زین است

چهارم آنکه شمس المشرقین است   امام ما علی بن الحسین است

امام پنجم و مولا است باقر
حضور ملت حق را است ناصر

پس از وی جعفر صادق امام است   که فخر زمزم و بیت الحرام است

امام هفتمین موسی کاظم   که ملک شرع و ایمان را است ناظم

امام هشتم آقایم رضا بود   که دائم تابع امر قضا بود

نهم مولی و آقایم تقی بود   دهم از هادیان دین نقی بود

جناب عسکری بعد از نقی بود   نبی را جانشین و هم وصی بود

پس از وی قائم دین حجة العصر   ولی حق امام و هادی دهر

از و قائم زمین و آسمان است — بلاشک بی وی انس و جان است

ز چشم ماست غائب گرچه الآن — ولی زو روشن است این جمله اکوان

چهارم ذی قعده ۱۳۲۶ بر [illegible]

مقالة في التواضع والاستكبار

اعلم ان الدنيا انما هي عبارة عن شيئين المال والاولاد ولذلك
نرى القرآن الحكيم والفرقان العظيم يذكرهما مراراً فيقول مرة
انما اموالكم واولادكم فتنة واخرى المال والبنون زينة الحيوة
الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير املا وربما
يقول لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك
فاولئك هم الخاسرون فعلم من ذلك انهما يلهيان الناس ويوقعانهم
في المهالك ويضلانهم عن سواء المسالك، وهما من الاشياء التي
يغتربها الناس، ويقع منها في الوسواس، وتفصيله ان ما يحول
الرجل عن وجد الحق، ويصرف المرء عن النهج السوي المطلق اربعة
المال والحسن والقوة البدنية والعلم اما المال فحاله ان اشتقاقه

دنیا در بها جا

من المال فهو دائما ميّالٌ ولا يستقيم على حالٍ من الاحوال، فمرة في يد زيد
واخرى عند عمرو ولذلك ترى كثيرا ان غنيا افتقر والمفتقر قد استغنى،
والمستغني زال عنه النعمة والخائب فاز بالمنى، وهذا من اوضح الواضحات،
واظهر المظاهرات، مما لا يحتاج الى تجشم الاستدلال واقامة البراهين و
البينات، فاذا كان حاله على هذا المنوال من التغير والزوال فهل
ينبغي للعاقل ان يحبه ويجعله ذخيرة لافتقاره، اوما رايت الحكماء المتقدمين
والحكماء الماضين، والروحانيين السابقين، والعقلاء السالفين،
من ابقراط وافلاطون الالهي وجالينوس وغيرهم ممن اجمع الناس على
كونهم من العقل والكياسة، والذكاء والفراسة، على اعلى مراتبها،
واقصى مراقيها، كيف تنحوا عنه مدة اعمارهم، واستطابوا ان لا يجعلوه
من بقايا آثارهم، انما تكفيك تيقظا وانتباها ما ورث من روايات
صحاح بل متواترات، واخبار صادقات، في احوال الانبياء و
الرسل، وهداة خير السبل، سيما نبيك نبي الرحمة، وائمة الدين
كانوا ساسة الامة، من الرغبة عنه وعدم الميل اليه على ان
المال ربما يهلك الانسان، ويتعبه تعبا لا يكاد يخلص منه الا بعد
تحمل الآلام والاشجان، فقد يسرق المال ويغتم به الرجل وقد يقتل

من كان يطمع منه ان يجعل ما له لنفسه فربما يقتل الابن اباه، وقد يجو
الاخ ان امر واخاه، وبالعكس، وكثيرا ما يحدث الافتراق بين
الاحباب، ويتشتت شمل من كانوا كاسنان المشط في الصبي والشباب،
وربما يقود الى الفسق والفجور، ويوقع فيما لا يرجى النجاة منه الا ان يرحم
التواب الغفور، فهل هذا شئ يليق بانسان ان يغتر به، او ما ينبغي
للعاقل ان يعقد عقد الحب ويديم النظر اليه، افحري بشان
ذى لب الاعتماد عليه والركون اليه، مع ما يرى من تداوله من
يد الى يد، وتقلبه من زيد الى احمد، فتبصر ولا تكن من الغافلين
وانتبه من رقدة الغرور ان كنت من العاقلين، واما الحسن
الظاهري والجمال الصوري، وتناسب الاعضاء، واعتدال الاجزاء،
فحاله ادون من الاول فانه كما يقدم مما لا بقاء له ولا دوام
ولا لبث على حال ولا قيام، بل قد يكون في يوم ويزول في غده
لعروض عارض من آفة ازالته، وطرو عاهة احالته، فكيف يجوز
للبيب ان يسكن اليه او ان يعتمد عليه، فيغتر به ويقع منه في
معاصي الله تعالى ويذهب من التيه مذاهب بعيدة ويمشي بطرا
واختيالا، بل هي نعمة من الله اللطيف وعطية كبرى منه يجب عليها
عظمى

شكره، ويلزم لها الحمد له ونشر ثنائه وذكره، والعفاف فيها و
الخشية من الله لها، فانه انما اعطاكها امتحانا، فلا تكن تجعل من
جهتها يوم القيامة محروما، **وأما** القوة البدنية فهي ايضا غير قائمة
وزائلة غير دائمة، لا تبقى على حال، بل تزول بادنى تقليل الغذاء
وتفنى بعروض سقم من الحمى وغيرها مثل الهم وغيره وايضا القوة
امر اضافي فما من قوي الا واقوى منه في العالم موجود، وما
من معتدل القوى الا واعدل منه مشهود، وربما رأينا رجالا ادعوا
كمالهم في المصارعة، وبلوغ الغاية في المنازلة والمقارعة واغتروا
بقوة ابدانهم، وشدة اركانهم، فاتاه رجل من امثالهم فتصارعا
فصرع من كان يتكبر ويتشمخ بانفه، ثم فر من هناك ولم ينظر الى
خلفه، وهكذا حال الاولين اي الحسن والمال فانهما كذلك
اضافيان فكل ذي مال فوقه غني، وكل ذي جمال احسن منه دونه
في الصورة والمنظر البهي، فاي محل الاغترار لعد ان وجدت
المثال لك او اقوى واحسن منك، وانما كان يجوز لو لم يوجد
لك نظير وعديل، وكنت في تلك الصفة منفردا ولم يلحقك
فيها شبيه ومثيل، **وأما** العلم فاني رأيت كثيرا من اهله

اذا حصلوا منه على شئ، يبذخون، ويزهون، ويشمخون بانوفهم، ويتكبرون
كتكبر فرعون وهامان، كانهم وجدوا اشياء لا نظير له فى عالم الامكان،
وفازوا ببحر لا ينزف، او بستان لا تصل اليه ايدى احد ولا اجناه تقتطف
مع ان فوق كل ذى علم عليم، وعلى كل ذى فهم فهيم، وكل ذى معرفة وحكمة
عارف وحكيم، وحق قول ربنا فضلنا بعضهم على بعض، فيا ايها العالم
المغرور بعلمه، المنخدع بذكائه وفهمه، انظر اولا انك انما اكتسبت
العلم من وجه الكتب المدونة، واحتجت اليها، ولولاها لما جاءك هذا
ابدا، ولو لم يدون العلماء السابقون عنك تلك الصحف والدفاتر، ولم يخلفوا
لك هذه الكتب واسرارها السرائر، لم تدر ان العلم ماذا، فكانوا افضل منك
يقينا واشرف، واعلم منك واعرف، فلماذا تصعر خدك، وعلى م
ترفع راسك، وتلوى عنقك، [illegible] وتمشى تائها كانك شربت نبيذا او ثمولا
انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا. وثانيا انك اذا فتشت عن
احوال نفسك وجدتها خالية عن كثير من العلوم التى هى عند غيرك من ابناء
جنسك، فان العلم بحر لا ينزف وبيداء لا تطوى، وسماء لا ينقطع
ماؤها وفضاء ليس له منتهى، فهل يجوز للخالى القاصر والعارى الحاسر
والخائب الخاسر ان يتكبر مع ما يرى من هو افقر منه واعلم واعظم منه
علما وفخرا، وثالثا ان التواضع من شان العلم، والتخضع من

فوائد

ثم سبحان اولی النهی والحلم، اوما تذكر واخفض جناحك من الذل،
ولا تسمع الی هدايته لا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحا،
فما هذا التطاول، والی م ذلك التغافل، اانت خير من الانبياء الكرام
الكرام، او الائمة العظام الذين اوتوا من العلم بحرا غزيرا ومن الفهم
نشبا كثيرا، ومن الحكمة خيرا وافرا، ومن المعرفة ذخرا متكاثرا افكانوا
مثلك مغرورين، او احسبت من احوالهم شان المتكبرين، اما
تعتبر باخلاق الائمة عليهم السلام، وحكماء ملة الاسلام علی
بن ابي طالب واولاده الفخام الذين كانوا معلمين من عند ربهم، و
لم يكن شي يخفی عليهم حيث ارادوا ولم يخف عنهم سر اذا شاءوا،
تكلموا في اي مسئلة احبوا ونطقوا وكل فتق ارادوا رتقوا ورتق احبوا
فتقوا، فما من غائب الا وهو عندهم حاضر، وما من حاضر الا واليهم ناظر
احوال السموات عندهم كاحوال الارضين غير خافية، وهواجس الخواطر
عند علومهم الغامرة الغامضة كالمراة الصافية، مع ذلك ان وقفت
علی سجاياهم الرضية، ونظرت الی خلالهم السنية وخصالهم العلية، وعاداتهم
المرضية، واخلاقهم الطيبة البهية، وانهم يكلمون الناس بكلام
لين وقول هين بين لا يترفعون عن الجمع ولا يستكبرون بالـ

يتغالطون بهم كأنهم من عدادهم محسوبون، او أقلّون منهم معرفةً وعلماً،
وتذكراً وفهماً، فلو كان الاستكبار والترفع من شأن العلم والعلماء
لكانوا احق بها واهلها لكونهم اشرف واكمل، واعلم وافضل،
من سائر العلماء، واعرف من كافة الحكماء، ولما لم يكن هذا من
فعالهم ولم يُر الاستعزاز من خصالهم علم ان التفرد بالعلم
والاستكبار به او التجاهل فيه والافتخار عليه شأن من لم يذق
منه ذا القدر، ولم يشعر ضرر الجهل، ولم يحصل منه على البر، ولم يتجاوز
من قشره الى مخه، بل لم يدر ماهيته، ولم يحس كيفيته، فان العلم
نفسه من شأنه التواضع وزوال التجبر ومن آثاره التذلل وارتفاع
التفاخر والتبختر - واني اظن هذا منهما بالعلم بل لو ادعيت العلم
لكنت صادقاً وان زعمت فيه اليقين كنت واثقاً ان الذين حالهم
الاختيال وتصعير الخد لسواهم من العلم في شيء، بل اضل من الانعام
في الجهل والغي، وتفاخرهم دليل ظاهر وبرهان باهر على نقصهم
وجهلهم وانما يفعلون ذلك لتخفى حقيقة حالهم وتلتبس على
الناس امورهم فلا تذهب ريحهم، والا فهي لعين واحد سقيمهم وصحيحهم
والا فالعالم الكامل، والماهر الفاضل، لا يعبأ باهل الدنيا

واطرائهم او اظهارهم واخفائهم اثناء واصلاحوه واثنوا عليه او
ذموه ونسبوا الجهال اليه، فانه مشتغل لشان غير شان، وليس
له حاجة الى ثناء الانسان فلا يكترث النبيه العاقل اماثل الناس
غيرام رغبوا اليه، وتفرقوا من عنده او جمعوا لديه، فان معه
غنى لا فقر فيه، وانس لا وحشة معه، وجمع لا تشتت له و
حضر لا جدب بعده، ونور لا تعقبه ظلمة، وراس لا تعتبه ثلمة
فتنح ايها المدعى للعلم عن الاستكبار اذا كنت في الحقيقة عالما، وبا عد
نفسك عن الافتخار ان لم تكن للعقل عادما، واعلم ان ما
قيل في سوائر الامثال من تواضع وقر ومن تعاظم حقر
قول حقيق بان يتلقى بالقبول وكلام حق جدير مقبول،

مقالة ثانية في اصناف الانسان

انى كلما افتشت عن احوال الانسان في زمان بعد زمان، وان تعمقت
ونظرت فيهم بالاستقباح والاستحسان، وقلبتهم ظهرا لبطن
لا قرء ما في الكتاب من العنوان، فوجدتهم على اربعة اقسام
الاول الجسم المطلق والثاني الجسم الملابس للروح والثالث

الجسم الروحانی والرابع الروح الجسمانی اَمَّا الانسان الذی هو جسم
مطلق هو الذی غایة مرامه وقصوی افکاره الاکل والشرب
کالاشجار والنباتات وامثاله هم الجهلاء واراذل الناس الذین لیس
لهم خبر من السماء والارض ولا العمق والطول والعرض فان تصوروا
الطول فانما هو طول قاماتهم او العمق فالعمق اعماق بطونهم او العرض
فهو عرض سطوح ابدانهم لا یعلمون ~~الفروع~~ الاصول والفروع و
لا یمیزون من الافنان الجذوع ولا من الاغصان الفروع فانهم
کالانعام بل هم اضل سبیلا وَاَمَّا الانسان الذی هو
جسم ملابس بالروح فهو من کان میله الی الشهوات ورغبته
فی الهفوات یحب الماکل والمشارب ویانس بالملاهی
والملاعب وقد ینتبه عن رقدة الغفلة ولیغتنم ما
بقی له من المهلة فیتدارک بعض ما فات حذرا من الیوم
الذی هو آت واَمَّا الانسان الذی هو جسم روحانی
فمن کان متوغلا فی العلوم مصرفا اوقاته فی اکتساب العلوم
ما ینور العقول ویضئ الفهوم ولیس غایة نظره اموال الدنیا.

وحطامها ولا يلهيه عما هو فيه عذلها وملامها، ولكن اذا بلغ
من مواده الى طائل، وحصل له الى الخير بعض وسائل، وتشرف من
الله بنائل، الهته النفس الامارة وخدعته بغرورها والدنيا
بخيانتها واغفلته عن الله تعالى فيظن نفسه عالما حكيما، وذكيا
فهيما، فيزعم ان الدنيا لا تاتي بمثاله، والدهر لا يصور
صورة يحذو حذوه فيغتر بذلك على اعماله وافعاله، ويغفل
عن اصله ومنشأه ويرغب عن بارئه ومنشئه مع ان
نشوه من ماء مهين يخرج من بين الصلب والترائب، وخلقه
من نطفة امشاج متشتتة يعافها الطبائع فيبقى مدة عمره في تلك
الضلالة، ولا يهتدي لدليل ولا دلالة، وهو في الظاهر
ولو كان من حيث الروحانية اقوى من الفلك، لكنه في الحقيقة
اخس منه بحق السبع المثاني، **واما** الانسان الذي هو
روح جسماني فمن كان سكوته فكرا وكلامه ذكرا وقوله
يصدق عمله وعمله يوافق قوله، لا يشتغل بالمال والاولاد
ولا يجالس الرعاع والاوغاد، ولا يهمه الا في العلم

الحقيقية، ولا ينشط الا بالمعارف اليقينية، فالعلم انيسه، والكتاب جليسه، ونتائج افكاره ابناءه، والاصول التي اسسها بناؤه، ماقوله الا التعليم، واخذ الاحكام او تلقين ما ورد من الله الحكيم، وما اعماله الا الاخلاق المرضية، والعادات الجميلة والاحسان السجية، ما دينه الا العلم، ولا دنياه الا الحلم، بالمنصاف، وصدره رحب كالبيداء الصفصاف، قلمه علمه، وافكاره خدمه، مداده عسجد، وصرير يراوده سجع وتغرده، فامثاله ينبغي ان يسموا بالانسان، ويليق ان يقال في حقهم انهم خير من الملائكة والجان، وهم الذين مدحهم الله تعالى بقوله قد افلح المومنون الذين هم في صلوتهم خاشعون والذين هم للزكوة فاعلون والذين هم عن اللغو معرضون هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون، اوليس القول بالمساواة بينهم قولا باطلا فكيف تحكمون

مقالة ثالثة في الخير والشر

قال الله تعالى وقليل من عبادي الشكور وقال عز من قائل ما وجدنا
لأكثرهم من عهد وان وجدنا اكثرهم لفاسقين وقال وما آمن معه الا
قليل وكذلك آيات اخر، واخبار روتها الثقاة من اولي الخبر،
مدح فيها القليل وذم فيها الكثير، وهو مستبين ظاهر للناقد البصير
والعاقل الخبير، وليس ذلك الا لأن الخير في الدنيا قليل عددها، و
الشر كثير مددها، وذلك قانون من الله كلي، وقاعدة برهانها
جلي، وهو ان يستبين بحسن الخير وقبح الشر، وشرافة النفع
وخساسة الضر، ولأن الخير زبدة الاشياء وخلاصتها، ومخها
وسلالتها، ولذلك ترى في العالم اناسي كثيرة، واشباح
الرجال باعداد غير يسيرة، ولكن الصلحاء منهم كعشرة من الف
بل كعشرة من مائة الف، ثم الصلحاء العلماء منهم فلخمسة منه بل
كخمسة من مائة الف، ثم العلماء العاملون على علمهم بعلمهم، و
المصدقون قولهم بحسن عملهم، والمستيقظون في جميع امورهم، و
المسلمون الناس عن شرورهم، فعدلهم فيها كاثنين من الف
بل من مائة الف، وذلك غير مختص بالانسان، بل هو عام بجميع
ما في الاكوان، من الملائكة والانس والجان، والنبات والجماد و
الحيوان، ولكن الانسان اشرفها وجودا ومثالا، واعدلها

شيئاً وتمثالاً، بل يجري الخيرية القليلة والشرية الكثيرة في كل شيء من
الاشياء الكائنات. وفي كل صنف من اصناف الموجودات، افلا ترى
ان المعز الذي هو طاهر حلال بقبيل الزكوة لا تلد الا واحداً او اثنين
عن ما يقبل الزكوة
والخنزير الذي هو نجس حرام تولد منه ربما سبعة او ثمانية. وما تكون من اختلاط
العناصر الاربعة تحت الارض اشياء كثيرة كالزيبق والزرنيخ والاسرب
والزجاج والنحاس ولكن الذي ينتفع به الناس خالصاً من دون شوب الغش
في النقود الرائجة والاموال الرابحة قليل وان هو الا الذهب والفضة، و
كذلك ترى الاشجار المثمرة كم تنور ولكن الانوار التي تبقى الى مصيرها
ثماراً قليلة جداً ثم التي تتحول الى الثمر كما قد يرجى ان ينتفع به البشر ربما
يضيع منها نصف وثلثان وهو ظاهر مشاهد في الاعيان ولا تبقى
الى الكمال مما يتفكه به النساء والرجال الا الثلث الباقي ثم ما يبقى الى النضج
وحلو الذوق الذي يلتذ به الناس الا نصف الثلث او اقل منه تقريباً
وكذلك كل ما يشرب او يطعم ويلتذ به ويتنعم فقد والطعم اللذيذ والمشرب
العذب ليس الا قليلاً وهو ما جعله الله على حسن الخير دليلاً اما
ترى الى البحر الاسود وطوله والعرض احاطته مثلثة ارباع الارض
كله مالح اجاج مضر بالصحة ومغير لاعتدال المزاج لا شوله فيها

ما يتولد في الماء العذب هو بالنسبة الى المالح ليس على تمام وجه الارض
الا نصف عشر العشر وكذا المشمومات فان الانوار الطيبة والازهار
تكون في كثير من النبات والاشجار ولكن الانوار التي لها رائحة طيبة
واريج فائح مما يطيب النفوس ويفرح القلوب ليست الا اقل من القليل
وهكذا حال الاشياء كلها والكائنات جلها فلا تغتر ايها الانسان
الذي غره الكثرة في العدد والزيادة في المال والولد على كثرتك فان
تلك الكثرة غير مفيدة لك بل قد يضرك ولا يسرك والى هذا اشار الحكيم
في كلامه العظيم الهاكم التكاثر حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون
ثم كلا سوف تعلمون اما ترى الى قارون وماله وكثرة مفاتيحه
ما تنوء بالعصبة اولي القوة من رجاله هل انتفع بها شيئا كلا
والذي فلق الحبة وبرء النسمة بل اضره كثرة الاموال حتى
خسفته تحت التراب والرمال وعلقها في اسر العذاب الاليم وحبسها في سجن
العقاب المقيم انظر الى السلاطين الماضية وكثرة افواجهم كيف مضوا
من الدنيا ولم تنفعهم الكثرة بل اخذوا بما اكتسبت ايديهم من المحن الفتن
والذلة والغربة وبقي عليهم وبالها الى ابد الآبدين ودهر الداهرين

فلينتبه الّذين هم في صرعة الغفلة ونومة الجهالة وحيرة الضلالة و
يعترضون على الفرقة الحقة المحقة الامامية بان عددهم قليل والمخالفون
لهم كثير عدداً وعُدداً واعداداً ومدداً ويتفكروا في لب الامر وحقيقة
الحال وينظروا الى ما يُنتجه الكثرة من خيبة المنقلب والمآل فانّ
كثرتهم لا ينفعهم ابدا ولا يجدي احدا فالخيرية ليست منوطة
بايدي الكثيرة بل انما تتعلق بالقليل واليسير اما ترى الى الانبياء
وعددهم بالنسبة الى اعداد جميع الانسان من بدو خلقهم الى يوم
يقام فيه الميزان فانّ عددهم محصور معدود وعداد ما عداهم
غير محدود واما غيرهم فهل يضرهم قلتهم او ينفع غيرهم كثرتهم
لا والله لا هكذا الامر ولا اخبرنا من جانب العقل بمثله بل الحق
الصريح والرأي الصحيح والصدق الّذي لا يشوبه كذب والحقيقة
الّتي لا يعتريها باطل غير ما زعم ودون ما ادّعي فليستمع ذو
الاذان الصحيحة بما حررته ويعي وهكذا عدد الاوصياء للنبي
الهاشمي والرسول الابطحي بالنسبة الى عداد امته فانّهم اثنا عشر
لا غير ولا ريب انّ اوصيائه خيار امته كلها بل خيار الناس كلهم

فای فائدة فی کثرتکم، وای ضرر لنا فی قلتنا، وانه مزید للشر وبلها
فی ملتکم وانه نقیصة فی ملتنا، والی هذا ناظر قائلهم حیث یقول

تعیرنا انا قلیل عدیدنا فقلت لها ان الکرام قلیل
وما ضرنا انا قلیل وجارنا عزیز وجار الاکثرین ذلیل

والیه ناظر قوله تعالی کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة
باذن الله ولولا ذلک لضاع حسن الخیر واضمحل وقل
قبح الشر وبطل واما الان فلقلة وجود الخیر اذا وجد احد
وضعه علی الراس والعین ویوزنه بوزن العسجد واللجین وجعله
کالروح للبدن او النور للباصرة ویحبه بقلبه محبة ظاهرة
الا ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله

هذا ما کتبه الی العالم العلامة الکامل الاوحد
الشیخ محمد مهدی الکشمیری الکربلائی بکربلاء علی صاحبها الاف
التحیة والثنا ادام الله عز مولای الشیخ المتفرد فی محاسن سجایاه
ولا کالجوهر الفرد والمتارج نفحات انفاسه الطیبة ومزایاه
ولا کالعبهر والورد المشید ارکان مجده ولا کالصرح الممرد والمنا...

بناء عزه الاشمّ ولا كالحصن المحوّط . الراسية جبال مناعته ولا كالتلال
الرواسي . السامية اصول براعته ولا كالحكيم النطاسي . الطائر صيته
في الآفاق ولا كالرقيم المسافر . السائر نعوته في الحذاق ولا كالمثل السائر
البالغ فروع مآثره الى ذروة السماك الاعزل . والفارع لواء مفاخره
الى منازل زحل . المتقن لقوانين الاصول . والضابط لضوابطها
من بين الفحول . يلتقط من فرائد الفاظه جواهر الكلام . ويستنبط
من فوائد بيانه شرائع الاسلام . ويحفظ من تبيانه روائع الاحكام
اذكاره ذكرى لاولي الابصار . وافكاره تبصرة لاهل الاستبصار
مبسوطه باعث لنشر ادلة الشرع والبرهان . ومضبوطه قاعد لتحرير
معارف الاتقان . نادية تدريسه حدائق ناضرة . ومجالس انسه
رياض زاهرة . لو بدت لمعة من انواره لاهل الذكاء . لاخجلت
البدر التم وابن ذكاء . عمله تهذيب عناوين التلقين . وقوله ترصيف
قواعد عقائد الدين . بيانه الوسيع كاشف الغطاء عن وجوه عقائل الاسرار
وخطابه اللامع مغن عن المصباح في افاضة الانوار . اذ نثر درره
زاد في بصائر المستبصرين . وان نظم يواقيته في بعض المواقيت اوضح
لهما للمسترشدين . سلوكه في منهج الرشاد . ايضاح لمسالك الارشاد

بدره اندية

تمهيد

واحيائه معالم الاقتصاد ٭ اعداد لزاد المعاد ٭ فلو يجد كاف عن التبيين
وتوضيح شاف لذوي اليقين ٭ ان كشف يوما عن سرائره او ابدى
بعض حبات ضمائره ٭ ليصل الى منتهى معناها غوص الفطن ٭ ولم يبلغ
نهاية مغزاها بعد الهمم وان طال العهد وبعد الزمن فالاحرى لي ان
اطوي كشح الكلام ٭ الى تبليغ التحية والسلام ٭ واصرف عنان الكلام
الى التماس السمع والاجابة ٭ فان تلقاه مولاي الشيخ بحسن القبول فهو
المامول ٭ وقصوى الحاصل والمحصول ٭ وان كان بسلام لا يليق بباله
ومثلي لا يستحق لخطابه ٭ ولكن لو اعارني بعض النظر ٭ وناولني لفتة
منه ولو كلمح البصر لا يبعد عن مثله ٭ ولا يعز على كريم عمله …
عند شيمه الرضية ٭ ولا يتعذر لدى خيمه الزكية ٭ لما قد طابت اخلاقه
كما طابت اعراقه ٭ وذكت نعمه كما قد ذكي طبعه ٭ وحسنت سيرته
كما قد كرمت سريرته ٭ وعلت مكارمه ٭ كما قد زهت معالمه ٭ وصفت
خلاله ٭ كما قد صحت خصاله ٭ واضاءت آثاره كما انارت اطواره
وراقت ظواهره ٭ كما فاقت مآثره ٭ وتاقت صفاته ٭ كما تجلت
اوقاته ٭ فان الشمس مع كمالها في الضياء ٭ ونشر نورها في كبد السماء
لها على الارض يد بيضاء ٭ فتضيء وهادها كما تضيء انجادها

وتشرق على اهاويها · كما تشرق على عواليها · وتبسط انوارها
على العشب والحشيش · كما لا تمنع اضواءها من النخيل والعريش ·
وان السحب الغوادي · تمطر سواءً على الحواضر والبوادي · وان
صوب الهواطل · والغيث الوابل · كما يصيب الارض المخصبة · كذا
يجود على البقاع المجدبة · ولعل الشيخ الجليل تعجب من غيبتي الى
ذلك الزمن الطويل والوقت المديد · ويتحير في عزوبي الى هذه الساعة
وهو من مثلي بعيد · ولكن لو تامل فيما انا فيه من تناوش اسد الخطوب ·
وتهارش سباع الكروب · وتطاول اعناق الطوائح · وتداول اكف
الجوائح · واشتداد الاسقام حينا بعد حين · وامتداد حبائل الالام
ونشوب مخالبها في الوريد والوتين · لاعذرني لا انذرني · و
ادناني لا اقصاني · ولوى الي لا طوى عني · وليقربني لا يبعدني
ووصلني لا فصلني · ووازرني لا هاجرني · وشملني لا
عزلني · وصرف الي العطف · لا سامني الخسف · ولولا اصمتني
نبال الاوجاع · وقطعتني سواطير الهموم من كل خفض ويفاع ·
واسرعت الي الكلف من جميع الزوايا · ودارت علي رحى البلايا
ولسعتني افاعي الحميات · ولدغتني عقارب حمة الحسرات · ولولا ان بت
فوق العقارب · واصبحت بين انياب المتاعب · لما فارقت كنفكم

لعذرني لا لعذلني

الملتقى

المنيف ، ولا زايلت ذلك البلد الشريف ، ولا هاجرت الحمى المحروس ذا
ولا جاورت الحد المنحوس ، ولا نابطت عصا التسيار من ربع
اليه آباط الآبال من كل فج عميق ، ويساق اليه الضوامر من كل جو سحيق
ويُهجر للوصول اليه الليالي ، ويبذل للنزول به المهج فاين اللئالي
ويصرف للحصول به النفوس ، فضلا عن الفلوس ، ويقتحم دونه خطار ترخص
دون ان تجرّعه اللجين والنضار ، ويتحمل للورود اليه المشاق وان
بلغت القلوب الحناجر ، فضلا عن ان يجاب له البيد او تطما له الهواجر
ولكني لما رأيت ان صفر الوطاب ، وحل المصاب ، وخوى الوفاض
وبدى الانفاض ، ولم يبق في سوى حشاشة من النفس بين الضلوع
ولا ادوف ومق من المهجة في ادية الروع ، وطال الهجوع ونضب الدموع
والتفت الساق بالساق ، وبلغت الروح الى التراق ، ولم اجد
ههنا من راق ، ولا مهربا ولا المساق ، وتيقنت نزول
وحلول ما الابناق ، ازمعت على الشخوص ، والقلب من بينكم ملتهب
وعزمت على النهوض والنفس من بعدكم تطير شعاعا وتضطرب
~~عجلت الى النهض وقد حلق الاثنان منجل~~ ، والاحشاء من الفراق
تحتدم ونار الغضا بين الاضلاع تضطرم وعجلت الى النفر

وقد خلق الانسان من عجل : وأملت الخير في الرجوع والمرء عبد لطول
الأمل : وجزعت ما جرى علي : والمرء جبل هلوعا : اذا مسه
الشر الأمر جزوعا : ولا عوض له خير الادعاء منوعا : فالآن
اعض بنان النادم حيث لا ينفع الندامة : والوم نفسي واين
تجدي الملامة مع : اني لست ممن انسى ما هم علي منكم من سوابق
الكرم : وبلد الي من غرائب العوارف والنعم : وجبرتم كسر فوادي :
وأنتم شعب الكبادي : وسعيتم لانجاح مرادي : وجهدتم في نشر الايادي
فلكم علي منن لا انساها : ونعم لا احصي عدادها : وما املك لكم
في جزائكم الا الدعاء : ولا عوضا الا ذكر جميل الثناء :
والمرجو ان تطلب لي من الله الكريم الى تلك البقعة المباركة والروح
المقدسة لا عود الى كنت فيه من الابتهاج بالنظر الى وجهك البهيج
والانتشاق لشذى اخلاقك الطيبة ذوات التضوع والاريج والتنسم
واتنسم روح شمائلك الزكية : واتروح بريا شمائلك
البهية : وأبسط النجح كما في الخلق من : واقذي ما في العين من القذى
واخمد ما في الحشا من اللظى : واثرد ما بين جنبي من الجوى

داعالج ما اثر في النوى، لعل الله يحدث بعد ذلك امراً ويزيح
عني ضيراً ويتيح لي خيراً ويقدر لي لقياكم والتشرف بزورة
محياكم ان شاء الله والسلام ٥ رقعة الى السيد محمد مهدي ابن
المولى العلامة السيد طيب باقر الهندي المقيم بارض كربلاء على صاحبها
الاف التحية والثنا بعد الرجوع من سفر العراق

سلامٌ على ذي مخبة ومآثر ، وصاعدِ مرقاة العُلى والمفاخر
سلامٌ له فوح العبير نشره ، ونضرة ازهار وريا العواطر

اُقدمه واهدي، الى اخي الفاضل محمد المهدي، ناصع المجد واسع الايدي
راسخ الودّ، واثق العهد، طيب الاردان، طاهر الاذيال، زكي الاعراق
ظاهر الكمال، محموق الاخاء، موفوق الولاء، لين العريكة، دميث مرموق
الجانب، الممدوح على السن الاقارب والاجانب، زين الاندية والمنا
وشرف الامكنة والمعاهد، من اذا انطق اعجم المصاقع البلغاء
واذا افلق اعيى المبرزين الخطباء، ان خطب انفذ وابلغ، واذا الـ
صيره ابن ساعدة الثغ، اذا فاه بالفكاهة عقد على مقول ابي نواس
وان اظهر الذكاء عقل اريحية ابن عباس، واذا انشد فانه

كميت او ابو فراس، واذا رجز فهو اخطل او ابن مرداس، اذا استبق في
الرهان، حاز خصل السبق في الميدان، وان كشف يوما عن عقيرته
اقر له الجرير بجريرته، وان ابدى عن بعض قليل فضائله من الكثرة،
اذعن له الغزالي وابن اثير، او ابان عن ملح نكاته، ورفع القناع
عن بعض محفوظاته، حارت له العقول، وتاه فيه الجهابذة الفحول،
رصده الله بعينه التي لا تنام، وحرسه بعزمه الذي لا يرام، و
حماه عن مقاول اللوام، ووقاه عن اعين اللئام، ورقى به الى
ذرى الكمال، وعلى به الى اسنمة الفضل العال، وسمى به الى اقصى
المراقي والمصاعد، وورد به على سائغ المناهل واعذب الموارد،
واذاقه حلاوة العلوم والمعارف، وصرف عنه الحوائل والصوارف،
مع من ضمته تلك المرابع، ورقته هاتيك المشارع، التي تباهي
ارضها ارض الجنان، وتفاخر رياضها على روضة الرضوان، وتهزء
ذراها على زهر النجوم، وتغمز حصاها على الدر المنظوم، تفوق
رباها على قلل الطور، وتروق سطورها في اعين النجل الحور، وتزدري
خضرتها على الفلك الاخضر، وتعير نباتها بنبات الفردوس
من نخل وشجر، تخجل ماؤها ماء الكوثر فاين زمزم، وتضحك بيوتها
على البيت المعمور فاين البيت الحرام، ترابها اقدس مقصورات

خيام دار الأنس، وهضابها مهبط ملائكة القدس، سككها منهج صقع

الرشد والهدى، وزقاقها مدرج الجود والندى، قصورها متناهية

إلى قوائم العرش العظيم، ودورها مضاهية لمقاصير جنات النعيم، دوحها

مروح الأرواح، ونسيمها مزيح الأتراح، وشميمها مبيح الأفراح

قطانها يضاهون بالأملاك، وسكانها يماثلون بأهل الأفلاك، يماثلون

نفوسهم زكية، وجيوبهم نقية، ومنازلهم علية، ومناهلهم روية، أحوالهم

مجموعة، وأقوالهم مسموعة، وأدعيتهم موصولة، وأعمالهم مقبولة

حسناتهم مذخورة، وسيئاتهم مغفورة، أفعالهم مرضية، وأشغالهم

حلومهم لا تحتاج إلى قرع العصا، وفهومهم لا تفتقر إلى إنشاد الضيا

أجسادهم عنصرية، وأرواحهم نورية، جوارحهم مكفية، ومآربهم

مقضية، فطوبى لهم وحسن مآب، ومرحبا بأولئك الأصحاب

فقد لزموا بابا يدخل منه رحمة الله الكريم، والتزموا ركنا

يحيط به فضل الله العميم، وأقاموا ببلدة يسعد فيها الشقي، ويحيا

فيها الردي، ويقوى بها الضعيف، ويغاث فيها اللهيف

ويعز بها الذليل، ويشفى بها العليل، ويحيى فيها السقيم

يحيى

عن الجاني الاثيم ، ويجل بها الحقير ، ويغنى فيها الفقير ، يسكب عليها
من شآبيب رحمة الله سجال ، ويصب على ارضها ديم الافضال ،
وبعد فاني منذ فارقت هذي الربوع ، وقادني الى موطني النزوع ،
وودعتها وفي قلبي من بعدها جمر الغضا ، وتركتها وقد ضاق علي
الفضا ، وهجرتها ما بين سخط ورضى ، اما الرضا فلما جرى به القضا ،
واما السخط فلهفا على ما سلبت من خير ما مضى ، والله غالب
على امره ، وحاكم على قدره ، والقلم قد جف بما هو كائن و
حكمه نافذ في كل موالف ومباين ، لا يطيق احد فيرده ، ولا يقوى
فيمنعه ويصده ، اتقلب في نكبات الدهر الخؤون ، واتردد بين
اقسام الشجون ، واتحول في انواع الدواهي والحدثان ، والوان الهموم دوائر
والاحزان ، والمرض بجسمي حليف ، والسقم بعظمي اليف ، سلبت
مني ملابس الدعة ، وقطعت عني حبال السعة ، وغودرت بين
اسنان البلايا ينهشن لحمي نهشا ، وجرحت بين مخالب الرزايا
يخمشن وجهي خمشا ، ما تنقضي ساعة الا ويجدد لي من الآلام
ثياب في اثر ثياب ، ولا يمضي اوان الا ويكشر لي من الدهر ناب
واي ناب ، ويفتح علي من النائبة باب ، وما ادراك ما هذا الباب
ويوجر في فمي من علقم الزمان وصابه ، وما انباك ما هذا العلقم والصاب ،

وليس المشتكى من الله الا اليه، ولا ابث حزني وبثي الا لديه، و

هو كاشف غياهب الهم، ومفرق كتائب الغم، وهازم جنود الملل، و ظلم البهم ومفرج

معدم وجوه العلل، والجابر لما انكسر ووهى، والمحيي لما اندرس و

معيد لما افناه، ومقيم لما حناه، ومجدد لما ابلاه، وراد لما مح

ومشيد لما هدمه، وساد لما ثلمه، مروج لما عطله، ومصدر لما ابطل

ومنشر لما اماته، ومدرك لما فاته، هو المرجو لانالة كل خير، والما

لازالة كل ضير، ولاني كلما طلع علي يوم جديد، وقيل له هل

امتلأت وتقول هل من مزيد، ما وفقت لرسم كتاب اليك، و

القاء خطاب عليك، ولم يساعدني الطبع الكليل، ولم يعاضدني

القلب العليل، ولم يدعني السهر الطويل، ولم ينحط عني العبأ

الثقيل، ولا امتد لي اليراع، ولا اتدلي الباع، ان انشر ما انط

عليه احشائي، او اشرح ما اجمله اقتضائي، و ابدي من ضمائري

او اكشف عن بعض سرائري، واكتب اليك الكتاب بالي، واصح

شتات احوالي، او استطلع عن كيف طبعك الشريف، و

استكشف عن ذاتك المنيف، وقد كان علي نشر العرائض من

لاسيما نظرا الى ما بذلت لي من الطاف الجليه، و وهبتني من اعطا

الجليه، وصرف اليّ نظر الشفيق الرؤف، واعطيني من قلبك ما
يعطي حب صديق عطوف، فوالله لا انسى ابدا شرائف خصالك، ولا طرائف خلالك
ولا العز ما عطفت اليّ من مصافاتك، ووقفت عليّ من صداقتك
وموافاتك، فانها صارت في قلبي كالنقش على الحجر، وسرت في لحمي
كالحلقا الاحمر، ودبت في ضلوعي ونحوري، ودرجت في اعضائي وجوي
وبعد اللتيا والتي فاترصد من اوثق احبتي، والصادق في محبتي
اعني به جنابك العال، وذلك الشريفة الحائز لقصبات الكمال ان
لا يخيبني في رجائي، ولا يقطع املي في صدق اخائي، بل يشرح
لي من احواله السالمة المعافاة من كل سوء ان شاء الله شرحا بسيطا،
ويبين من اشغاله الصحيحة بيانا وافيا محيطا، ويبلغ مني تحية محفوفة
برضا الله وتكرمة محاطة برحمة الله، وسلاما عائدا راجعا تكرمة
ايابا ذهابا، ويقبل الارض بين يديه بدلي شرفا منا ما راعانا
مولاي وسيدي الجليل، والحبر الغطريف النبيل، والماهر العريف
البالغ من المجد قصواه، والفارع من اعلام العز الى ذراه،
الكامل الاكمل وفاق مولانا السيد كلب باقر ادام الله علوه و
ابادمن الدهر علاه ان شاء الله، والسلام وهو حسبي ونعم الوكيل

هذا ما كتبته الى المولى الجليل الجابر الجليل المفاخر السيد باقر
الجابلقي المقيم بالمشهد الحسيني على صاحبه الصلوة والسلام الى ...

الحمد حمد الله على كل حال سرائها وضرائها وشكره على كل نعمة خفضها وسا
والثناء عليه في جميع ازمنة شدتها ورخائها وذكره في كل آونة كدرها وصفائها
فانه هو المحمود انعم او سلب وانما هو المشكور له منع او وهب والمتضـ
قرب او ابعد والممدوح له اوعد او وعد ان اجاب داعيا فمن
وان خيب سائلا فبحكمته ان اعطى سائلا فهو فضله وان
طالبا فهو عدله لا يحق لاحد ان يسخط على قضائه ولا يسوغ لذي نفس
ان يخرج من ارضه وسمائه ونعت الصلوة على احب سفرائه واوثق
امنائه وخاتم انبيائه ومتمم خلفائه والسلام على الاطيبين
اوليائه والانجبين من اصفيائه الى القاسم محمد و
ما تبع الاثر عينه والف النظر عينه فان العبد المكتئب
المحفوف بانواع المصائب الممنو بالمحن الصعائب المجدل تحت جبال
الاوصاب التي طالت اجرامها وشيد اساسها ورست جبا
وعلت اطلالها وخفقت الويتها وسالت اوديتها وثبتت

بكاياها، ومارت سجوائها، ودبت عقاربها وحلت شناعبها
وهنت افاعيها، وتوحشت دواهيها، وحققت غدران العيش
الرغيد، ونضبت مياه [بعيون] الجد السعيد، وذهبت بجملة
الطوار الشرور، ومحت جميع آثار الحبور، ونشرت رايات الشرور
واذنت بوداع الخصب عن ارض الفؤاد، واهنت بارتفاع ريح
الفساد، من كل بقعة وناد، وقاطبة تلال ووهاد، منذ
ثار في باب المراد، وودع تلك البلاد، وركب غارب الاغتراب
وهجر مجالس الانس وترك الاصحاب، وسار الى ارض الهند صفر اليدين
ورجع الى الوطن بخفي حنين، لم يرخصه الزمان، ولا وسعه الامكان
ان يمس انامله الاقلام، ويكتب لديهم ما جرى له من ايدي الايام
لما احاطت به الاسقام من كل جانب، وغشيته الليالي السود وظلم
الغياهب، ولم يزل في نزول وهبوط، وتكدير وحبوط، وتقلب
في قوالب الآفات، وتخلل في مصاب [مصاعب] النكبات، وتفتت من
البال، وتشتت من الحال، وانحراف المزاج عن الاعتدال

وتراكم غموم الاعتلال وشيوع الاهوال وظهور الاختلال الى
ان امتد الزمان ولم آل جهدا من ان اسرق منه بعض الاحيان
فاشتغل بتسطير كتاب واخلو لتحبير خطاب ليتبين لكم بعض ما
وتقرر عليكم من مرجعي ومآلي ولعلكم تظنون انى نقضت
العهود ونسيت الوعود وسلكت مسالك من نبذ الميثاق وراء
ظهره وقطع الاخلاص بتجاوزه عن نهج الحق وطوره واثرت
الجفاء على الوفاء واخترت الميل على الاستواء حاشا ثم حاشا
من ان يسرى الاخلاف في معادي او يدخل القصور فيما عقد عليه
فؤادي او الوي عن محبين طالما انسكب منه هوامر العوارف او
اغدر بمنعم كثيرا ما امطر على سحائب العواطف او انسى زمانا كنت
مستبشرا فيه بالنظرة الى محياه ومستبصرا بالوصلة الى الفاظه
ومستفيدا من نكته المليحة ومستزيدا الملح الفصيحة ومستفيضا
موردا من سلسل كلامه العذب القراح ومترديا من سلسل بيانه السائغ
القراح ومحتميا بكنف حماه ومجتنيا القطوف جناه

او اغفل عن مراحمه الموصولة وقد عمّتني او اصفح عن مكارمه المبذولة وقد غشيتني
بل ربما اتلهف على ذلك الزمان الذي مضى واتلهث على الوقت الذي
انقضى فقد كنت فائزا فيه بفوزين فوز الدنيا وفوز الآخرة
وحائزا الجد من جدة باطنة وجدة ظاهرة فيا لساعة كنت الثم
فيها تراب حرم الامام الذي فاقت ارضه ارض بيت الحرام واجلي
منه صداء الكلف عن صفيحة القلب المقلوب وابسط به شجو الفؤاد
المكروب ولي من النظر الى الضريح المقدس ملأ العين نور
ومن التعلق بالباب المطهر ملأ القلب حبور ويا للايام لو قوبلتها
الدهر بجميع ايام عمري لما عدت منه بصفقة مغبون ولما حصلت
فيه على خسران تبين للعيون فان تلك الايام لا تماثلها الاعوام
وتلك الليالي لا يساويها في الثمن اليواقيت واللآلي واني هيهات
ان ابات لا اتقاربها في القدر الوف سنوات واني لو اعيدت لي
ذلك الزمان ثم خيرت بينه وبين ملك سليمان لآثرت
للكل من بينها الاول لما عليه المعول فان الآخر خيري الدنيا والدولي

والباقي أحسن مما يبلى ۞ لكن الحذر في هذا الباب واضح بين والعفو
عندكم سهل هين ۞ فارجو من نشئى أرجكم ومبلغ حلمكم ان
تصفحوا عما سلف من التسويف في رسم هذه الرقعة بحق تلك البقعة
المباركة وصاحب البقعة ۞ واطلع لما يرد منكم مما يشعر باجتماع الحال
واعتدال كيف الطبع وفراغ البال ان شاء الله تعالى ۞ وبه التقو
٢٣ جمادى الاولى ١٣٢٩ ۞ اياه استعين ۞ فهو نعم المولى ونعم المعين ۞

عدا ما كتبه الى مولاي الشيخ العلامة الاوحد الحبر المعتمد السيد نجم الحسن دام ظله

اقدم اولا الى مولاي الهمام ۞ اجمل تحية وافضل سلام ۞ والعف
اليه من التعظيم والاكرام ۞ ما يليق بجنابه الرفيع ومحضره السامي ۞ وان
هو الا اساءه بادم اخرست لسانه الندامة ۞ وتحيرة خاسر رجعه
بالغرامة ۞ لما ابطأ في القيام بمفروض الكتابة ۞ واخرني تقبيل
الارض بين يديه بالخضوع والانابة ۞ وقصر في الخدمة مع كونه
من العبيد ۞ وتثاقل في النهوض بالواجب وهو من مثله بعيد
وغاب عن مولاه زمانا استوجب به العتاب بل العقاب ۞ وذهب عنه

حيا اوجب عنه الاضراب بل الاقتضاب ، وتهاهل فى اداء
ما لزمته من المواصلة ، فضلاً عن المراسلة ، وتشاغل عن قضاء
ما كتبت عليه من المحاورة ، فضلا عن المجاورة ، وحققت له الملازمة ،
فما بال المكالمة ، ووجب عليه القيام بين يديه ، فما بال عرض السلام
عليه ، وثبت عليه مداومة الحضور فاين تحبير السطور ، وفرض
عليه لزوم الباب ، فاين توجيه الكتاب ، وقد عزمت مرة
بعد اخرى ، وكرة بعد اولى ، على ان اشرح بعض احوالى ، وافصح
عما سنح ببالى ، واعرب عن ضمير انعقد عليه القلب المكتاب ، وابدى
عن خاطر احواه الفواد المصاب ، واوضح لديكم من سوانح الزمن
ولوائحها ، والمح الى جزء من شوارد المحن وسوارحها ، ولكن الزمان
ذو غير ، وتقلبه ادهى وامر ، وتصرفه من حال الى حال ، وتحرفه
عن منهج الاعتدال ، وتصلبه فى اثارة الاوجال ، وتعصبه
فى ادارة الاهوال ، وتجنحه الى تخييب الآمال ، وترددة تقريب
الانفصال ، وتبعيد الوصال ، وهمته ابداً احداث الخطوب العظائم ،
وعزمه على فسخ العزائم ، وانسيابه الى امالة ما استقام ، وانكبابه استصوابه
لازالة ما ثبت ودام ، شئ لا يجهل وامر لا ينكر ، واثر لا يخفى

وعين لا يستر، يعلمه كل ذي عين وخبر، ويعرفه كل ذي عين وبصر

ويجهله من رزق النظر الى العبر، ولا يجهله الا من لا يميز بين النفع

والضرر، ولا يفرق بين الخير والشر، واما سيدي ومولاي الحبر

العلامة، السميدع الفهامة، المصقع الخبير، والناقد البصير

والحكيم النحرير، التالي من صفحة يومه آثار غده، والناظر من

زمانه ما يجري على يده، الذي هو اذكى من اياس، واذكر

من ابن عباس، وافرس من بسطام، واعلم من النظام، و

ابصر من عقاب، واهدى من القطا الى طرق الصواب

ان رقا مثلي لا يقصر الا لعارض منعه عن الاهتمام بما وجب

وقاسر صده عن اداء ما طلب، او قضاء ردعه، او بلاء طارق

صرعه، او هم نابه، او غم اصابه، او داء اضناه، او عناء

استجاه، او نائب تركه احير من الضب، او وصب حال بينه

وبين الادب، فوحقك ما تقاعدت منه الا واقعدني الزمان

وما تباعدت بل قد ابعدني الحدثان، وما ذهلت عن ذكرك

الا وقد ذهلت عني قبله، وما غبت عنك الا وقد غيبني

عن نفسي الغفلة، امشي ولا ادري الى ابن اسير، واروح ولا
اعرف الى ام مصير، لا اصبح الا وقد غشيت نكرا، ولا امسي
الا وقد كسيت ضرا، لا ارى وجه الفرج وقد زاد في البلوى شهرا،
ولا اجد لي سبيل المخرج وقد ارهقني من امري عسرا، وطاح متاع
الصبر طرا، ولعل الله يحدث بعد ذلك امرا، فاتوكل على الله وهو خير
عدة وانفع زاد، وافوض امري اليه وهو بصير بالعباد، ثم اؤمل
من خلقك الكريم، وما عودتنيه من كرمك العميم، ان لا تصرف عني
وجهك، ولا تطوي عني كشحك، وتراحم بعض وفائك،
وتراجعني بجميل كلماتك، فاجلو بها صداء الاحزان، وامحو بها
كلف الاشجان، واروي بعض الصدى، وازوي شيا من الجوى،
واداوي بها عللي، واتروح بها غللي، واهزم بها جنود الملال،
وافرق بها كتائب الكلال، واسكن حرارة الصدر، واخمد
ما توقد من الجمر، واستبشر بما اخبر به من اجتماع الاحوال وفراغ
البال، واستواء الامور، واحتواء السرور، وانتفاء الشرور
انشاء الله جل ذكره، ولعل اخي الفاضل المجد السيد محمد لا زال
بعين الله مرعيا، وبكنف الله محميا، لم يصل مني سلاما محفوفا

خميس اقدع

بالاخلاص موصوفاً بالاختصاص • ولا منبئاً من منجبات وعد و...

اصفی مودته • والحمد لله اولاً واخراً والصلوة علی نبیه محمد وآله الاطها...

ببعضی از کرام معاصرین نوشته شد

گلی که سر سبد بزم پذیرائی تواند بود • وگوهری که زیبائی فرق خو...

تواند افزود • ونغمه که از دهن قلم بواسطهٔ زبان قلم برخیزد • در دل ریزد و...

که عندلیب کلک بشاخسار سخن سرائی در وجد انگیزد • تحیهٔ مرضیه • دیگر...

است که رائحهٔ عنبر بیزش از فوائح نسرین جنان باج ستاند • وفا...

جانب عوالم ملکوتیه را معطر گرداند • از زاویهٔ نشیمن ایوان خمول واز...

وادی ذهول بپایه پذیرفتگی محرک سلسلهٔ التفات ومهر...

الطاف وعنایات گردد رسیده خود فراموشم ولیکن اندر...

نغمه هاے مطربانه مے زنم × پیش اهل معرفت از ساز دل...

هوے عاشقانه مے زنم × گر نوازندم بابوان سخن × تیر در...

زمانه مے زنم × گر نشینم درمیان اهل حق × باز حرف ...

اما همه هیچ که ناروائی بازار علم نه همان مقدار است که بگفتن آید...

زبان گویائی وگویائی زبان هر دو مقطوع • واگر بجنبش باد نفس ...

پس آنهم نامسموع، لکن جوهریان دانند که گوهر چیست، و دانشوران فهمند
که صاحب جوهر کیست، پس بمقتضای اینکه صاحب گوید صاحب هنران
در وطن خویش غریب اند، در بطن صدف گوهر شهوار نیم است،
و به اسناد خود که مایهٔ بی مایگی بنظر سماحت اثر گذرانیده مستدعی حلی
که در خور این اسناد تحریر می باشم اگرچه خود نمائی هم خبر از [illegible]
می دهد لیکن پیش کریمان عرض غرض موجب غرض عرض نیست
لذا مضائقه بکار نرفت، زیاده حدّ ادب باد اقبال جاه مواج باد.

هذا ما کتبته الی الحبیب المؤتمن المولوی السید حسن دام عزه الشریف

اخی دام الله عزه، و رفع کعبه، و زاد فی اکرامه، و امطر علیه سحائب انعامه،
یعلم ان الدعوی اذا لم تصحب الدلیل تمجها الاسماع، و القول ما لم یقترن
بالعمل ترده الطباع، و الباطن ما لم یحکه الظاهر لا یعول علیه، و المنوی
ما دام منویا لا یسری الحکم الیه، و السراب و ان لمع فغیر مرو لغلة
الحشا، و الجهام و ان ابرق فغیر مخصب للربی، و قمر الحجب و ان کان قمرا
فهو مختفی، و فرس الخشب و ان اطلق علیه الفرس فبعید حسبی، و الورقاء
و ان کانت مطوقة فهی عاطل، و الشوهاء و ان تبرجت فهو لعبة غیر باطل،
و نسج العناکب و ان کان نسجا فلا یمنع حرا و لا بردا، و خضراء الدمن

وان كانت خضراء فليست عمرا ولا وردا، مثل الرياحين لا تعبق، ودمية
القصور لا تنطق، التلميع لا يجعل النحاس طلاء، والماء المصبوغ لا يسمى
طلاء، من ذا الذي رأى عينا لا اثر له، او مغرسا لا شجر له، خلب
في البر وغير ماطرة، وبعض السحب غير هامرة، الواقع ما هو بطائر، والسابح
ليس بعائم، اسد البساط ليس بصائل، وفرس الجدار ليس بصاهل،
فكذا الخليل ان لم يسئل عن خليله لا يدعونه خليلا ام وافيا، والمحب ان
اغفل عن حبيبه لا يسمونه محبا مصافيا، وليت شعري كيف يسوغ
في مذهب الحب هذا الاغفال، ام كيف يحل في شرع الهوى نحو هذا الاهمال
اهكذا قول لا شاهد له يصغى اليه، او خبر لا عاضد له يعتمد عليه، من
سلم قياده في يد الحب يجب ان يسير تحت امره، ومن اعطى من نفسه العهد
لا يحل ان ينبذه وراء ظهره، فان الحر لا يخالف وعده، والكريم لا ينقض
عهده، ولكن تقلب الزمان، وتحوله من شان الى شان، وتصرفه
من حال الى حال، وانتقاله من مثال الى مثال، واشتماله على تغير
وزوال، وعزمه على ان يأتي بالداء العضال، وهمه بان يثير همّا
لا يكاد يزال، وضمانه لابداع كل امر جديد، وشغفه بايراد كل خطب
ما عليه مزيد، لا يستغرب منه ان ينسي عهدا قديما، ويخيم حبا صميما

ديو من نجا قويما ٭ ويصعر خده أكرما ٭ فلا سبيل جسيم جسيما ٭ ولا يراعي من كان متيما
سليما ٭ وإلا فمن أوثق ودّه بحبل وثيق ٭ وسكر منه بكأس رحيق ٭ وجاب له
كل مرمى سحيق ٭ ووطد أركانه ٭ وشيد بنيانه ٭ وأرسى قواعده ٭ وأثبت وطائده
ورفع دعائمه ٭ وأحكم معالمه ٭ وأحصف حبالته ٭ وأحسن كفالته ٭ وشد قواه و
أحكم عراه ٭ كيف يصبر ما لم يحط من ودّه خبرا ٭ أم كيف يسكن أفراغات عنه
دهرا ٭ ونعدّ هذه كلّه فلا أشكو إلا القضاء ٭ ولا أبكي إلا على غير الدنيا العجوزة
الشوهاء ٭ ولا أعذل إلا تضييق الإمكان ٭ ولا ألوم إلا الزمان ٭ فإنه قد
أقسم بتفريق الأحباء فأبرّ قسمه ٭ وحلف بتمزيق رداء الولاء فأمضى
همّة جمع همّه ٭ وما هو بأوّل فادرة كشّر ٭ ولا بدعة مغرّة حدثت ٭
فطالما شنّ الغارات على متاع الوداد ٭ وحسم عروقا منه سارية في مجمع
الفؤاد ٭ ونقض حبله ٭ ونكث فتله ٭ وهدم أساسه ٭ ونكس
راسه ٭ وفرق أعوانه ٭ ومحى أعيانه ٭ ودكّ جباله ٭ وخسف
تلاله ٭ وبثّ الغوائل ٭ وأتى بالحوائل ٭ ونشر ألوية البعاد من جميع الأصقاع ٭
وآذن بالوداع عن أرض الاجتماع ٭ وأباد أعلامه ٭ ثم عفى رسم خمس
ما يقوم مقامه ٭ وإن كان أوّلا بالكفاية بالأقل ٭ وقنع من الوابل
بالطل ٭ فضنّ به بعده فسلبه ٭ وشحّ به آخرا فمنعه ٭ ولم يأذن

طبعه الشحيح بان يجود بالقليل فضلا عن الكثير ولا ترك لؤم نفسه أن

يعصب على الجرح فليف ان يرأب المنصدع ويجبر الكسير وليت لي

من يطالبه عليه او ليسأله عن عائدة تعود اليه ولكن الله اعلم

ص ابدا — انه قد طبع عليه فلا يحول عنه دهره وان لامه اللوام وقد جبلت بهذا

سريرته فلا يرحم احدا ولو جرت في هجائه الالسن والاقلام

فان المفطور لا يدخل له الفتور والمقصور لا يحل به القصور فلنا

ان نلوي الكشح عما غيّر حاله ونغضي عن ما عليه

وعماله ونقول هذا انبعث على آبالة فنستقصي نعلاته وتقنع ولو بحباله

ونشكر ولو جاء بقرصة وننتهز زمان الفرصة ولا نضيعه بالمطال

ونسائل عن الاحوال ونتحاب فيما بيننا فيكون كل منا من صاحبه

على خبر ونقاوض بالكتب فانها مظنة العثور على عين واثر

وان استكشفت عمابي واستخرجت عن عللي واوصابي فاني

الى الآن في شبابكها اشرود وفي حبائلها معقود

فكان الدهر لم يتح لدائي دواء ولا لغلتي رواء ولا لمرضي شفاء

ص بدل الاحوال — فالحمد لله على كل حال فانه محول الحول والحال ومقلب القلوب

ذا الاصبار، ومدبر الليل والنهار، فعجّل الفرج عني بعد حين
ومنّ بنسيم الهوى ونغم المعين، والسلام عليكم ورحمة الله و
بركاته، ط فأجابني أبقاه الله بجواب ينبأ فيه بمرضه فكتبت اليه
متّعنا الله ببقائك، وهيّأ لنا من أسباب لقائك، وأسمعنا منك دائماً
ما يبسط الهمّة، ويكشف غمة الغم، وليسّر لك العافية وملّك أناملك
زمامها، واخضع لك جيد السلامة والغنى في يديك ناصيتها وأقدامها،
ولقد أزعجني ما أنبأ به كتابك الآتي إليّ، وقد كنت متطامن الفؤاد، و
لورود خطابك المبيح للسرور بمرصاد، فما قرأته إلا وقد طار لبّي وحار
عقلي، وكاد أن ينصدع القلب أو ينقلب، وأشرفت على أن تزهق الروح
وتنشعب، سيما بما ضمنته كتابك من كلمات تنشق منها الجلاميد وتذر
وجه الأرض أخاديد، إذ لم أرجُ في حياتي أن أسمعها ولا مترصداً لاصغ
إليها، وها أنا الآن متطلع كل ساعة لا بل كل آن أن أسمع منك
ما يسر القلب الكئيب، ويزيل عنه النائرة والوجيب، ثم إن الله رزقك
عافية كافية شافية، عالية نامية وافية، وألبسك منها لباساً لا يبلى
مدى الأيام، وأعطاك من السلامة ذخراً تقوى به على تحصيل ما احتوى
عليه ضميرك من المرام، والله هو غاية المسئول، ومنتهى المأمول، والمرجو لكل خير
والمدعو لإماطة كل ضير، فلا تحرقني بلهيب الانتظار، وتعجّل في الإعلام

ولاعن اعتدال المزاج، واستواء طبعك الوقاد الوهاج، ازال الله عنك كل مرض خبادٍ

وازاح كل مرض، ومن علينا ببقاء منك ودوامها، وبقاء نفسك الطيبة

وجامها، انشاء الله تع. والسلام. صديقك المنتظر للجواب محمد حسان

و عنونته بما هو مكتوب في الذيل

تشرف بتقبيل الاكف الهامرة كالسحاب، والعامرة كالابحر ذات العباب

للماجد الالمعي، والفاضل البلتعي طود الفضائل وطللها، وقنة المكارم

وجبلها، مولانا المولوى السيد سبط حسن صاحب عمت الافاضل دام مجدهم

١٩ جمادى الثانية سنة ١٣٢٩

من حسين اباد كهنوره

ايضا مما كتبت الى في سالف الزمان جوابا عن كتاب له وصل الى وانا بلكهنو

لا زال انف عزك شامخا، وراس مجدك باذخا، وعليك السلام

ورحمة الله المنعام، الى طول الليالى والايام، وبعد فقد تشرفت

بزورة كتابك، وعرفت ما اودعت فيه من جميل خطابك با

اخى النبيل، والحبر الكبير الجليل، انى على عهدك القديم مقيم

وعندى من لواعج فراقك ما لا يتحملها الجحيم، فكيف يخطر فى

بال، ان حليفك تحول عما كان عليه فى حال من الاحوال

ام كيف يتصور من غير ما سابق سبق منى او منك انك نسينى

م
ربيع

ام اغفلت عنه ولكنّ اخي الماجد والولي الراشد يعلم ان لدهر
ذو شئون وله من فنون الغيراتية فنون فربما عاقني
منك تهاجم جنود المرض وتراكم غيوم المضض ولعلّما عاقني
منى تكاثر الاشغال وتوارد سوانح الاعمال والعذر عند الكرام
مقبول وسيما من امثالك من الكرام الفحول اما الجواب عن
الاستراع في النهوض فمنظور فيه لاسباب لا يتحملها هذا الطرس المكتوب
الآن بشاء ربي وبيده تنفيس الغموم وتفريج الكروب ولعله
يحدث بعد ذلك امرا وليس مثله منه شيئا نكرا والسلام من (اعظم)

البضا كتبت اليه جوابا عن كتابه وقيت ايها الاخ الفاضل عن جميع
الشرور وحبيت لحبور السرور وبعد فقد وصلت الي هديتك
التي اهديتها وعطيتك التي اسديتها من كتاب فاقت على
الثريا نقاطه وضرب على الفلك فسطاطه ثم ما ابرزت
من الشكوى على ما تقتضيه انشعاب ووع الحب في هواء قلوبنا
وانبساط غصون الودّ في فضاء صدورنا فهي مما لا ينكر وحقيق
بان يقبلها من تامل في امر الهوى وتدبّر ولكنها نظرا بحالي
التي لا تكاد تراها عين فلا تذوب او فكر فيه قلب فلا يرجف

فكانها لا محال الهاعند سيما نظرا الى عدم قيامك في مكان واشتغالك
من جيران الى جيران شعر فيوما بجزوى ويوما بالعقيق وبالعذيب
يوما ويوما بالخليصاء فاما ما كتبت في البيت الذي كنت
تسكنه فهو الان كعين مغرم هائم اقلقه بين الحبيب فلا ينام
ولا يرقد بل يسهر الليالي كلها ويسهد فاذا وفدت عليه لا ينجاب
الا كجو مشوق يامل ويرجو لقاء من يشوق او كجنب كئيب في فراق
محبوبه يتململ في مضجعه فاذا وجد ياخذ في عناقه واخرى
يقبله وانا اذا ابتز في حال لا يحب قربي بتركته وشانه
ولم اتجشم الى تحمل احسانه ولكن العجب كل العجب منك ومن
ظنونك اذا اطلت الكلام فيما لا طائل تحته فكتبت اولا ما
كتبت الي من كتبت وثانيا اخذتني اخذا شديدا حتى كدت
ارتعد شفقا وفرقا فيا اخي الكن ظننت اني وردت هذا البلد
لا وفيك او اريد التفرد لنفسي لا والله ما هكذا اردت ولا اريد
ابدا بل العلة اذا ترد هناك لا تجعلني الا ظاعنا او متهيئا
للركوب على كاهل الظعن فاني في حال لا يحب ذو نفس ابية وهمة
التمدن في لقاء الناس وقد ضقت ذرعا من طول حصل الجنون كل

وترادف الاعراض والاذاة • فلله در ساعة تنقطع فيها نفسي وطولي
لحين اري قبرحيني • اللهم عجل الفرج • وسهل المخرج • بمحمد وآله
الطيبين • وهذا اخر كلامي في هذا الباب • ولا احب مجالا الا زيد منه •
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته • ١٣ صفر سنة ١٣٢٧ هجرية حرر

ايضا كتبت اليه دام مجده السامي

سلام الله عليك ايها الاخ
البارع • والصنو المضارع • ورحمة الله وبركاته • ما دام للنجوم شروق •
وللذكاء بروق • وبعد فقد شرفني رقيمك الذي كانت عوذة لسحر النوى •
او رقية لنفثات الجوى • او سحاب غاد للظمآن الصادي • فاروى
غلة صدري • واماط كثيرا من كربات كانت تتردد بين جوانحي ونحري •
ثم اريد ان اوضح لك ما يطمئن به قلبك • ويسكن اليه لبك •
فان الامر على طرف التمام • ولا يقتضي زيادة اهتمام • فورب السماء
المرفوعة بلا عماد • وباسط الارض كالمهاد • ومنزل العهاد • ومحيي البلاد
ان خلك الذي وثقت على صميم وداده • واعتمدت على خالص
اتحاده • لم يلو عن طريق الاخلاص • ولم يطو كشحه عن منشور
الاختصاص • بل هو على عهده القديم • وحبه الصميم • وولهه الذي
كل حين يزيد • وشغفه بك الذي لا يزول ولا زالت [illegible] •

وهذا مما يغيره الشباب للشيب، ولا يعتريه شك ولا ريب، وقد اوضحت
لك صراح الامر وتشييح المرام في الكتاب السالف وما كان ذلك من ملل
ولا اخداع عمل، والحق اني حين وردت هذا البلد، وحللت بذا
المعهد، وشهدت ذلك المشهد، لم اجد بُدّاً من ان استعين الاحباب
واستعضدهم على بعض ما لا مناص منه للغريب المتشتت الاحوال المضطرب
المصاب، ولم ار من يوازرني على ذلك الا ما زكيت في دارك من
دي واثاث، فحببت منزلك منزلي، ومالك مالي، وتصرفت
في كل ما وجدته من ظاهر الاشياء من الاواني والسرير والمشكوة
وغيرها، ثم لما اطلعت على ورود ورودك هناك خليت لك مغناك
وحقك كان ذلك كله بطيب النفس وحسن الرضى لا بسخط على
مثنيك ومشيئة القضاء، فالبيت اذن غير شاغل، وفي ذكرى
ورودك عليه واغل، فتعال اليه بالرحب والكرامة من دون ملالة
ولا ملامة منه، وانزل فيه منزلا مباركا، وادخل فيه مدخلا كريما
هنيا لك الدار، وطوبى لها اذ كانت لمثلك محل سكنى وقرار
واني الان في الاوضة الخارجة الواقعة على سطح الباب الكبير بانتظار
المآل، واجماع الاحوال، بيدان المرض الذي حل بي ودخل في

لحمي ودمي ومخي وعظمي لا يتركني ساعة للانبساط كأنه قد طوي
لي من السرور والطمانينة كل بساط وليست الشكوى من الله الا اليه
وهو الملجأ والمتوكل عليه .. من شهر ١٣٢٧

اشكال وازاحة واعضال واماطة

قال مابال امير المومنين عليه السلام لو كان بعد وفات رسول الله
صلى الله عليه وآله جمع القرآن على حسب النزول وبيان شانه
كما يظهر من رواية رويت عن عبد الله بن مسعود وغيره فلماذا
اخفاه ولم يظهره على الناس لينتفعوا به فكانه ضن بكتاب الله
فاثره لنفسه ولم يرد ان يستفيد منه المسلمون وهذا يستبعد من
مثله جدا فان قلتم انه عليه السلام اظهره بعد جمعه وعرضه
على القوم فلم يقبلوه خوفا على انفسهم من الخليفة الخالفة فلما
جاء عهد خلافته وتمكن من نشر الفرائض والسنن وبيان احكام الله
واسراره من غير مانع ولا رادع يصده عن انفاذ ما اراد كان واجبا
عليه اتيان به على رؤس الاشهاد واظهاره صيانة لحوزة الشريعة
وحدود الملة عن الزيادة والنقصان اقول يزاح درن
هذا الاعضال ويعالج ذلك الداء العضال ويكشف القناع

عن وجه الاشكال بوجوه الاول ان امير المومنين عليه السلام بعد بيعة
الناس على يديه ورجوعهم اليه لم يجد محلا لنشر شرائع الدين ولا
موقعا لوقع الوتر اليقين كما كان يحبه ولم يتمكن منه لوقوع الحروب وبدو
الشرور وظهور الفتن وتلاطم بحار المحن وتراكم سحائب الاحن و
تحول احوال الزمن وتقلب القلوب وتشتت البال وتغير الحالات و
الاهوال فانه ما مضى من البيعة الا ايام قلائل اذ قامت الحرب على ساق
اشتدت المشاق وخرجت ام المومنين عائشة طالبة لدم عثمان
بن عفان مع نزاهته عليه السلام عنه وبراءته منه فانه لم يكن من قاتليه ناسبة قتله اليه
ولا شريكا في آرائهم ولا مشاورا لهم فاشتغل قلبه وصرف عنان همته
الى ازالة هذه البهم وكشف تلك الظلم واذ قد خرج منصورا من تلك الحرب
قام ابن حرب محاربا من الشام وجلب عليه بخيله ورجله فلزم عليه صلوات
الله عليه دفعه بل دفاعه فبقي مشغولا فيه الى زمان حتى كان ما كان من
امر المصالحة مع هن وهن فكيف كان يمكن له ان يتتبع هذا القرآن واني
حصل له لنشره فانه ما كان امرا سهلا كما سيظهر من مطاوي الوجه الآتي
الثاني انه عليه السلام لم ير الناس راغبين في قبوله ولا مائلين الى اخذه
لما طالعه من اسارير احوالهم وظواهر كلماتهم اذ قد يرى و انه عليه السلام

منع مرة من صلوة التراويح المبتدعة فنادوا بالويل والحرب وصاحوا واعمراه

واعمراه اليوم مات عمر وارادوا التهجم عليه فامتنع من المنع واحال

فصل ذلك الى رب الوتر والشفع فاذن لو كان اظهر ذلك القرآن لقالوا

واعثماناه يا عثماناه اليوم مات عثمان واظهروا الفتن وفسادا كبيرا

في الارض وايضا كان الناس يتهمونه بالشركة في دم عثمان حتى

انه اتفق له مرارا ان يبرئ نفسه منها ويظهر حقيقة الحال ويكشف الستر عن

وجه الحق وساق الامر ومخ الواقع كما يشهد عليه كلامه وخطبه العديدة

المروية في نهج البلاغة وغيره من كتب القوم منها التذكرة لسبط ابن الجوزي

فلو كان عليه السلام اجترى على اظهار ذلك القرآن لايقنوا انه قاتل

عثمان وقالوا لو لم يكن له حقد مع عثمان لم يخالفه ولم يظهر قرآنا غير قرآن

جمعه هذا الثالث فكأنه كان ينتظر موته وبجنبه فاذن كادت تنقلب القلوب

ظاهرا واظهروا الحنق عليه باديا الثالث انه رأى من ظاهر احوالهم

كما شهدت به افعالهم انهم ليسوا معه بالقلب بل باللسان فقط وقلوبهم

معقودة على الاحن ومحتوية على الضغائن والحقد مخفي تحت الضلوع كما

شوهد في صفين من سلهم السيف على راسه وتجريهم على قطع انفاسه واجبارهم

على المصالحة فلو اظهر عليه السلام هذا القرآن والحال ما بيناه كيف قبلوه

وكيف يطمئن منهم على حفظه وهم ليسوا طائعين له ولا مسلمين لاوامره ونواهيه

(الرابع) ان القران الذي جمعه عثمان كان قد انتشر في الافاق واشتهر
امره الى الفارس واندلس والشام فضلا عن الحجاز والعراق ولم يبق بقعة الا وفيها
منه قران او حافظه من ظهر القلب ولو لم يكن من بطنه فلو اتى علي عليه السلام
بما جمعه لديهم لصار قران واحد وكتاب واحد قرانين وكتابين
وعلى مرور الازمان وكرور الايام التبس الامر على الناس واشتبه الحق
بالباطل ولم يعرفوا ايهما يطابق المنزل من الله وايهما يخالفه ولم يكن
قادرا على ان يمحوا اثار السابق بالمرة كما كان فعل عثمان اذ احرق
القران الذي جمعه ابو بكر بعد ان طلب نسخه من جميع البلاد النائية والقريبة
ولم يبق له اثرا ثم اظهر ما جمع من امور زائد ولذا لم يختلف الامر
ومع ذلك ترى الرواة كابن مسعود وابن عباس وابن عمر وابي بن كعب
وبنت ابن ابي قحافة كيف ازدحموا عليه وردوا في حقه روايات
من الحذف والزيادة والقطع والقصر وعكس الترتيب والتقديم والتاخير
وتحريف الكلم عن مواضعه وربما كان ابن عمر يقول لمن يقول بتقول الله
بحفظه لا تقولوا حفظت القران كله ذهب القران الكثير كما في الاتقان
للسيوطي والاستيعاب لابن عبد البر المغربي اذ لم يتيسر له عليه السلام
التسلط الا على عدة بلاد قريبة منه وهي ايضا لم تبق في يده ولم يكن

الخامس انه لو ظهر ذلك القرآن مع بقاء السابق في ايدي الناس
وعلى السنتهم وفي صدورهم لكانا مختلفين لا محالة لكون احدهما مطابقا
للمنزل عليه دون الآخر اجماعا من الامة فاذن كان يحصل لاهل المذاهب
الاخر غيرة في الاسلام واهله كما انا نعترض على النصارى لاختلاف
اناجيلهم ونستدل به على انها ليست كما هي نزلت على عيسى بن مريم
عليهما السلام بل هي محرفة مصحفة او مختلقة من عند انفسهم حسبما اشتهت
قلوبهم واقتضت اهوائهم فكذلك وجدوا فينا مجالا للاعتراض
وبرهانا على نقض ما قال تعالى وجل لو كان من عند غير الله لوجدوا
فيه اختلافا كثيرا ولم يمكن لاهل الاسلام دفع هذا الاعضال و
ازالة ذلك الاشكال فاذن لضاع امر الاسلام واضمحل وظهر قدح
في بادي الرأي في صحته للاختلاف فكان الاصلح والاولى
بل الاشبه بالحق واحرى ان لا يظهر الا بعد ان يقوى شوكته
ويسلم امره في جميع الاقطار وهو لم يتيسر الى زمن ارتحاله الى جوار
الله الكريم واستشهد في سبيل الله وفاز بالفوز العظيم السادس
انه لو ظهر فلا يخلو الامر من ان يكون ذلك مع بقاء السابق على صفحة
العالم اولا وعلى كلا الحالين كانت هذه المرة ثالثة للقرآن من وقوع
الاختلاف فان الجامع الاول ابو بكر ابن ابي قحافة وكان ما جمعه

ارسله الى البلاد المفتوحة فكان يتلى على ما كان عليه على بقية عهده
وتمام عهد الثاني وقليل من عهد الثالث الى ان تراءى له ان يرتبه
ترتيبا جديدا يخالف ترتيب ابي بكر مع حذف وقصر وقلب وتقديم وتأخير
مما دعت اليه نفسه فكان هذا الترتيب والجمع ترتيبا ثانيا وجمعا ثانيا دعت
ثم انه طلب القرآن الذي جمعه ورتبه الاول من جميع البلدان والامصار
وقاطبة القرى والديار مما شاع فيه ذلك المجموع المرتب فاحرق جميع نسخه
ولم يذر منه للناس عينا ولا اثرا وارسل اليها بدلا منه هذا المرتب
الجديد وامرهم بتلاوته فاذن لو انه ظهر اصل امير المومنين علي بن ابي طالب
ما كان جمعه ورتبه بالترتيب النزولي مع شرح وتفسير وتبيين وتحبير لكان
ذلك ترتيبا ثالثا وظن الناس انه يجوز في كل زمان لسلطان
الوقت والملك المتسلط ان يرتبه حيث شاء ووجدوا هذا العمل
منهم دليلا واخذوه لفعلهم شاهدا وجعلوه لعملهم برهانا فحينئذ من
كان يجيء من طوائف الملوك والسلاطين اشباه اخذ في حذفه وقلبه
وتقديمه وتأخيره بحسب ما اقتضته رأيه او اقترحته غرضه
او ايثارا للهواء واتباعا للشهوات فلم يبق الى الآن منهم في القرآن في الدنيا
اسم ولا للكتاب الله رسم الا على سبيل الذكر لا عينا وحقيقة

فكان الاصلح والاوفق والاسلم والاحفظ لامر الدين ان يسكت عنه و
يبقيه على ما هو عليه لئلا يختل امر الكتاب فيقع الناس في الشبهة والارتياب
السابع انه كان يعلم بعلم الامامة وبما اخبر به رسول الله صلى الله
عليه وآله ان الناس يتفرقون فرقا كثيرة ويتشعبون شعبا عديدة
على اقتضاء اهوائهم وتشهي آرائهم حيث قال ص ستفترق امتي على
ثلث وسبعين فرقة كلها في النار الا واحدة كما رواه الشهرستاني
في كتاب الملل والنحل وغيره في غيره ويعرف ان كل واحد منهم يأخذ
لنفسه طريقا يسلك عليه وديانة يتدين بها يخالف دين الآخر وطريقه
كما يظهر من النظر في احوال فرق المسلمين والذين يأتون اليه ويؤمنون
بامامته ويذعنون له لا يكونون الا نفرا قليلا فلو اخرجه عليه السلام
والحال هذه لم يكن فيه فائدة كثيرة لان الفرق المخالفة له متى احسوا ان
يجعلوه قائدا لرشدهم ودليلا لسلوكهم اذن كان الظن المتاخم باليقين
انهم كلما ظفروا عليه اتلفوه ومحوا آثاره من وجه الارض ولذلك
كان اولى به ان لا يخرجه للناس لئلا يرجع آخر الامر الى الضياع والتلف فلا يعود منه الا الى التعسف
الثامن انه عليه السلام كان يعلم بما اخبره رسول الله ص بوقوع المحن
وحدوث الفتن بعد وفاته وان جميع الفرق المخالفة كلهم يزدحمون على
شيعته وتابعيه ويقتلونهم شر قتلة ويأسرونهم بالذل والهوان ويسومونهم الخسف

ويسقونهم بكاس الحتف ويفرقونهم الى البلاد ويبددون شملهم وينفونهم
الى البراري والقفار ويشردونهم في الانجاد والاغوار وينهبون اموالهم
ويغيرون احوالهم وينصبون لهم شرك البلايا ويعطون عليهم
سهام الرزايا كما قد وقع كله وليس يختفي على من القى اليه السمع وهو شهيد
فلو كان ع اظهر ذلك القران وبقي في ايدي شيعته وعرفوا انه لذلك
لقتلوا به من اولهم ولم يبق احد من آخرهم كما وقع مثله في سالف الزمان
انه من وجد عنده حديث في فضائل اهل البيت عليهم السلام كان يصلب
ويحرق ويقطع مفاصله ويغرق في الماء ويدفن حيا تحت الجدران
واشباهها من الشدائد ما لا يحصى ومن المظالم ما لا يستقصى ولذلك
اخفوا فضائله حتى نسوا اكثرها بل وبعض الاصحاب من النقلة
الراوية لاخبار الائمة الاطهار فقد دفن من كتبه نحوا من مائتي
مجلدات خوفا على دمه مما كانت تشتمل على احاديث الاداب والاحكام
والتفسير وغير ذلك من الفنون المأخوذة المسموعة من الائمة عليهم السلام
فكان حينئذ حال كتاب الله ايضا كذلك فلم يكن فائدة في
وضعه بين الناس بل كان اخفائه احسن بلا التباس التاسع
انه عليه السلام لو اظهره فمتى كان على يقين من ان يبقى متلوا و ١٢٧

محفوظاً بنجم لما كان لعلمه بعلمه الالهي ان الملوك الآتية من امثال
فرعون وشداد من بني امية يلعنونه ويسبونه الى الف شهر ويحرفون
احاديث فضائل اهل البيت ويضعون اخبارا في فضائلهم انفسهم ولا يدعون
غاية امكانهم وحد استطاعتهم وبلوغ ايديهم وسعة باعهم شيئاً
من آثار اهل البيت على وجه الارض حتى انهم عينوا عيونا وسلطوا
الامراء والجنود بل قاطبة اشباه الناس والاوغاد السفلة على محو آثارهم
عن الدنيا وذكرهم من قلوب اهلها فاذن هل يجوز لبيب وحكيم
عاقل اريب ان امير المؤمنين عليه السلام لو كان وضع هذا القرآن في
ايدي شيعته وامر بتلاوته وحفظه والعمل به لبقي الى الاعداء من غير
تغيير او تركته من دون تحريف كثير بل المظنون المتاخم باليقين انهم
ان وجدوه لاحرقوه واتلفوه وقتلوا حفاظه وضربوا كتابه ونهبوا
خزائنه وقتلوا تاليه ثم وضعوا كتاباً آخر يشتمل على ما يضاده
ويخالفه لما كان الاول متضمنا الصريح المناقب علي وجل الفضائل لاهل البيت
وسموه كتاب الله كما وضعوا احاديث كثيرة في فضائل الاصحاب من الخيار
والفجار والمؤمنين والمنافقين ودسوها في كتبهم وسموا بعضها الصحيح
وبعضها المسند وبعضها الجامع وبعضها السنن وجعلوها تالي كتاب
الباري كما يعتقدونه في صحيح البخاري المحدث فصار هناك كتابين بل كتبا

واستريب في الحق والمنسوق لصدق فلم يعرف الغث من السمين ولم يدر

أيهما أحق بالأخذ والتخصيص **العاشر** انه عليه السلام لو وضعه في

أيدي أشياعه مع بقاء المرتب العثماني في أيدي أتباعهم وهم كانوا على غاية اشياعه

المنافرة ونهاية البعد في آرائهم حتى ان كل واحد من الفرقتين يحقر

أمر الآخر ويهونه ويعده باطلاً في زعمه ويهجوه ويذله ويعيبه

ويعيره ويستهزئ به فيقول (فيطعن) أتباع الخلفاء على أشياع الأئمة الأمناء

ويشنع آخر الذكر على أوله ويسفه أحلام منهم ويبطل أقوالهم ويحمق

عقولهم ويجهل نحوهم ويزعم كل منهم ان ما في أيدي الآخرين باطل

وغش (شبه) الحق عاطل ويقول فهذا الطعن في صحيح البخاري مرة وذاك يستهزئ بأخرى

تهذيب الطوسي وهذا يستخف بسنن ابن ماجه ولا يقومه ولو

بقطمير من زجاجه وذلك يضعف مرويات من لا يحضره الفقيه والكافي

ولا يشتريه ولو بكف من رماد الأثافي وهذا يرمي موطأ مالك بن

وذلك ينبذ على وراء ظهره كتاب المدارك والمسالك وهكذا أفاد

لم يروا بأساً في استخفاف هذين المجموعين والاستهزاء بهذا

يوهن هذا وهذا يستخف بهذا فلم يبق اذ ذاك عز وقيمة

لكتاب الله وكان هو عليه السلام سبباً لهذا الاستخفاف ولذلك

فلذلك لم ير عليه السلام صلاحا في اخراجه بل استقرب خفائه حتى
واحيى وكتمانه خيرا **الحادي عشر** انا لا نسلم انه عليه السلام لم يظهره
ورأى
ولم يضعه بين ايدي الناس سبيل الحق المعلوم من النظر في كتب السير
والتواريخ انه لما فرغ من جمعه وتاليفه اتى به عندهم فلم يقبلوه
وتناولهم فلم ياخذوه والنبي لم يكن بالاجبار والاكراه بل هو بالرضا.
وحسن القبول فانما كان يلزم عليهم ان يطلبوه منه ع ما جمعه
كما ان الواجب على كل عاقل مكلف ان يتعلم اركان الفرائض
والواجبات والسنن والاداب من اهل الذكر كما قال الله تعالى
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وليس مما يجب على النبي
او نوابه ان يكرهوا احدا على اخذ الحق بل الواجب عليهم انما
هو القاء البراهين وتبيين الادلة وتوضيح القوانين ان قبلوها
نجوا وان اعرضوا عنه غووا وفي وهدة الضلالة هووا ومع ذلك
اظهره عليهم اتماما للحجة وامضاء للحجة ليهلك من هلك عن بينة
ويحيى من حي عن بينة فاذن قد برئت ذمته وخرج عن
عهدته ولم يبق لاحد فيه مغمزة ولا محل للطعن فيه والهمزة
وهذا ما خطر ببال القاصر المعترف بجهله غير اثر على فهمه وعقله
العبد الضعيف محمد هادي غفر الله له ولوالديه يوم لا ينفع مال ولا بنون

في الليلة التاسعة والعشرين من شهر رمضان قد مضى حتى الكتاب سنة ١٣٢٥ هجري ببلدة

قلت مؤرخا لعام طبع كتاب معراج العقول للعلامة الفاضل السيد محمد مرتضى الموسوي

ذا النجد والعلى ومكرمة   وسابقا وصف كل من وصفا

غرة وحبر الدنى وبهجته   ومن به ازداد اهله شرفا

السيد المرتضى حليف نهى   ومن زلال الكمال مرتشفا

احيى احيى علوما عفت معالمها   اتى لطالع العلوم مقتطفا

معلما نالنا الحكمته   من بحرها كادعا ومغترفا

قد شارك الشيخ في رياسته   اذ قد مشى من خطاه مزدلفا

كم حل من معضل اناسله   وغيهب الجهل رتبا كشفا

اتى بشرح يحوز من حكم   ومن كنوز المعارف الطرفا

قد غاص في شرحه على درر   وكلها يجاور الصدفا

اودعه من نضيج فلسفة   وكم طوى في بيانه الصحفا

انار صبح الدليل مجتهدا   مذكرا فيه عهد من سلفا

ارخت عام انطباع جوهره   عليك قصوى مشاعر العرفا

١٣٢٩ ه

هذا ما كتبه الى الشيخ الجليل العلامة الخبير النحرير الفهامة فريد دهره اوحدي الشيخ محمد [illegible] الكشميري الاثري

وافاني كتاب سيدي الشيخ الجليل الذي نقتدي باثاره ونقتفي بانواره ونهتدي
بمناره ونستنجح باخباره ونلتجي اليه في كل فج عميق ونرحل اليه في كل مرتحل
ونجتني ثمار الطائفة ونلتقط فرائد طرائفه ونقطع له المراحل ونعقد عليه الانامل
ونبعد عن مكان قاصي ودان ونفرد الاكابر والاعيان بما طاب ذكره العموم ونزاح لطيفه الغموم
ونشتاق الى لقائه وننادي لدوام بقائه ونستضيء بضيائه ونستنير بسنائه و
نناخ ركب الركائب بفنائه ونستظل تحت سمائه ونستشفي بمحمود تربه ومائه ونستقي
بشر وجهه وروائه ونتمسك بالطهارات ذيله ورداءه ونرتقي الى الخيار ونوثق بوفائه
ونحن الى اصطفائه ونسرع الى اقتفائه ونبادر الى احتذائه ونحب الاقتداء وهو الشيخ
المهدي بنفسه الهادي لغيره المفيض لضيائه الحميد وخيره الفائض لسبل الخيرات
الرائد لطرق الحسنات الحائد عن صوب الزلات الزائد عن ورطة المهلكات الصائد
قلوب الناس بلطائف الكلمات الرائق لورائه في الانظار الشائع روائحه في الاقطار
العابق فوائحه في الامصار المنهمر سحائبه كالامطار الذاكي عبقات ازهاره الزاكي
بدائع اسراره السامي جبال علوه النامي منابت سموه الغالي فرائد جمانه الغالي سنن بيانه
اركانه الصافي مشارب كلامه الآن في ثراه اقدامه الطالع بدر كماله اللامع درر جماله
الواضح بيناته لدى الخصام الراضخ ايماضاته جنح الظلام الفاضح اشاراته اولى اللدد والاختصام
الناضح سحائبه على الكرام الرائح صيته في البلاد السائح ذكره بين العباد والاعلام
فشرفني وزكاني وكالني فوفاني وعززني فكفاني وداواني فشفاني وصار لي كالطبيب
لدى المريض وكالشفاء دون الجريض ولبط لي من البسط الباب الطويل العريض

ورفعني الى ذروة الكمال في وقت الحضيض ولكن ربما كنت ارجو ان اكون لما اثبت
الله لا لما انا اهله اذ انت ممن غلب عليه علمه ولا ممن طال جسده وكل نعله
على شاكلته ~~ولم يعتقد~~ وهب الى انی مشابه لان الكاتب ولم
استحق لا خاطب ولم يجز الى النظر لقلة معرفتي بالمعارف ولم يصح للموع
الى ان اتحدث عن الخصال الشرائف ولم يجد ان اذكر في المحافل عند الافاضل
ولم ينبغ ان ادعى للمعاشرة طلبا للموانسة وكم احرى بي ان اذهب فلا اذكر
واخفى فلا يدرى اشاهد ام غاب وكم اوفق بحالي ان احتجب وكم اجدر
بمثالي ان اغيب وكم الیق بحالي ان اطرد وكم اوجب بامثالي ان ابعد
وكم اصلح بحالي ان لا يكترث بي احد وكم اصلح بحالي ان لا يعتني بي في دور نشد
ولكن كل واحد وشانه وما في نفس الله وتمكنه مكانه ونعد اخانا بعهده
المنة ممنون ومعلق الهمة فرح بالجذل مقرون اذ كنت ظننت ان غيابي
عن الشهود بمجلسكم وذهابي عن الحضور بمآنسكم انساني عن فوادكم واقصاني
من ودادكم وقطع عني حبل حبابكم حتى لست لفكر ابدا في جنابكم
ومنها انا اذ نزل على الرق المنشور والكتاب المسطور والمهرقة الرشيقة
والالوكة الانيقة والكلمات الرائقة والملحات البارقة والخطاب الثاقب
والشهاب الثاقب وتحرير محبر وتقرير محرر وطريقة سديدة وطريقة جديدة
وحديقة ناضرة ومزنة ماطرة وجنة عالية وقطوف دانية ونمارق مصفوفة
وزرابي مبثوثة وطلح منضود وظل ممدود وماء مسكوب وعلم منصوب

وسدر مخضود وعلم منقود ولسان شائق وريحان منفتق ولواء منشور
وانجم مطور وصوت غناء وطرب شاد وعرف الحادي ورقاته الشادي و
بديع ساتر وخوفة دائرة والكمال كالنور الذي يحيط به اللؤلؤ عند الاختيار
وكالعسل الذي عند حمة النحل لدى الاشتيار او كنار الشتاء ولكن فيها حر اللظى
او كما رعى الظماء ولكن الغرق فيه كقذى فيعقبه الاذى او كالشمس المضيئة
ولا تخلو من لفح لتصهر الجلود ووقدة تغير الخدود او كالصندل العنبي الذي
دونه لذعات الافاعي حيث تقصر عنه الايدي الطوال فما ازهى تلك الجنة
لولا فيها شوك القتاد وما انضر تلك البقعة ان لا بها خوف الاعدام و
ما احلى تلك الثمرة الجنية لولا انه شرب سما ذعافا وما اصفى ذا الماء العذب
لولا حتوى حوت واقلاقا . وما اضوء ذا البدر المنير لولا ضرب بالخسف وما النور
تلك الشمس البازغة لولا ذي منها الكسف فما ستر الله واظهر وما التر الله وانذر
وما راع الله وقد ساع وما انبا الله وقد نبا وما زهر الله وقد خبا وما ازاح
الهم الله واتاح لبح الغم وما اماط الشجن الله وقبض دونه المحن وما ازال
شر الجوى الله ومنشد من السرور طوى وما اضحك الله وابكى وما برء الجرح الله وانكى
وهكذا عمل الزمان بالخلان وشد خفى الدهر بالاخوان فصبر جميل والله المستعان
والمسئول من الله الكريم والمرجو من منه الجسيم ولطفه القديم وفضله العميم ان يجازي
المرحوم المبرور جزاء حسنا واحاطه بغفرانه كرامة منه وسنا ورفعه الى عليين
مكانا عليا واعطاه من كرمه منظرا بهيا واسكنه غرفا تجري من تحتها الانهار

لا غول ولا اثم عليه فوق الى دار السلام ورزقه القرب في منازل الصالحين
وجوار اصفيائه الصادقين ويعفو عنا وعنه عفو احسن انه غفور و
غفر لنا وله بمغفرة خير الغافرين فانه ارحم الراحمين واكرم الاكرمين
ولا اله ولا الهه سواه يعول ثم الحمد لله وصلى الله على محمد وآله الطيبين وذراريه
المنتجبين ولا حول ولا قوة الا بالله والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

هذا ما كتبه الى الفاضل الاديب السيد كلب مهدي معزيا عن ابيه المرحوم السيد كلب عابد
الهندي الحائري ووجهه الى العراق من الهند ـ ليت شعري الى متى تصلف
هذا الدهر الخائن وحيف هذا الزمن المائن وتحريج الفلك الدائر
وتماديه في المشي كالحائر البائر والى كم تمرده في بعث الاذى الى قلوب الاعيان
وتشمره لطرح القذى في عيون الخرائد وسعيه في نكث الفتل ودأبه
في شت الشمل وسروره في فصل الوصل ودبيبه للسع كالعقارب و
خببه في التفريق بين الاقارب وتوغله في انزال الدواهي وترسله لامطار
العضاهي ونجفه عن اللقم الواضح وتروحه بايراد امر فادح وانثار
خطب فاضح وابداء حبل جائح وقيامه باقامة النوائح وغرامه بتفكك
الضلوع والجوانح واعتزامه على قطع ما وثق من العرى واهتمامه في
ابادة ما عمر من القرى واستراحته الى اثارة الثوائر واستباحته
حرم طامنات الخواطر ورفعه اعلام الآلام في صحن الكرام
وتجاهره بتعليم الانفس بنصال المصائب وتظاهره لاحداث النوائب
وانتشاطه بايقاع الحوادث واغتباطه بابداع الكوارث وابتهاجه

جلب الدموع عن الآماق واستهلاكه لصب الرزايا في الانفس والآفاق
وارتياحه الى اثارة اللظى في الاحشاء واطفاء الشموع التي بها يستضاء
وازماعه لشن الغارات على ادواء المسرات وانبياعه لادارة رحى البلاء
على اهل الولاء واستراحته الى افناء الاخاير واهراعه الى ابكاء العشاير
وجهده في ان يثلم في الدين ثلمة او يغشي على الاسلام ظلمة وعدوه لان
يعتدي على احد لعله يهتدي الى رشده واستوائه لان يقيم المآتم ولو كان
فيها مجترحا للمآثم وهمه بان يفرق بين الابناء والآباء
ويبعد الآباء عن الابناء ويرى نياح الايتام والارامل وصياح
الثكالى الثواكل وقد امتحناه فلم نره قط يتخلف فيما ازمع او يكف
عما عليه اجمع وان ما في كنانته من السهام الصوائب ولا من دونه
عن نيل ما اراده مانع حاجب ولا يكاد ينجو منه من عدى عليه وما عسى
ان يتخلص منه من علق بحبله ورحله اليه لا يجري الا ما قضاه ولا يبدو
الا ما هواه فاذن امره في الكل جار وحكمه في الجميع سار واعناق الاحرار
له خاضعة والاقدار معه متواضعة لا يكترث مانه اي ركن زعزع
واي بناء هدم واي طود زلزل واي جبل دك واي فرع نحت
واي اوج خفض واي غصن امال واي شجرة قلع واي رحم
قطع واي هام صدع واي قلب افزع واي عين ابكى واي دمع
اجرى واي ضلع اورى واي عظم اوهن واي جثمان اضنى
٢٢ واي نار اخمد واي سراج اطفى واي نور محى واي كمال افنى

شرح

وايّ فؤاد قرح وايّ فساد طرح واي علم اماد وايّ رسم اباد
وايّ صرح هدّ وايّ فن قدّ واي صلاح افسد واي خير
العبد واي منهل اكدر وايّ حال غيّر واي ظل طواه واي عنق
لواه وايّ شامخ اكبّ وايّ بيت خرّب وايّ ثوب ابلاه و
ايّ صوب اجواه وايّ نظم نثر وايّ نجم تبر واي نهار اظلم
واي ضياء اعلام واي شمس كسف واي بدر خسف وايّ كوكب افل
واي ضوء اضمحل واية دروس تعطلت وايّة محاريب تزلزلت
واي ذكر ذهب واي حسن سلب وايّة حسنة فقدت و
ايّة ريح ركدت وايّة لسان سكت واي ملتع صمت واي سيل
نضب ماؤه وايّ جمال ذهب رواؤه واية كتب اختفى مطالعها
واية مطالب اغبرت مطالعها اذ قدما قد تعود خيام الجمام وتلهيب
خبار الالام ونشر الكروب ونكت القلوب وايقاد نوائر
الخطوب ومن ذلك ما قد سمعنا وقرع مسامعنا فانا فزعنا فلا ندري
ونحن هجوع ام رقود وفي قيام او قعود وندا الناعي نعق ام غراب البين نعب
وصدق من جاءنا بنبأ اهل ام كذب فليته لم يأتنا بخبره ولم يؤثرنا بثمره
ولم يخبرنا باثره ولم يقرء علينا ما قرء ففتت الاكباد واذهب الرقاد و
اطال السهاد واطال الصبر عن الفؤاد ونثر ما كان درسا وامار ما كان ساجيا
وزاد الجوى وازال الكرى وكيف لا وقد مضى منا من كان للدين ركنا وللشرع
حصنا ومن الخوف امنا وابا في نشر الشرائع حافظا لما كان في الدين من ودائع

مجتهداً في تحصيل مرضاة الله راضياً بما قضاه مستوعباً أوقاته في عبادته
مستوجباً منه الإحسان وسعادته متورعاً زاهداً متشمراً مجاهداً نقياً تقياً
طيباً زكياً ورعاً مهدياً راضياً مرضياً واعداً وفياً طاهراً صفياً عالماً
حليماً ذكياً حليماً بحراً لا يساجل وثبتاً لا يجادل صابراً لا يضجر وجواداً
لا يكبو وسراجاً لا يخبو ومجداً مجتهداً تكلموا بدوا وشرفاً صرفاً لحسن شمو
ما قال الله وفي وما عصى الله عز بأن من الكمال أقصاه فارعاً في العلم
منتهاه راقياً من العز ذراه واشتاقته العلماء بأقصر خطاه واصله
من التقى ما لم يصل إليه المجدون وحاز من الورع ما لا يحيط المتضلعون منقذاً
للتائه الحيران مدركاً للمتفرغ الكسلان حليفاً لمرتبة لا ترام والمقام
لمنزلة لا تحويه الأوهام فصيح البيان عذب اللسان طيب الأردان متعبداً
في السر والعلان زينة الكرام ونخبة الأنام وعمدة العلماء الأعلام ومسند الفقهاء الفخام
مؤيداً للإسلام والإيمان مسدداً حجاجاً نفاعاً نفاحاً زكي العرف زكي
السرائر ملاذاً لمن اعتصم معاذاً لمن انتظم دائراً في الأقطار صيته
وجيهاً في إعلاء الحق صوته منبع البركات ممدوح العباد محمود الأطوار
محمود الآثار موصوفاً بسمات الكرم معروفاً بعلو الهمم مؤيداً للدين وأهله
وقاتلاً لما انتكث من عروته وحبله مشيداً لبنائه نازلاً في فنائه مشمراً
لخذلان أعدائه كاداً في نصر أوليائه حائزاً لأعلى المناقب حافزاً
بأعلى المراتب غزير الاطلاع متسع الباع طويل الذراع كريم الأعراق
عميم الأخلاق ذاكراً لله في الأصيل والإشراق مبتغياً لرضى الملك الخلاق

فوا اسفاه على ما افلت تلك الشمس البازغة وغابت تلك الكرة البالغة واغبرت سماء

الهداية واحترقت بساتين الرعاية غارت سحب السعود واجدبت ارض الجود

وظهرت النكاية وبدت الكلفات للانهاية غاضت ينابيع الفضل و

الهداية وغارت شرايع العز والجلالة واكدر العيش الناعم وانهمر الدمع الساجم

لفقدت العيون وضرب الهجوع الجفون وتغيرت المطاعم والملاذ

لفنائه هي والملاذ صار صفو المشارب متكدرا والصبر على المصاب متعذرا

والسلو عنه متعسرا لما فقدنا عالما متبحرا وخبيرا متبصرا فما لقى في ايدينا

الا ان نبتهل الى المفضال الكريم المفيض الجود على النعيم الرؤف الرحيم ان يعامله

معاملة المولى الحنان بعبده المطيع ويوصله سور كهنة الملك المنان بمملوكه

المتردد في امره الرفيع ولسيدي اليه في لطفه البديع وحسن الصنيع فانه هو

المجيب السميع وبجبر ما وهى منا بخلفه الصالح الرشيد البارع اللقن

المجيد السيد الشريف الوحيد الدر المتلالا الفريد البدر المبهر الكوكب

المستطير السني البحر العباب الزاخر الحليم العلم الماهر النجم الباهر والنور الباهر

والشور الزاهر في الحسب الفاخر والنسب الطاهر الجامع للفنون المعارف الحاوي

للطرف التالد والطارف مدار الافاضل ومنار الفضائل ومعادن

الفواضل حسن الشمائل والخصال صافي الاخلاق والخلال العالي الهمة

مرجع المكارم الجمة مالك ناصية الجود كابر الكبار سليل الاطائب الاكابر

الماجد المجيد السعيد المسدد القاه الله مدى الاحقاب ونظمه في سلك الاحباب

والاصحاب والحال في عمره ومدته واسعد بخته وحبته ولشر ناصيه دائما بما

نشيط الخواطر ونضير النواظر وصانه عن زلل محمود المآثر وزينه
بالمحامد والمآثر بحرمة نبيه محمد واهل بيته الاطهار وصحبه الكبار الاخيار
ابدا والسلام عليكم وعلى من لديكم سيما على اخويكم السيد عبد الهادي و
السيد محمد مهدي القابهما ودلهما الى ما يرضاه انه ولي

الراجي الضعيف محمد باقر

١٧ شوال سنه ١٣٢٩ھ من حسين آباد ضلع ...